

# فلسفۃ الاسلام (فن کیمیسٹری)

تصنیف

آیۃ اللہ العظمیٰ حکیم الامت علامہ ہندی سید احمد نقوی

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،  
لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔ پی)۔ انڈیا

**Noor-e-Hidayat Foundation**

Imambara Ghufraanmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: [www.noorehidayatfoundation.org](http://www.noorehidayatfoundation.org)

[www.naqeeblucknow.com](http://www.naqeeblucknow.com)

E-mail: [noorehidayat@gmail.com](mailto:noorehidayat@gmail.com), [noorehidayat@yahoo.com](mailto:noorehidayat@yahoo.com)

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814,09335996808

15-19744

کتابخانه  
مکتب

[illegible]

مجلس شورای اسلامی



## (دیباچہ)

حضرات آجکل مختلف مذاہب مختلف عقائد اور مختلف فرقوں کے لحاظ سے دنیا ایک غلط فہمی کا مرکز بن چکی ہے۔ اس قدر مذاہب مختلف عقائد و اصول کو دیکھ کر بالکل ایک دوسرے کے خلاف ضد انتیض واقع ہیں۔ ایک حق کا تلاش سچائی کے نور کا علم گھبرا دیتا ہے تاریکیاں اس قدر بھیل گئی ہیں کہ ایک تلاش کی راہ میں نور ادا کرنے سے نہ ہوا اور جیسا معلوم ہوتا ہے۔

عقائد باطلہ خیالات ناقصہ کی گھنور گھٹیا بھاری ہے۔ اصول جھٹ اور اخلاق فاضل کے آفتاب کی روشنی منہ چھپا رہی ہے۔ خصوصاً سائنس کے اس نئے دور و دورے میں ہر شخص مذہب کے چھوٹے چھوٹے مسئلہ کو اپنی دو اپنی عقل سے جانچنا چاہتا ہے اور سائنس کے اصولوں پر مطابق کرتا ہے۔ اگر کسی مسئلہ میں سائنس سے مطابقت نہیں ہوتی یا اونکی عقل میں وہ مسئلہ نہیں آتا تو پھر ہنسی اور مذاق ہوتا ہے۔ اسلامی صداقت بھلن اور گھٹنوں میں اوڑھ دیا جاتی ہے۔

یہ خیال نہیں کرتے کہ فلسفہ الہی فلسفہ انسانی کے مطابق نہیں ہو سکتی۔ انسانی فلسفہ ہمیشہ جتنا گہرا جتنا ہے کوئی انسانی فلسفہ سچا نہیں ثابت ہوا اگر اونکی سچائی ثابت ہو جاتی تو خیر حقیقات کا وردہ زہ بند ہو جاتا اور آئے دن نئی تبدیلیاں نہ ہوتیں۔

اب انصاف کرو وہ فلسفہ الہی پر وائی اور قیامت تک ہوا سطر غیر تبدیل ہے جسکی نسبت ارشاد ہے **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمَّاارَ الدُّنْیَا** اس آئے دن کی تبدیلیوں سے کیونکر مطابق ہو سکتا ہے۔

اس صورت میں ہنسی مذاق ایک جہالت و حماقت کی دلیل ہوگی۔ لیکن بیشک ہمارا بھی قصور ہے۔ فلسفہ الہی اب تک سمجھنے والے قوم کے سامنے نہیں پیش کیا تاکہ انسانی فلسفہ کی قلمی کھلتی اور الہی فلسفہ کی صداقت ظاہر ہوتی۔

اسلام عمرو۔ ہوا کہ اسی غلط تاریکی کی کالی گھٹائیں دین حق کا آفتاب بھی چلے۔ اپنی حقانیت و صداقت کا جلوہ دکھاوے۔ یہ آفتاب حقیقت اب طالع ہوا ہے۔

بعض ہے کہ اسکی روشنی سے کفر و شرک کی تاریکیاں کا فور ہو کر مہل باواہر ہو جاوے  
شیخ ہدایت روشن کی گئی ہے امید ہے کہ اسکی چمک دمک سے عقائد باطلہ کی شبیہ  
دور ہو کر انوار اسلام جا روشن و نظرت اپنی روشنی پھیلا دیں۔

لیکن یہ کام ایک آدمی کا نہیں۔ بلکہ ساری قوم کا کام ہے۔ اور قوم کو مناسب  
ہر آدمی سے سارے دل اور ساری جان اور ساری طاقت سے مدد دیں۔

غیر قوم کی طاقت کی مدد کی گئی ہے۔ لیکن اگر کچھ نہیں کیا جاتا تو محض  
اشاعت حق کے لیے۔ ایک ہی عالی ہمت، ادبہ کھڑا ہو تو یہ بیڑا پار ہے۔  
لیکن کیسکو اسلام کا در دہجی تو ہو۔

خدا چاہے تو ایک دم میں ساری دنیا کو مسلمان کر دے۔ لیکن وہ ہماری بختوں  
اور کوششوں کا امتحان کرنا ہے۔ اور دیکھنا ہے کہ ہم اوسکے پاک مذہب کے  
پھیلا نے میں کیا مدد کرتے ہیں ۲۲ یا اَیُّہَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِنْ نَصْرُو اللّٰہَ فَنَصِرْکُمْ  
یُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ۲۳

بڑے افسوس کی بات ہے سنیہ میں کتاب فلسفۃ الاسلام کی تصنیف جاری ہوئی  
جبکی اس عرصہ میں حسب ذیل جلدیں تصنیف ہوئیں (۱) مائیم الاجام (۲) اسلامی  
علم الہیہ (۳) کتاب توحید (۴) کتاب عدل (۵) کتاب نبوت (۶) اسلامی  
کیمیٹری۔

اور حسب ذیل کتابوں کی تصنیف کا سلسلہ جاری ہے۔ (۱) حیا و جی (۲) فرائض  
(۳) فرائض و جی (۴) علم طبیعیات (۵) علم نباتات (۶) اناتھی (۷) علم الطب  
(۸) علم الحیوان (۹) علم النفس (۱۰) علم نجوم (۱۱) کتاب امامت (۱۲)  
کتاب معاد۔

لیکن اب تک قوم کی بے پرواہی کا وہی حال ہے کوئی باہمت ہمدرد نہیں جو ہمارا  
ہاتھ بٹا دے جن کتابوں کی اس کتاب کی تصنیف میں ضرورت ہے اور نکالنا ہم مدد  
و شواہد ہے۔ کوئی اتنا ہے کہ اس بے سرو سامانی میں جو کتاب تصنیف ہو اوسکی اشاعت میں

دوسے۔ اگر ہی حال ہے تو جی دس پیرسی کا ہے تو اسلام کو ابوداع کتنا جاسیہ  
 بڑی جیف کی بات ہے جو ہمارے مذہبی ہوشیلون کو آنا بھی جس نہو کو آجکل مذہب کو کس  
 چیز کی ضرورت ہے اور کون کیا خدمت دین کر رہا ہے۔

فلسفہ الاسلام کی یہ دوسری جلد فن کمپٹری میں بطور نمونہ ہم شائع کرتے ہیں اور  
 قوم کو جگا تے ہیں۔ اسی انداز پر کل جلدین اس کتاب کی لکھی جا رہی ہیں۔ اب بھی قوم  
 ہوشیار نہ ہو اور ضرورت کا احساس نہ کرے تو اختیار ہے۔

ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ اسلام میں یہ پہلا کام ہے جس کا سچے بیڑا دیا گیا ہے  
 بتوفیق الہی فلسفہ کی جملہ شاخو نمین ہم اسلامی فلسفہ کو کھکھک میں کرینگے۔  
 اگر قوم کے چند باہمت اشخاص آمادہ ہو جاویں تو اس کتاب کی تصنیف و اشاعت  
 کچھ دشوار نہیں ہے۔

اس فن کمپٹری کی اشاعت میں ہجو عالیجناب جلالہ التآب فحامت نصاب امیر مقام نہیں  
 و الامقام عمدۃ الاراکین جناب نواب محمد یادوے علیخان بہادر دام اقبال نے مدد دی  
 ہے کچھ چار آپ سر رہا ہے جس سے خدا خدا کر کے یہ مختصر جلد شائع ہوتی ہے اگر چند  
 باہمت رہنما اس بزرگ سے دینی خدمت کا سبق لیں اور غوثی توجہ فرما دیں تو بیشک  
 کم تو جی کی شکایت برطرف ہو سکتی ہے۔ و ما علینا الا البلاغ۔

احمد ابن شمس العلماء حضرت محمد علی ابراہیم شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
محمّد و صلی علیہ وسلم

## باب پہلا

۱۔ کیمٹری (یعنی علم کیمیا) وہ علم ہے جس سے ماہیت اور صفات و ترکیب  
اشیاء کی جتنے بہ عالم بنا ہوا ہو معلوم ہوتی ہے چوتھو عنصر یا بیضیہ مفرد جز میں ثابت  
ہوئی ہیں عیاشیاء الارضی کی ساخت میں شامل ہیں۔ مفرد (ایلی منت) وہ ہے جو تنہا ہو  
اس کے شامل کوئی دوسری شے نہ ہو اور جب دو یا کئی مفرد مجامدین تو اوکو مرکب کہتے ہیں  
سابق میں عنصر چار سمجھے جاتے تھے اب یہ قول ایسا ہی جیسے کوئی دن کو رات کہے  
لیکن سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا عناصر چوتھوں میں یہ بھی غلط ہے جس طرح متقدمین آب و آتش و ہوا کی  
تخلیل برقا و رزق تھے اس لیے مفرد قرار دیا تھا اب طرح سے آجکل کیمیا موجودہ عناصر کی  
تفریق و تخلیل برقا و زمین اس وجہ سے چوتھو عنصر کہہ رہے ہیں۔ پس یہ کہنا صحیح ہے کہ آجکل عالمی  
تجزیہ چوتھو کم عنصر نہیں بتاتا اس سے یہ مطلب نہیں سمجھ کر دانش من چوتھو عنصر ہیں۔  
(سماج) الف۔ انحصار انھیں چوتھو مفرد و غیر نہیں ہے ممکن ہے اس عالم میں آئندہ اور  
بھی مفردات تحقیق ہوں۔

ب۔ دیگر موجودات کے مفردات ممکن ہے یہی ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے ان کے  
کم و بیش اور بھی مفردات ہوں۔

ج۔ جسکا مفرد ہونا ثابت ہوا ہے ممکن ہے آئندہ تحقیق میں ثابت ہو کہ یہ مفردات نہیں ہیں  
بلکہ مرکبات ہیں جیسا کہ سابق میں عناصر کو چار میں منقسم کر لیا تھا۔

۲۔ اعلیٰ منت کے معنی بیشک یہ ہو گئے کہ وہ تنہا ہے اور کے ساتھ کوئی شے شامل نہیں ہے  
مگر فی نفسہ جبکہ ہم اپنی منت سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ وہ مرکب ہو۔

۲۔ طبیعات میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ نے نامعلوم اسباب کی وجہ سے مختلف عنصر دن کی  
مشکل اختیار کی ہے۔ اس سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اب تمامہ عنصری شکل میں مادہ آگیا ہے

اور نہ سائنس نے یہ بتایا ہے کہ مادہ ابتدا میں کیا بنے تھا بلکہ ایک مجمل اور نامعلوم  
 شے کا نام ہے دیکھو مایع الاجسام خلق الاسلام سائنس کی اس جہالت کا جو کچھ اثر علوم  
 مذہبیہ پر واقع ہوتا ہے اور جو کچھ پھر بلوٹین اس جہالت کا اثر ہو رہا ہے وقت ٹھیک اندازہ کیا جاسکتا  
 ہے جب یہ جہالت برطرف ہو جاوے۔ لیکن جس حد پر ناس کیا گیا ہے اور کیا نتیجہ ظاہری ہے۔  
 الف۔ جن اسباب غیر معلوم کی وجہ سے مادہ نے عنصری شکلیں حاصل کی ہیں انہیں  
 اسباب کے مفقود ہو جانے سے مادہ پر عنصری شکلیں چھوڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجھا دیگا  
 اور کوئی عنصری شکل موجود نہ ہوگی اور وقت عالم کا فنا ہوتا مفہوم میں آسکتا ہے۔  
 جکہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک زندگی سے اس طرح فرمایا ہے۔  
 ۱۔ بلکہ مدح باقی رہے گی اور وقت تک جبکہ نفع صورت ہو بعد اسکے سب اشیا  
 باطل و فنا ہو جاوے گی جس ہو گا نہ محسوس ہو گا (احتجاج علامہ طبرسی رہ)  
 پس جن اسباب سے مادہ کا عنصری شکل بنی آنا ممکن ہوا انہیں اسباب کے مفقود ہونے  
 سے مادہ کا غیر متشکل ہونا بھی سائنس کے دوست ممکن ہے۔  
 ب۔ انسان مادہ کو نہ پیدا کر سکتا ہے نہ فنا کر سکتا ہے جو کچھ کر سکتا ہے وہ اس قدر  
 ہے کہ صورت و حالت بدل دے اور اس سے ایک نئی شکل پیدا ہو جائے  
 اس لیے کہ انسان کا عقل و تصرف مادیات میں پایا جاتا ہے نہ مادہ میں۔ ظاہری  
 مطالب اسکا یہ ہے کہ انسان مادہ کے حادثہ و فنا پر قادر نہیں ہے جبکہ نتیجہ یہ  
 نہیں ہے کہ انسان کے علاوہ اور کوئی قدرت حادثہ و فنا پر قادر نہ ہو۔  
 اور نہ یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ مادہ از خود بھی حادثہ و فنا نہیں ہو سکتا اسلامی  
 تعلیم ہے خدا پرست کو باقی رکھتا ہے وہی ہر شے کو فنا کرنا ہی (اصلی لفظی دعا کوئی)  
 وہ لکیرات عناصر کے جو انسان کے ہاتھوں پر تھے ہیں اور کو قہر کیمیائی سے ہیں  
 یہ تغیرات شکل عنصری میں منحصر ہیں۔ فن کیمیائی اس بات سے بحث ہوتی ہے کہ  
 میں کس طرح تغیرات ہو سکتے ہیں اور کن قواعد سے اور ایک عنصر دوسرے سے  
 ملکر کیا بنتا ہے اور کیا خواص ہو تے ہیں اور خواص کو کر تحلیل ہوتے ہیں اور کون کس



جزیرین تحلیل ہوتا ہے۔

۱۔ تحلیل - فن کیمبر می بین تحلیل کو بڑا دخل ہے لہذا تحلیل کی طرف بھجنا ضروری ہے  
یہ عام قاعدہ ہے سبب قوت یا ذریعہ متلاصقہ جسم سیال کی غالب آوے جاوے اجزاء  
اور اس قوت متلاصقہ سے جو ذرات میں جسم جامد کے تھی تو کہ اجا دیں گے جامد سیال میں  
حل ہوگی (مثال) نمک و شکر بانی میں حل ہوتی ہیں کا فوراً الکول میں، چاندی، مانگہ، بارہن،  
بکریہ مطلب ہے کہ بانی غالب کرتا ہے قوت انصاف کو شکر و نمک کے ذرات، کے۔ یعنی  
ہر ذرہ کو دوسرے ذرہ پر شکر و نمک کی جو قوت متلاصقہ تھی بڑا دیتا ہے۔ کہ اس  
جسم جامد کے ذرات میں بالکل تفرقہ و جدائی ہو جاتی ہے اور ہر ذرہ شکر یا نمک کا بانی  
کے ہر ذرہ سے مل جاتا ہے اور اگر وہ سیال جسم جامد کے ذرات میں قوت انصاف کی قوت  
بڑھاوے تو یہ کہتے ہیں کہ اس جسم جامد کو اس سیال میں حل ہونے کی قابلیت نہیں ہے۔  
(مثال) طباشیر بانی میں حل نہ ہوگا، اور کوئی گوند الکول میں حل نہ ہوگا، کا فوراً بانی میں  
حل نہ ہوگا۔ بکریہ مطلب ہے کہ بانی میں اسکی قوت نہیں ہے کہ وہ طباشیر کے ذرات میں  
قوت متلاصقہ کو بڑھاوے اور الکول میں یہ قوت نہیں کہ وہ گوند کے ذرہ، قوت انصاف  
انصاف بڑھاوے اور اس طرح پانی کا ذرہ کے ذروان کی قوت انصاف میں کو نہیں رکھاتا۔

حجرات اور برقیات میں بھی اجسام حل ہوتے ہیں اور بہت سے اجسام ایسے ہیں جو کسی  
سے حل نہیں ہوتے۔ بکریہ مطلب نہیں ہے کہ ان اجسام میں حل ہونے کی صلاحیت نہیں ہے  
بلکہ مطلب یہ ہے کہ انکے ہکوا، کئے عمل کا پتہ نہیں ملتا اور حل کا طریقہ ہکوا معلوم نہیں ہے  
(نتیجہ) محلات کا انحصار نہیں ہو سکتا اور جن اجسام کے حل سے اسوقت ہم عاجز ہیں اور حل  
تفریق نہیں کر سکتے اور انکو اجسام سبب یا حصر یہ کہتے ہیں اور انہیں گواصل اجسام خیال  
کر لیں انہیں کی باہمی ترکیب سے دنیا میں دیکھوں مرکب و محکوم وجود بناتے ہیں۔ لیکن  
حیوانیت یہ بسا ہر تحلیل ہو جاوے۔ بکریہ اور انکا مرکب جو نا ثابت ہوگا اور سوکھتے اجسام  
یہ اشارہ ہے کہ ہر کچھ ہمارے تجربہ کی نگاہ اور ہی حالت ہوگی ہم مفردات کی تحلیل پر تامل و توجہ  
سے کہتے ہیں کہ مادہ تحلیل نہیں ہو سکتا ہم اسے تجربہ کے ناقص ہونے سے یہ صحیح حکم نہیں

لگا سکتے اور نہیں کر۔ سکتے کہ یہی اسے خدا ہی دلیل بقا و مادہ ہے۔

ب۔ جو چیز جامد کے ذریعہ انصاف کو بڑھاوے اور کسی تحلیل بھی پہل ہو جاتی ہے جیسے پسی شے غیر پسی شے سے جلد مل جاتی ہے۔ اسے حرارت سے اجسام تحلیل ہو سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ لایا، اور حجم میں اس جسم کے پسے سے قوت متلاصقہ بڑھ جاتی ہے۔

میں اس کا بیان کیا ہے اور اس کا بیان کیا ہے

ج۔ تحلیل سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شے ناب ہو گئی مستند میں صورت بدل جائے۔ یہ خیال کرنے سے کہ وہ فنا ہو گیا۔ یہی وجہ تھی کہ انکو اٹھا، معدوم میں بڑھ گیا تھا۔ اسلام ہمیشہ اس کی غلط خیالی کی تردید کرتا رہا اور برابر بتاتا رہا کہ جو معدوم محض اور معدوم جس سے تعلق ہو یہ معدوم نہیں ہے بلکہ تحلیل ہو گیا ہے اور وہ بھر جو کر گیا جس پر حاکم جانی کی تیار اسلامی تعلیم میں مسئلہ تحلیل کا نہ کسی طرح سر دیا ہے۔

میں اس کا بیان کیا ہے اور اس کا بیان کیا ہے

الف۔ حیرت انگیز پیچیدگی کے زمین پر۔ مٹی، بھر زمین سے مٹی لی اور اس کو آب شیرین و آب تلخین میں گوندھا اور تفسیر فرماتے بھارا انوار کتاب اسما و العالم یعنی آب شیرین و آب تلخین میں تحلیل کیا۔

ب۔ ایک وزن زائید۔ نئے اندازے کی سفیدی پایا یہ بڑا ذکر ایک بے غطاء عابد کو نشانہ تسلیم کیا۔ حضرت امیر المومنین عاصی نے آب گرم سے اس کے پا جامہ کو تر کیا وہ سفیدی بچختہ ہو گئی (درینہ العاجز) اس غل سے بتایا کہ آب گرم میں مادہ اف فی حل ہو جاتا ہے اور سفید کی بیضی رخ تحلیل نہیں ہوتی ہے۔

ج۔ مقابل سے روایت ہے کہ خدا آتش و طیر و ہر شے کو علاوہ جن لوگوں کو مابشر کے قیامت کے روز منجم فرما دیگا اور سوال فرما دیگا۔

نھارا کو نوب ہے۔

جواب۔ متفق المفظر رحمہ و رحمہ خداوند کریم خدا جب ہر ظالم و مظلوم کا فیصلہ کر لیگا تو ایک ایسا حاکم و شاہدار ہے اگر کسی پر مذکور اذیت دی ہو گی تو اس کا بھی فیصلہ کیا جائیگا۔

خبر ارشاد ہو گا۔ جسے مخلوق کی مائی آدم کی واسطے اور تھے اپنی تمام زندگی اطاعت

بنی آدم کی لڑائی اسکے سلسلہ میں اسی پاک مٹی میں لجاؤ جس سے تم بنے تھے (یعنی اپنے مفردات میں تحلیل ہو جاؤ) وہ سب اوس وقت مٹی ہو جا دیں گے۔ اوس وقت کا ذکر کیا گیا ہے کہ  
 سنے خدا اب دیکھو کہ کاش میں بھی مٹی ہو جانا چاہتا کہ خدا فرماتا ہے  
 اور قول الکا فرما لیتی کنت تو ابا (یعنی الجورین)

م۔ کسی جسم کے حل ہو جانے سے اوسکی قوت التصاق فنا نہیں ہوتی لغواور بیکار ہو جاتا ہے اوس قوت التصاق کے آگے جو سیال کی ہے۔ اگر جسم سیال کی قوت التصاق ضعیف ہو جاوے تو بیکار اوس جگہ کی قوت التصاق عود کر آوے گی اور وہ اپنی پہلی حالت پر آ جاوے گا۔

(مثال) الکولیل آٹھ حصہ میں نصف حصہ کا فور حل ہو جاوے گا اب الکولیل کی قوت بانی تاکر کم کر دو فور اکا فور الکولیل سے جدا ہو کر تہ نشین ہو جاوے گا اس دو بارہ اصلی حالت پر تحلیل کے بعد اعادہ کو اس اب کہتے ہیں اور جو شے تہ نشین ہو جاوے اوسکو رسوب کہتے ہیں۔

اسلامی تعلیم میں سلا اس اب کو معاہدہ جہانی کے باب میں بہت زور دیکر بیان کیا ہے  
 الف۔ منها خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری (سورہ طہ)  
 اس مٹی سے بنائے گئے ہو اور اس میں لجاؤ گے (تحلیل ہو جاؤ گے) اور اس میں سے  
 پھر ادھا کے جاؤ گے (یعنی بقاعدہ اس اب)

ب۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک زمین پر سے مخاطب ہو کر۔ روحانیات  
 کی مٹی (یعنی مفردات) سونے کی طرح مٹی میں مخلوط ہوگی جب دوبارہ زندہ ہونے  
 کا وقت آوے گا زمین سے وہ پانی نکالے گا جو سب ہوگا مخلوق کی حیات کا اوس وقت  
 دیرح زمین کے خالص پاک مٹی ہو جاوے گا پھر وہ پانی اس طرح اس مٹی کو حرکت  
 دے گا جس طرح مٹی میں پانی بہر کر ملا جلا ہوتا ہے اوس وقت انسانی مٹی اس طرح ہو جائے گی  
 جیسے سونا مٹی سے علیحدہ ہو جاتا ہے پانی سے دھونے کے بعد (احتجاج طبری)  
 انسانی مادہ بعد تحلیل کے پھر پہلی حالت پر عود کرے گا اور قوت التصاق جو تحلیل اجسام

سلا

انسانی ہے ضعیف یا باطل کر دیکھا دیکھی کس چیز سے معصوم نے بتایا ہے کہ وہ خالص  
 پانی ہو گا خاص قسم کا جو ذرہ روح کی حیات کا باعث ہے اور پانی دھبہ سے مٹا دیتا ہے  
 جسم انسانی کی قوت انصاف جاتی رہی یا ضعیف ہو جائیگی جیسا کہ ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں  
 کی غفلت میں شاہد کرتے ہیں پس یہ انقلاب ہے ایک صورت سے دوسری صورت ہو جانا  
 یہ سب غلیل کے کرب بن حرم غلیل ہو کر دوسرا ہم بن جانا ہے۔ دشت سرگل کر مٹی بن جانا  
 ہے نئی سے مادہ جو انی مل کر حشرات الارض بننے میں اسطر سے نظام عالم قائم ہے  
 اور ہم صبر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تہ ایک جو ہر سے دوسرا جو ہر کوئی نہیں  
 بناتا سوائے خدا کے (توحید) بخارج کیسری بن سلم ہے کہ بدون غلیل کی قوت کے  
 از خود صورت نہ برے گی اور غلیل ذمہ و سبب وغیرہ خدا کی پیدا کردہ قوت میں خدا نے  
 غلیل کی قوت اجسام میں پیدا کی ہے ایک جسم کو دوسرے جسم سے مل کرنا ہے جنین  
 قوت غلیل نہیں اور جن خدا اس قوت کو پیدا فرماتا ہے اور جن میں یہ قوت موجود ہے  
 وہ خدا کی پیدا کردہ ہے تاکہ مخلوق اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکے اس قوت سے نظام  
 عالم قائم کیا ہے اور علانہ اسل مل ہوئے کیوں سے خدا مخلوق اجسام ہے۔  
 ۵۔ کشش کیمیائی یا انفت کیمیائی جبکہ کشش کیمیائی میں "کیمیکل انی ٹری" یا "کیمیکل ایٹرکشن"  
 کہتے ہیں آپس میں مفردون اور مرکبون کے ایک خاص کشش ہے جس سے مفرد ذرات ایک  
 دوسرے میں جکوا اپنے بنانے والے مفرد سے مرکبون سے اصلاً مشابہت نہیں رہتی  
 نہ صورت میں نہ صفات میں۔

مثال) گڑک و بارہ لٹے سے شجر بنتی ہے۔

(ترتیب) کوئی شے مرکب نہیں ہوتی جبکہ کشش کیمیائی نہ ہو دو مختلف حقیقتیں ایک نہیں  
 ہو سکتیں اور نہ دو مفردون کا ٹکانے کے بعد مرکب اپنے صفات سے نصف ہوتا ہے  
 اسلامی تعلیم میں الوہیت ماننا نیت کے اتحاد و ترکیب کی اسی بنا پر نفی کی جاتی ہے اور  
 شرک بتایا جاتا ہے لہذا اگر انسان مادہ کو الہی مادہ سے کشش ہے تو کسی انسان پر شخص نہیں  
 (اسی لئے کہ سب کا ایک مادہ ہے بحیثیت انسانیت) نام انسان سے ایہ اتحاد و ترکیب

ہو سکتی ہے پس ہمہ دست صحیح ہو گا یا یہ کتاب پر لکھا کہ۔ الہی مادہ انسانی آدہ ہے اور خدا  
انسان ہے انسانی مادہ اور الہی مادہ میں بھر کوئی فرق نہ رہا۔ قطع نظر اسکے ابد مرکب کا  
مرکب اپنے مفردات کے صفات سے محض نہیں ہو سکتا انسان وہ ذات کی ترکیب و اتحاد کے  
ابجد نہ الودیت رہیگی نہ انسانیت ایسے مرکب کو یہ دونوں صفات دینا بالکل صحیح نہیں ہے  
(خلاصہ تعلیم اسلامی) محض ممکنات میں الفت کیسائی ہوتی ہے واجب ممکن میں کشش کیسائی  
مکن نہیں لہذا کوئی مرکب واجب و مکن کا نہیں ہوتا ہے۔

شرعیات اسلام میں الفت کیسائی کا اسطر سے ذکر ہے۔ خدا نے مخلوق کو خالص اور غیر  
خالص بنایا آپس میں اختلاف و الفت قرار دی اور رنگ قرار دیا اور ذاللقہ و جسم متہم  
کے (یعنی الاخبار توجہ حدود و ہجرات الی نواح) صاف بتایا ہے کہ مخلوق دو طرح ہے  
ایک خالص یعنی مفردات حسین و دوسری آمیزش نہیں ہے۔ دوسرے غیر خالص یعنی مرکبات  
جو بہت سے مفردات کی آمیزش سے بنتے ہیں ان دونوں حالتوں کی وجہ بتائی ہے کہ بعض  
بعض سے اختلاف ہے یعنی اوہن عقد کی کشش نہیں ہے بعض کو بعض سے الفت ہے۔  
یعنی عقد کی کشش ہے جبکہ نتیجہ یہ ہے کہ بعض مرکب کی شکل میں ہیں اور بعض مفردات کی حالت میں ہیں  
پھر بتایا ہے کہ ان مفردات و مرکبات میں بعض رنگ رکھتے ہیں اور بعض میں ذاللقہ بھی ہے۔  
بعض ایسے ہیں جن میں کوئی ذاللقہ نہیں ہے اور کوہم سے تعبیر کیا ہے۔ ایسا کہ ہر ذاللقہ دار  
شے دکھائی نہیں جاتی اور استحال طعم کا مایطعم ہوتا ہے۔ یعنی جو دکھائی بھی جاتی ہے۔  
۱۔ گیزر۔ اجسام لطیف کے عام صفات۔ واضح رہے کہ اکثر اجسام صورت بدستہ ترین  
مادہ، گیزر، سیال، یا تھوون تشکیلین اختیار کر سکتے ہیں اور یہ منحصر ہے کسی مٹی کی حرارت پر (مثلاً)  
پانی سردی سے تبدیل ہو جاتا ہے جبکہ برت کھتے ہیں۔ حرارت ہو گچھانے سے اجرات  
میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اکثر وہاں میں ایسی جو خاص درجہ کی حرارت سے تغیر سے  
سیال ہو جاتی ہیں اور زیادہ حرارت پہونچنے سے گیز ہو جاتی ہیں مثلاً بناسیم سوڈیم وغیرہ۔  
شرعیات اسلام نے اسی عاملوں کو ان ذوات کی بحث میں بہت فصاحت سے بیان فرمایا ہے  
ویموہا رہے فلسفہ الاسلام مایم الاجسام۔ یہاں چند تعلیمین ذکر کر کے ہیں۔

الف۔ جناب امیرم غلطیہ میں فرماتے ہیں ۲۲ خدا نے اپنی قدرت کا علم اور علیٰ صحت  
کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ وہ بحر زخار جو عین و بحر زین تھا خشک و جامہ کر دیا اور  
اوس کے طین بنائے طبقات کو بھاڑ کر سات آسمان بنائے (منج البلاغہ)

ب۔ زمین کی صفت میں جناب امیرم نے اسی غلطیہ میں فرمایا ہے کہ۔ قابل تسبیح وہ  
خدا ہے جسے اوس موجزن پانی کو جو جوش و خروش میں تھا ساکن کر دیا اور جامہ بنا دیا  
اور سکو جگے پہلو مطلوب و بیال سے (منج البلاغہ)

ج۔ خدا نے ہوائے تیز و تند کو پانی پر سلا کیا۔ جسے پانی کو موج زن کیا جو ش  
خروش سے پانی کی کثرت سے پہلے اڑھا پہلے سنے و ہوائ اور محتاج ہو این جامہ واجب  
وہ وقت آیا سو وقت کا خدا نے ارادہ کر رکھا تھا (یعنی جب مصلحت ہوئی) اور وقت  
خدا نے جہنم کو حکم دیا جم جاوہ جم کر جامہ ہو گیا اور ارج کو حکم ہوا جم جاوہ بھی جامہ ہو گیا  
پہلے سے زمین بنی امواج کے ہاڑ جو زمین کے ٹکڑے ہیں جب وہ دون جامہ ہوئے  
اور وقت روح و قدرت کو حکم ہوا کہ پانی پر چار سے عرش کو پھیلا اور وقت عرش  
پانی پر پھیلا دیا گیا۔ اور وہ زمین کو حکم ہوا تو بھی جامہ بنجاوہ بھی جامہ بن گیا پھر حکم ہوا  
کہ ایک جگہ ٹکڑا لگا بس وہ گرجا (بحار الانوار تفسیر علی بن ابراہیم قمی)

بہت سی حدیثیں اور میں جنکو ہم محل و موردی سے فلسفہ و اسلام کے مختلف مذاہب پر  
لکھتے اور ہر ہر فقرہ پر موردی بحث کر کے آ مقام سے جس قدر تعلق ہے صرف ارادہ  
تھک پانی سیال تھا اور سکو سردی ہو چکی کہ جامہ بنایا جس سے زمین و ہاڑ سے بند  
اور نکوچ۔ اور اسے ہوا اور پانی کے تحت فر کش۔ سے حرارت پیدا ہوئی اس فعل میں  
سے پانی کا عنصر حصہ نما کر کے شکل میں تبدیل ہوا آب سیال سے گزرتا جسکو وہ خانہ  
تعبیر کیا ہے اوس گزرتے آسمان سے فرشتہ اسی پانی سے جو بیال تھا اور موسو تین پیدا  
ہوئے جن جامہ گزرتا وہ زمین بنی جسکو تیار ہو جی میں شہر طریبات انشاء اللہ مقفل کہیں  
اور گزرتے فداک بنے۔

سے۔ جب کسی مرکب کی اہمیت و ریافت کرنا جاوے تو اسے دیکھ کر یہ ہے کہ ایک

عام ۱۲۳۱ء میں اس طریقہ تفریق العناصر اور دوسرے کا نام مستفی سطر لفظ وصال العناصر  
 ہے۔ یعنی جو مرکب چند مفردوں سے ملکر بنتا ہے اور اس کے مفردات کو علیحدہ کرنے کو انائی  
 کہتے ہیں اور جن مفردوں سے کوئی مرکب بنتا ہے اور جن مفردات سے کوئی دوسرا مرکب مصنوعی  
 بنا کر دیتا اس ترکیب کو مستفی سس کہتے ہیں۔ اس قانون کا صرف یہی مطلب ہے  
 انائی سس سے ہم اور جن مفردات کو علیحدہ کر دیتے ہیں جسکا علم اور تجربہ ہو چکا ہے  
 یہ دعویٰ نہیں ہو سکتا کہ جو مفردات علیحدہ ہوتے ہیں حقیقت یہ مفرد ہیں اس طرح  
 بقاعدہ مستفی سس صرف یہی دعویٰ ہو سکتا ہے کہ یہ مرکب مصنوعی مثلاً یہ ہے قدرتی  
 مصنوع سے اس واسطے کہ آنا رو خواص جو ہمارے تجربہ میں ہیں اور جن کو ہم پہلی و  
 مصنوعی مرکب میں مطابق کرینگے اور آنا رونا معلوم و بھول میں نہ ہم اور کی نفی کر سکتے ہیں  
 اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ قدرتی مصنوع میں اگر کچھ آنا رو خواص ہوں تو وہ بخفیہ ہے  
 اس مصنوع میں بھی ہیں پس دعویٰ صرف مشابہت کا کیا جاسکتا ہے اسلامی تعلیم میں  
 ہن تا عدد و محاسبہ ہون لگتا ہے۔  
 ارف۔ انا خلقنا من الطین کھیشہ الطیر فافزع فیہ فیکون طیرا باذن اللہ  
 (سورہ الزمر) ہم تمھارے واسطے مٹی سے پرند جانور کی صورت بناتے ہیں اور  
 ان میں روح پھونکتے ہیں وہ حکم خدا پرند جانور بنجا دیگا۔  
 سب۔ جناب رسول خدا کا انگلیہ نے جہنم جاری کرنا اور لشکر کا سیراب ہونا درجۂ  
 العاجزیم اگرچہ بقاعدہ مستفی سس اور قانون ہجرہ ممکن ہیں ہیڈ رجن ہوا سے آجہن  
 ہکرانی بنا ہو لیکن ہجرہ بھی یہ ہجرات کے خلاف ہے۔

یہ ہجرات اسوجہ سے ہیں (۱) بدون تعلیم و تحصیل علوم مکیدہ و بدون تجربات کسی امر کا ظاہر کرنا بیشک  
 سچہ۔ سچا کہ بقاعدہ سائنس بھی ظہور میں آوے (۲) بدون آلات و اسباب کی فراہمی کے کام  
 ہا کرنا سچا ہونا اور جن اسباب پر موقوف ہو بیشک ہجرہ ہے (۳) جو حی و الہام بہ حرکت  
 زمین الہی کی کام کا ہوجانا نہ بطور کثرت و اتقاق بلکہ بقدرت و اختیار یہی ہجرہ ہے ۲

رج۔ سامری کا گوسا بنادینا جیسا کہ خدا فرماتا ہے فقالوا ما اخلقنا من عدل انما کنا  
 واکمنا طعنا وازلا من ذنوبنا القوم فقد فتنناها فکذلک انزلنا التوراة امری فانجی لہو عبلا  
 جبالہو لہو سورطی کہ اگر گو سالہ پرستوں نے (حضرت موسیٰ سے) کہنے سے وعدہ کیا  
 انہیں کی اپنے اختیار سے بلکہ (واقعہ یہ گذرا) زیور جو لوگوں کی زینت کا ہم ادھکار  
 لائے تھے اور آگ بین ڈالا یہ طرح سے سامری نے بھی آگ بین ڈالا (یہیے لکھا)  
 اور ان کو سالہ پرستوں کے لئے (اوس زیور سے ڈھال کراوئے) ایک بچہ مرانا دیا  
 جو آواز دیتا تھا یہ قال فما خطیباک یا سامری قال بصوت بعالی یجوزاہ فقبضت  
 فقبضت من اثر الرسول فنبذتھا وکذلک سولت فی نفسی یہ سورہ طہ کہ ہونے عنے  
 کیون تو اپنے امر عظیم کا مرکب ہوا اے سامری کہا سامری نے میں اوس بات سے  
 باخبر ہو گیا تھا جس سے یہ گو سالہ پرست بے خبر ہے۔ میں ایک بھی برلا اثر رسول سے اوسکو  
 ۔ میں بچہ سے بین ڈال دیا یہ جو کہ بھلا معلوم ہوا کہ صاف بتایا ہے کہ محض ہونے کا ڈالا ہوا  
 بچہ از زندہ نہیں ہو سکتا جس سے سامریوں کو تحیر ہوا خود سامری بتاتا ہے جس کا کہو  
 علم ہوا وہ علم کیسکونہ تھا یہی قاعدہ سنتی س اوسکو معلوم ہو گیا جو کیسکے معلوم نہ تھا  
 اور زندگی کی روح بھونکنے والے اجزاء اوسکو معلوم ہو گئے جنکی ایک اٹھی شریکت  
 سے وہ بچہ از زندہ ہو گیا وہ اجزا کیا تھے وہ بھی بتا دیے ہیں در اثر رسول  
 حدیث میں ہے جبریل اوس مرکب پر سوا ہو کر آئے جو زندگی کا مرکب تھا سامری  
 نے دیکھ پایا اوسکے پسیر کی مٹی مٹی بھی ہر سامری نے لی اس بنا پر اثر رسول سے  
 اور اثرات رسولی مراد ہونگے یہی جس زمین پر زندگی کے مرکب کا قدم پڑا تھا اوس  
 حصہ پر زمین کے یہ اثر ہوا کہ جین اوسکی مٹی ہر خاک شامل ہو رہی اوسکے۔  
 ہم انہیں کہہ سکتے وہ کیا اثر تھا اگر اوسکا تجزیہ اور علم ہو تو ہم بحث کر سکتے  
 ہیں ایسے آثار سے ہم انکار نہیں کر سکتے اور اگر تفسیر سے قطع نظر کریں تو رسول انک  
 کوئی شک مراد ہوگا اور اثر کے بہت سے صفہ ہیں ایک۔ صفہ فضیلت جیسے صفہ میں  
 اثرات اللہ علیہ السلام خدا نے ہم کو مہر فضیلت دی۔ اسوقت یہ معنی ہونگے کہ خلق



مہربانی سے رسول کی پہنچ گئی ہر لیا کے لئے رسول نے مہربان ہو کر ہر ایک کو لیا گئی  
وہ اجزا دیکھنے جن حیات کا مادہ تھا۔

دوسرے۔ اثر یعنی لقمہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ فانظر لای انما رحمۃ اللہ  
اسے مابقی منہا وہ اجزا جو رسول کے بقیہ سے تھے۔ یعنی وہ ملک جو زمین  
پر پھیرا گیا تھا وہ سامری کے ہاتھ لگا دوس سے بچھڑا زندہ ہو گیا۔

تیسرے۔ اثر یعنی زندگی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں کہ قطع انوار ہے یعنی زندگی کی  
حالت ختم ہو گئی لہذا اس آیین یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اس فرشتہ سے زندہ کرنے کا  
سہن لیا اور دیکھا ہو طریقہ برتا اور نطفی بہر مجاز ہو غور و اعلم سیکھنے سے

اسی طرح حضرت آئمہ معصومین کا موجودات عالم پر بحث کرنا آسمان و زمین انسان  
کو اکبر جن و ملک وغیرہ کے کیا فی الحال کا بنا کا بقا عدد انالی س تھا لیکن وہ بھی  
عجیب و گما جا دیگا۔

۸۔ ایٹم و بیت، سینے مقدار اتصال یا وزن اتصال، یا ذرات ادوی کے  
اوزان تجربہ سے ثابت ہے جب مفردات کو مساوی انجم لیکر وزن کر سکتے ہیں  
تو وہ گئے دو ذرات میں فرق پانے میں اور ہر ایک مفرد مرکب ہے ذرات سے  
جو اس میں مفرد کا ذرہ وہ ہے جسکی تقسیم خارج میں نہیں ہو سکتی یہ بات غلط ہے  
دیکھو فلسفۃ الاسلام بالعلم الاجسام میں ہیں مختلف مندرجات کے ذرات کے وزن میں  
وہی فرق ہو گا جو انکو کیسے مساوی انجم تو ملنے سے معلوم ہوا ہے۔

مثال) ایک جن، ہیڈروجن، دو سفید وین جو ہو انکی شکل میں ہیں جب انکو  
مساوی انجم تو ملے ہیں تو اسکی نسبت ہیڈروجن سو درجہ بڑی ہے

۹۔ (الف) ان علوم کی تحصیل باہن علوم کا موجود ہونا اس زمانہ میں ثابت نہیں ہے  
(ب) کوئی شاہد اسکا نہیں ہے کہ حضرات معصومین علی طور پر تجربہ کیا کر کے قلعہ قاعدہ الہی میں  
بیٹا کرتے تھے یہ دونوں امر میں دلیل ہیں اس بات کی کہ حضرات معصومین کو الہام قاصد الہی کس طرح ملتا ہے

منا لا کہ حجر کی راہ سے در فون ساوی بن اس سے دیاں میں بخوبی آسکتا ہے لہذا ایک ذرہ کیسین کا ایک ذرہ بیہزار جن سے سو لگتا ہے۔

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ہر شے کا ذوق ذرہ خدا بنا ہے اور وہی ہر شے کے ٹھیک اور ان کا باخودار ہے (الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا لائی موبیث میں ذریعہ سے فرماتے ہیں عظام الارضین بنی کوئی ذرہ خدا اس کے ہونیدہ نہیں ہے یہ خدا انبیا کے عدا کو جانتا ہے ان کے اوزان سے واقف ہے (احتجاج طبرسی ر)

اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ہماری تہذیب ہر بزرگات علیہ سے ہلکی اور معلوم میں لیکن خدا کو ٹھیک ٹھیک سب کچھ معلوم ہے اس لیے کہ وہ خالق ہے نہ مخلوق ہے حضرت انبیا و اولاد معصومین کو بدوں بزرگات علیہ خدا نے اوزان انبیا کا علم رکھا تھا چنانچہ اسی اصول کی بنا پر جناب امیر کا مشورہ فیصلہ ہے۔

۱۔ ایک شخص نے مذاکی اور لوہے کی بیڑی غلام کے پیر میں ڈالی مذہب سے ہو کا وہ ہو جائے برقعہ بیڑی کے سرنا و وزن کر کے راہ خدا میں دو ٹکا پھر اس بیڑی غلام کے پیر سے جدا کر دنگا وزن معلوم نہیں مذاکی کی بیڑی پیر سے جدا کر دی ہو مگر نہ مذہب سے نکھر ہے۔ جناب امیر جاسکے حضرت میں بانی ہر پیر غلام کا بیڑی طشت میں ڈالنا بانی طشت میں پیر اور بیڑی کی ہر سے بلند و الگ کھینچا۔ پھر بیڑی اتار کر تمام لی غالی پیر بانی میں رکھا بانی سے جدا کر لیا۔ لوہے کا برادہ اس قدر ڈھانچا جس سے پھر بانی میں چھوڑا اور اول نشان پر آگیا پیر نکال لیا بقدر بادہ آہن موٹا تولیہ پیر بیڑی غلام کے پیر سے جدا کر لی اور برادہ آہن کے برابر رکھا۔ (حدیثہ المعاجز) یہ معجزہ نہیں اگر ہون اس تجربہ و عمل کے بنا دیتے وزن بیڑی کا تب معجزہ تھا اس وقت علم الاوزان کا اظہار مقصود ہے یہ بتایا ہے کہ لوگ تجربہ اور عمل کو معلوم نہیں کیونکہ کرتے ہیں اور کچھ علم کو دیکھ دالعام معلوم میں ہو دلیل آپکی امامت کے ہیں۔

۲۔ یہ بات ثابت ہے کہ جو مضروب کے ذرات کا وزن ہے وہی یا دوسکا

جناب امیر کا مشورہ فیصلہ ہے

مضروب اس کے آپس میں ملکر مختلف مرکبوں کے بنانے کا وزن اتھالی بھی ہے۔  
 (مثال) بارہ اور گندک کو اجزات میں تبدیل کر کے سادی اٹھ توڑنے سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ ان کے وزن میں وہی نسبت ہے جو (۲۰) کو (۲۷) سے ہے اور ان کے مرکب یعنی  
 شجرف کا بھی وزن اتھالی ہی ہے۔ یعنی دو فون اس وزن میں ملکر وہ مرکب جسے  
 شجرف کہتے ہیں بنا دینگے اور اس سے کم میں شجرف ہرگز نہیں بن سکتا (۲۷ میں گرین  
 شجرف کی ترکیب کیا جاتی ہے جب مفردون کو علیحدہ کرینگے تو (۲۰) گرین بارہ لینگا  
 اور (۲۷) گرین لگے ایک اسبطر جسے مفرد اپنے ذرات کے اوزان کے مضروب میں  
 ملکر مرکب بناتا ہے۔

(مثال) آپس کے ذر ذکا وزن (۱۷) اور ہیڈروجن کے ذرہ کا وزن (۱) ہے  
 جب حجم کی راہ سے ایک ہے مقدار آپس اور دو مقدار ہیڈروجن میں تو اس سے  
 پانی بنتا ہے اگر پانی باعتبار وزن (۱۷) ہے تو اس میں آپس (۱۷) اور ہیڈروجن (۱) اٹھ  
 آپس نسبت ہیڈروجن آٹھ لگنا ہوگا خواہ پانی ایک قطرہ ہو یا ایک چند یہ مناسبت ہے  
 (۱۸) کو (۲۷) سے کبھی نہ جاوے گی۔

اسلام نے عام کلیہ اس باب میں بتا دیا ہے  $۲۷ \text{ من قبل خلق الله تیلایا (۲۷)}$   
 ہم کبھی خلق اللہ میں تبدیل نہ پائے گے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی چار اتمہ یا ان  
 دوکان و دو آئینوں ایک ہاک رکھتا ہے کبھی فرق نہ ہوگا اگر یہ مطلب ہو تو کلام انبی  
 کی غلطی کبھی جاتی اسلئے کہ عام غلو کا تہین ہمیشہ اس قسم کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ مطلب  
 یہ ہے کہ خلقت کا قانون اور ترکیب عام میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

اس سبب یہ معلوم ہوا کہ مفرد اپنے ذرات الہالی یا مادی کے مضروب میں بھی ملتے  
 ہیں تو کبھو کو اسکی وجہ سے دریافت کرنا چاہیے اسی تک اس امر کی اہلیت معلوم نہیں  
 ہوتی مگر ذالطن صاحب نے یہ قیاس کیا ہے کہ مفرد آپس اپنے ذرات اتھالی کے  
 مضروب میں ملتے ہیں اور کبھی کسرمیں نہیں ملتے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ مفرد اپنے  
 ذرات سے مرکب ہیں جنکو تقسیم نہیں کر سکتے اگر آدمی کو تقسیم کر سکے تو ضرور وہ ذر ذرہ بناتا

فصل فی ترکیب ذرات

یا پوسے چہ وغیرہ میں مل سکتے اس قیاس کو قیاس الطنوی کہتے ہیں۔ یہ قیاس بالکل غلط ہے کیونکہ ہم وحدت جھٹکا کا ابطال فلسفہ الاسد نام مایم الاجسام میں کر رہے ہیں اور اس کو بھی ثابت کر آئے ہیں کہ کوئی چیز ایسا نہیں جو تقسیم پذیر نہ ہو۔ ہمارے خیال میں وجہ یہ ہے کہ وزن کشش مرکزی کا نام ہے کشش مرکز کے ہر جزو مادہ کے لیے برابر ہے لہذا وزن اتصالی بھی برابر ہوگا اسی بنا پر مفرد اپنے وزن اتصالی یا مادی کے معر ب میں بیگا کر میں اس وقت ملتا جبکہ کشش مرکزی مساوی نہ ہوتی۔ اجزاء مادہ کے لئے۔

۱۱۔ ذرات کے عقد سے مغیرہ ت کے مرکبات کا بنان کی کیا ہیں ثابت کیا جاتا ہے اسلام بھی ترکیب عالم کو مفردات کے ذرات کے عقد سے بناتا ہے دیکھو عالم ذر کا کتب اسلامی میں اجمال اور سکایہ ہے۔

ایک جب خدا نے مخلوق کو بنانا چاہا تو اپنے رب و برادر کو مستشرق و معرق کیا (کافی) بحار الانوار تو حدیث شیخ صدوق رہی

دوسرے۔ باب امیر نے فرمایا جب خدا نے مقدر کرنا چاہا خلقت کو اور ربہ ا کرنا چاہا مخلوق کو اور ابتداء نے بنا دیا کا ارادہ کیا۔ تمام مخلوق کو مثل ریزہ ذرات کے رکھا قبل دعو ارض کے درموج اندھ جب مسودی بحار وال ذرات

تیسرے امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلقت حضرت آدم کے باب میں فرمایا ہے ایک حدیث طویانی میں ہے اوس میں کے (جس سے خلقت حضرت آدم ہوئی) دوسرے ہوئے اور زمین و آسمان کی مٹیاں ذرہ ذرہ اور ریزہ ریزہ ہو گئیں (کافی) چوتھے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے خلقت حضرت آدم کے باب میں فرمایا ہے گردہ ٹی داسنے اور بائیں ٹی سے ریزہ ریزہ بنکر نکلی (کافی)

۱۲۔ ترکیب اوسی رفت ہوئی جب باہم عقد کی کشش ہوو ال مرکبات کا وہ جو زمین ہو سکتا جن چیز و نہیں عقد کی کشش نہیں ہے اوس کے مرکبات کا وہ جو دنیا میں نہ پاؤ گے (مثال) ہیڈ رجن سے دیا تو ان کو چند ان عقد کی کشش نہیں ہے لہذا اوزن مرکبات کا

عالم ذر کا

یہی دنیا میں وجود نہیں ہے اس مثال سے یہ مطلب نہیں ہے کہ فی نفسہ ہیدروجن کو  
کبھی بات سے عقد کی کشش نہیں ہے مطلب صرف اتنا ہے کہ سوجہ و تجربہ میں جو  
دوا میں ہیں اس سے ہیدروجن کو عقد کی کشش نہیں معلوم ہوتی اگر کوئی ایسا تجربہ کرے تو  
کسی خاص مرکب کی نسبت تا وقتیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے مفردات میں فی نفسہ عقد کی کشش  
نہ تھی اور وقت تک اسے مرکب کے وجود سے انکار نہیں کر سکتے بلکہ عقد کی کشش اگر نہ ہو  
اور کسی قاعدہ سے ہم عقد کی کشش پیدا کرنے پر قادر ہو جاوے تب بھی انکار نہیں ہو سکتا  
ہے انکار صرف اسوجہ سے ہے کہ ہم ابھی مفردات میں عقد کی کشش پیدا کرنے پر قادر  
نہیں ہیں۔ اسلامی تعلیم یہ ہے **بسم اللہ علی کل شیء قدیر** خدا ہر شے پر قادر ہے  
اس کیفیت کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں ہیدروجن اور یہی دوا میں ملکر مرکبات سوجہ و  
ہو سکتے ہیں اگر ان میں خدا عقد کی کشش پیدا کر دے ان محبت کو مفصل قدرت کے  
بنا نہیں فاضل الاسلام کہ **بشرط حیات لھیکلہ انشا واللہ**۔

اس قانون کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جاری مصنوعی مرکبات کا انحصار دوا میں چیزوں  
سے نہیں عقد کی کشش سوجہ ہے اور چارے تجربہ میں بھی ہے مصنوعیات الہی مجد ولی  
بنا یا ان میں وہ ہر دس شے میں چوبیس عقد کی کشش نہ ہو پیدا کر سکتا ہے۔  
(مثال) ایسا ناقہ جسکی ہوتی شکم کی آنکھیں یا قوت کی سم زہر دے۔ یا ایسا خشتہ  
جسکا نصف جسم برف ہو نصف آگ کا ہو یا سحر انا نوارم کسی قاعدہ سے ان موجودات کا  
ہیچکار نہیں کر سکتے۔

پھر اس قانون کا شمار یہ ہے کہ جن مفردات کو باہمی عقد کی کشش نہیں ہے اس کے مرکبات کا  
بھی وجود نہیں ہے اور جب عقد کی کشش پیدا ہوگی تو مرکبات بھی وجود  
میں آوے گے جسکا یہ مطلب ہے کہ صور نوعیہ حادثہ میں پہلے معدوم تھے اسبطر جے عقد  
کی کشش باطل ہو جانے سے صور نوعیہ معدوم ہو جاوے گی۔ اسلامی تعلیم میں بڑی  
شد و مد سے اس بات کے آئینی خبر ہے قیامت کا دن آئین الہیہ میں تمام مفردات  
اپنے عقد کی کشش مجدد ہو گئے یا بہ قوت معطل ہو جاوے گی اور وقت تمام مرکبات عالم اپنی

عصری شکل میں آویٹا ہر شکل عصری بھی اور کی جاتی رہی کیونکہ اس کے ذریعہ بھی عقد کی کشش نہ رہی اور سوقت قیامت برپا ہوئی بلکہ اس کی بھی خبر ہے کہ وہ کی بھی قوت جا ذیہ ملاصقہ جاتی رہی حالت اور سوقت یہ ہوگی۔

زمین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کرنا ہے کہ کیا روح جسم سے نکل کر حل ہو جاتی ہے یا باقی رہ جاتی ہے۔

امام علیہ السلام - باقی رہتی ہے اور سوقت تک جب تک صورہ ہو گا جا دیگا البتہ جو پتھر کا اشیاء باطل دفن ہو جاوے گی نہ اور سوقت جس ہو گا نہ محسوس ہو گا (احیاء علیہ السلام) محسوسات کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ وہ اور اذیت کی قوت جا ذیہ ملاصقہ فنا ہو جائے اور سوقت عالم فنا ہو گا یہ نہ کہ جا دیگا کہ کیا لے مقدار (ری کے) سے کسی شے کا وزن مقداری کم نہیں ہوتا۔

اس قانون کے رو سے ترکیب عقد کی کشش پر منحصر ہوئی اور اسلامی تعلیم کے خلاف معلوم ہوتی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی شے کسی شے سے نہیں بنتی مگر یہ کہ اس کو خدا بناتا ہے (حکما رالایا ذوقہ رصودق) اس بیان سے روشن کا عقد اور عقد کی کشش کچھ بھی نہ رہا۔ بات یہ ہے کہ اس قوت کا رجوع اس عرض کے سبب ہے کہ انسان اس سے قانہ اور ضرورت پر مرکبات بنا کے (تعلیل جبری) کر سکے خدا اس قوت کی ضرورت نہیں رکھتا ہر شے امر الہی کی مطیع ہے وہ اور دو چیز دین عقد کی کشش پیدا کر سکتا ہے جنہیں بالکل یہ قوت نہ ہو وہی ایک شے کو دوسری شے سے پیدا کرنا ہے اور خود کوئی شے پیدا نہیں ہوتی۔ یوں مجھو جن چیز دین عقد کی کشش ہے وہ خالق کی پیدا کردہ ہے اگر خود بخود ہوتی تو ہر شے میں یہ کشش ہوتی ایسا نہ ہوتا کہ بعض میں ہے بعض میں نہیں ہے پس یہ قوت خالق کی پیدا کردہ ہے اب جو ترکیب ہوگی علۃ الخلل کی پیدا کردہ ہوگی۔

۱۔ عناصر کی دو قسمیں ہیں ایک مٹی لائڈز (غیر دہات) دوسرے میٹلز (دھات) اور سوقت تک ان دونوں قسموں کے علاوہ تیسری قسم عناصر کی معلوم نہیں ہوئی ہماری

تجزیہ اسوقت تک انھیں دو قسموں میں مختصر ہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ تیسری یا چوتھی قسم کا  
 اونیامین دوجو نہیں ہے صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ تیسری قسم کا اتنا کہہ سکتے ہیں کہ تیسری قسم کا  
 عناصر کی اس تقسیم سے تجزیہ تھے اور وہ عناصر کو بھی چار میں مختصر کرتے تھے آب آتش  
 باد و خاک، اور اجرام فلکیہ و افلاک کو بھی بسیط کرتے تھے باقی کو مرکب لیکن بسبب  
 وجودات کی دو قسمیں کی ہیں۔ ایک عنصر بسیط و دوسرے مرکب و غیر بسیط اسلامی  
 تعلیم بھی یہی ہے کہ خدا اسے مخلوق کو خالص اور غیر خالص بنایا ہے عیون الاخبار  
 بحار و توحید صدوق جس سے بسیط و مرکب کا صاف بیان ملتا ہے لیکن اختلاف  
 یہ ہیں کہ تقدیم عناصر کو چار میں مختصر کرتے تھے اور ساخرین اور گورکب تھے  
 یہ تین اسلامی بھی ان چار میں عناصر کے تھوید نہیں کرتے بلکہ انکو مرکب بتاتے ہیں اب  
 ہم ہر ایک کو مفصل بیان کرتے ہیں۔

### باب دوسرا اسیٹ ماسفرم ہوا کا بیان

۴۱۔ پناہز ہوا کا اکیجن ہے عداست ۱۔ وزن مادی ۱۶  
 یہ بلارنگ و بلا ذائقہ اور بلا بو کے ہے نہایت لطیف جو آئینہ سے عکس نہیں  
 ہوتا یہ زمین تنہا صورت میں ملتا ہے کل ہوا کا پانچواں حصہ ہے اور اڑتی ہوئی  
 میں اس قدر ہے کہ گویا کل زمین کا نصف وزن پانی کو تو حصہ کر دے اور آٹھ حصہ اکیجن ہے  
 سترہ حصہ اکیجن پریستنی صاحب نے اسکو تحقیق کیا وہ حصہ اکیجن میں ہے وادیر صاحب  
 نے اسکی تشریح کی اور بتایا ہوا میں اس کے باعث مختلف اشیا متعل ہوتے ہیں  
 اکیجن کے سنے مولد تیزاب کے ہیں جتنی چیزیں ہوا میں جل سکتے ہیں وہ اکیجن کے  
 اندر نہایت زیادہ روشنی کے ساتھ ملتی ہیں اور بہت سے اشیا جو ہوا میں بہت  
 اچھی طرح روشن نہیں ہوتے وہ اکیجن میں بہت خوبصورتی کے ساتھ ملے  
 ہیں اگر ایک خاص مقدار اکیجن کو وزن کریں اور ٹھیک اوس قدر ہیڈروجن کو  
 تولین تو اکیجن ہیڈروجن کی نسبت سولہ گنا ہوگا اور ہوا کی نسبت وزن متساوی  
 اسکا۔ ۵۶۔ ۱۰۔ اکیجن نام عناصر کیساتھ مرکب بناتا ہے سوائے فلوریڈین کے

مرکب کو اس کے اکسائیڈ کئے ہیں جب کہ کبھی کسی دوسرے مادہ سے مرکب ہوتا ہے تو حرارت پیدا کرتا ہے کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ حرارت و حرارت کی مانند مادہ جس مادہ سے متحد ہوتا ہے وہ جل جلتا ہے مثل شمع اور لکڑی کے۔

برشال بکھوڑے کی بعد عرصہ تک ایک مقام پر رہے جب اوس میں مادہ ڈالو حرارت معلوم ہوتی ہے وجہ یہی ہے کہ کبھی سے اتحاد پیدا ہوتا ہے اور یہ کبھی تمام پتھروں ایک اور شیون اور معدون میں پایا جاتا ہے جس سے ہر شے میں حرارت پیدا ہوتی ہے یہ گیز ہوا کا جز اعظم ہے صفات کی راہ سے جب ہم عدد ثون میں دیکھتے ہیں تو اس گیز کا پتہ لگتا ہے۔

الف۔ خدا نے خلق کیا ہوا سے نور کو اور ہوا سے خلق کیا خدا نے عقیق کو عقیقہ ہوتا ہے جو تیز دند ہوتی ہے اور ہوا سے آگ کو پیدا کیا (بحار تفسیر علی ابن ابراہیم قمی) اس ہوا کے گردی کی خلقت جس میں حرکت و سکون ہوتا ہے ہوا سے بنائی ہے اور اسی ہوا سے نور اور آگ کی خلقت بنائی ہے بیشک کہ کبھی وہ گیز ہے جس سے حرارت و حرارت پیدا ہوتی ہے اور یہی ہوا کا جز اعظم ہے اس لیے کہ دیکھتے ہیں کہ ہوا سے گردی سے پیدا ہوتی ہے۔

ب۔ حدیث مفصل میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو صفات ہوا کے بنا کے ہیں: دیکھتے بھی کہ پتہ لگتا ہے فرماتے ہیں ۷۷ ہوا: ہوا جو جسم فاسد ہو جاوے یا متکرا نہ ہو جاوے۔ ہوا جسم کی حیات و زندگی۔ ہے اور جب سانس کے ذریعہ سے داخل ہوتی ہے اور روح سے ملتی ہے تو جسم کو روکتی ہے ہوا سے آگ و دشمن ہوتی ہے (بحار الانوار) و حیدہ صدوقی رہا بیشک یہ سب صفات ہوا میں کبھی کیوہر سے ہیں۔ اس لیے کہ بحساب چاند سو حصہ غوین (۴۸) حصہ ہوا بھی ہے بخلاف اسے سو حصہ کبھی ہے جس کی وجہ سے جسم گرم رہتے ہیں اور تمام اجسام حیرانی زندہ ہو جائے جسم کی بنا و ثون کو خون کبھی دہوا ہو جاتا ہے جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ہے جب ہوا سانس کے ذریعہ سے جسم میں داخل ہوتی ہے اور روح کی ملتی ہے متعجب ہوتی ہے



۵۔ اور سراسر اجز ہوا کا ہیہیڈروجن ہے علامت ہوزن مادی ا  
یہ گیمیز سیرنگ دیو ذالقا کا ہے جو نظر سے محسوس نہیں ہوتا بانی اسکا خزان ہے  
۱۔ سیلے اسکا نام ہیڈروجن ہے۔ یعنی مولد آب و ہون صدی میں پیری پلس صاحب  
نے اسکو تحقیق کیا اور اسکا علم میں کیونڈش صاحب نے اسکا مفصل بیان لکھا نہ حصہ  
بانی میں ایک حصہ ہیڈروجن ہے ہیڈروجن کے برابر اور کوئی منفرد لکھا نہیں ہے ابجن  
سے ۴ اور جہا اور ہوا سے ۷۴ اور جہ ہیڈروجن ہوا سے ابجن کو نیکر بانی خزان  
ہے ابجن طوائی چیزیں گل ہو جاتی ہیں لیکن وہ خود حل اور ٹھنا ہے ابجن وہ ہیڈروجن  
کے شعلہ میں پنا ٹیم اور لوہا مثل کا غذا کے جلنے لگتا ہے اور ایسے اجسام جگا کتنی ہی تیز  
آبج وین سرخ بین ہوتے اور کوا اس کے شعلہ کے مقابلہ میں لاسنے سے اسقدر تیز روشنی  
پڑتی ہے جیسے چھوٹا سا آفتاب نابان ہو جاتا ہے چنانچہ چونے کی ڈلی اس کے مقابلہ  
میں لاسنے سے نہایت روشن ہو جاتی ہے اور کئی مثل تک مثل دنگے روشنی پڑتی ہے  
اسکو لایم لائٹ کہتے ہیں۔ یہ صلا جیت نفس کی نہیں رکھتا اگر کوئی ذیر روح (سبحان علیہ)  
کیا جاوے تو رام جاتا ہے نہ اس کے یہ مثل کا رو تک ایسے کے زہر ہے بلکہ ابجن  
نہ دوسرے کیو جہ سے اسکی طبیعت بن حرارت نہیں ہے یہ ابجن بانی کی صورت میں مرکب  
ہوتا ہے جو ت ہیڈروجن جو امین جلاوین نو اوس سے بانی پیدا ہوتا ہے اس کے  
اکر ہیڈروجن ابجن سے مرکب ہے بڑا مرکب اسکا بانی سہ ہے جگا کیسا بانی نام ہیڈروکس  
اسکا نڈ ہے۔

اسلامی تعلیم میں بھی اسکا پتہ ہے ۲۲ خلق کیا خدا نے ہوا سے بانی کو (بحار انفسیر فی)  
بینک ہیڈروجن وہ جز ہے ہوا کا جس سے بانی بنتا ہے۔

۶۔ تیسرا جز ہوا کا ہیڈروجن ہے اسکا دوسرا نام ایزوٹ ہے علامت۔ ہوزن مادی ا  
انفال ۴ اوزن مادی۔ ۴۱۔

سے اس کے مولد شورہ کے ہیں اور ایزوٹ کے سے قاطع روح یہ منفرد ہوا میں  
اکر ابجن کے ہمراہ ہوا بایا جاتا ہے اور ہوا میں حجم کی راہ سے بائج حصو بن ایک حصہ

اکیس ہے اور باقی چار حصہ نیر و جن۔ یہ بھی صاف و شفاف بیرنگ لطیف جسم۔

نہ ایمن برہے نہ ذالقتہ نہ دجلتا ہے نہ جلنے والی چیز اس میں جل سکتی ہے تہی جلتی ہوں  
فی الفور گل ہو جاوے گی ہو امین یہ مفرد خدا ہے اکیس کی تیزی کم کرنے کی غرض سے ملا یا ہے  
کسی ہوا سے نیر و جن نکال لو تمام دنیا پر آگ برس پڑے گی۔ علی ترکیب سے ہوا سے  
نیر و جن نکال لینا اوس ہوا میں اکیس کی حدت بڑھا دینا ہے جس سے خلوق جل جاوے گی  
اور جس ہوا میں نیر و جن بڑھا دیا جاوے اور ایک وزن مادے سے بیشک اوس مقام پر  
کوئی شے نہ چلیگی۔ اظہار معجزہ من انبیا علیہم السلام کا آسمان سے شعلہ برسانا یا آتش  
نیز و کا جناب ابراہیم نبی پر افرہ کرنا بلکہ سردی کا اثر محسوس ہونا جسکو قرآن مجید میں  
ذکر کیا ہے  $\text{لے یا ناسا کوئی بود و سلا ما علی ابراہیم}$  سورہ انبیاء اسے آگ  
سرد ہو جاوے رسالت رکھ ابراہیم کو  $\text{لے یہ کچھ بھی محال نہیں ہو سکتا نیر و جن کی کی بیشی}$   
سے یہ سب کچھ ممکن ہے۔

وزن متناسبہ نیر و جن کا ۹۷۷۲۰ ہے۔ نیر و جن صلاحیت تنفس کی نہیں رکھتا اسکی  
طبیعت میں حرارت ہے یہ گوشت میں ہر حیوان کے پایا جاتا ہے اور گوشت کا جذبہ  
تمام مرکبات نیر و جن کے بہت سہولت سے حل ہوتے ہیں بعض محض ہوا سے  
حل ہو جاتے ہیں چنانچہ ہر قسم کے گوشت کو ہوا حل کر دیتی ہے۔  
آب باران میں ٹھوڑا نیر و جن ایسا ملا ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ برقی حرارت  
سے فضا میں اکیس و نیر و جن میں ترکیب ہوتی ہے اور اوس کے بخارات باقی میں  
مگر زمین پر گر گئے ہیں جن میں نیر و جن ایسا ملا ہوتا ہے۔  
اس جز اعظم کا تہہ بھی اسلامی تعلیم میں ہے۔

مفضل سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے  $\text{لے اگر ہوا نہ ہوتی تو یہ ان}$   
میرہاتے ہر شے گرم ہو کر فاسد ہو جاتی (توحید شیخ صدوق، بحار الانوار) نیر و جن میں  
اں اکیس کی حرارت رد کرنے کی وجہ سے ہے جس سے حیوان زندہ رہیں اور کوئی شے  
زائد گرم نہیں ہو۔  $\text{لے باقی مخصوصہ جگہ ۱۴ حصہ اکیس اور ۳۸ حصہ کاربوئیٹ}$

آتش نیر و جن کا ہونا آگ سے علوی

خونین ہے ان دونوں کے اتحاد کیسالی سے بیشک جسم بھگ اٹھتا خدا نے اپنی  
ملکت کا مل سے دو حصہ نیز جن گیز خونین ملا رکھا ہے تاکہ جسم اعتدال سے زائد گرم  
نہ ہونے پادے۔

۱۔ جو تھا جز اعظم ہو اکا کا رین ہے علامت ک مقدار اتصال ۱۲۔  
اسکا مفصل بیان آگ کے باہین ہو گا تھوڑا زمین کے باہین ہو اسے متعلق صرف  
اسقدر ہے کہ یہ آئین کے ہمراہ شکل کا ربونک ڈالی اوکسائڈ ہو امین ہے درخونین  
خدا نے اپنی قدرت کا مل سے یہ صفت بخشی ہے کہ وہ آفتاب کی روشنی کے ذریعہ  
سے کاربونک ڈالی اوکسائڈ ہو امین ہے اجزاء متفرق کر کے کاربن کو اپنی  
پرورش کے لئے لیتے ہیں اور آئین کو جدا کر دیتے ہیں جو باعث ہمارے اور  
کل حیوانات کی زندگی کا ہے اور تنفس میں آئین اندر لیتے ہیں اور کاربن ڈالی  
اوکسائڈ باہر پھینکتے ہیں خیال کرو اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ عالم بصورت حال ایک گھنٹہ  
قائم نہ رہتا کیونکہ ہمارے اور حملہ جو ایون کے تنفس کے کاربن ڈالی اوکسائڈ  
گھٹتا ہے اور لکڑی اور کوئلہ اور ہر شے کے جلتے سے یہ مرکب بکثرت پیدا ہوتا  
اگر امین سے کاربن کا اسقدر درخونین خرچ نہ ہوتا تو تھوڑے میں سب گھٹ کر  
مر جاتے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ائمہ سے فرمایا ۲۲ تین روز بھی اگر ہوا رک جاوے  
تو ہر شے فاسد ہو جاوے۔ (احتجاج طبری) وجہ یہی ہے کہ انسان و حیوان ہوا سے  
آئین نہ لے سکے اور کاربن ڈالی اوکسائڈ نباتات کو نہ لے سکے جسکی وجہ سے  
ذہر و ح بھی فنا ہو جاوے اور نباتات بھی سرنگل جاوے بھرا امام جعفر صادق علیہ السلام  
مفضل سے فرماتے ہیں ۲۲ اسے مفضل میں بھگہ ہوا کے فوائد بتاؤں دیکھ اگر ہوا ترک  
جاوے تو کسی کرب و بھینی ہوتی ہے دم پر آن نہیں ہے بدن فاسد ہو جاوے ہیں بقول  
مفضل ہو جاتے ہیں درباہم میں سرایت کرتی ہے۔ غلہ پرستی ہے۔ ہوا ٹوکنا چلنا خالی  
از ملکیت نہیں ہے جو ہر طرح سے صلاح حال مخلوق ہے یہ ہوا زندگی کا سبب ہے

اور بدن کو قائم رکھتی ہے جب سانس کے ذریعہ سے داخل ہوا اور روح اس سے  
 ملے (جہاں توجید) بیشک دم اسوجہ سے گھٹ جاتے ہیں کہ کاربن ڈی آکسائیڈ  
 خارج نہیں ہو سکتا اور غلا اسوجہ سے فاسد ہو جاتے کہ آؤکسو کاربن گیز نہ ہو سکتا  
 چونکہ نباتات اپنے میں ہوا سے کاربونک ایسڈ لیتے ہیں جو اوکی حیات و پرورش  
 کا باعث ہے اسوجہ سے ہوا میں بہ جز بہت کم ملتا ہے۔ بے حجم کے رو سے دس ہزار  
 حصوں میں چار حصہ پس ہوا کے چلنے سے یہ گیز درختوں کو ملتا رہتا ہے اور ہوا کے بند  
 ہو جانے سے دم گٹ جاتا ہے اور کاربن گیز نہ خارج ہو سکتا۔ بحساب پیمانہ حصہ  
 نو میں ۸ حصہ ہوا ہے بخار اس کے ۱۰ حصہ کاربونک ایسڈ گیز بنایا جاتا ہے۔

اور یہی جز ذریعہ حیات کا سبب ہے اور نباتات بھی اسی جز سے بڑھتے اور پھلتے  
 ۸۔ ۱۔ پانچواں جز ہوا میں اجزات آبی میں شکیائی مینی کا ہونا مختلف مقامات اور  
 اوقات و موسم میں کمی بیشی حرارت پر منحصر ہے جب قدر موسم میں حرارت زیادہ ہے  
 اور سیقدر پانی کے اجزات ہوا میں زیادہ ہونگے اور جب ایسی ہوا کو ٹھنڈک ہو چوگی  
 تو وہ اجزات ابھورے شبنم یا کمرے کے زمین پر گرے گئے اور اسوجہ سے بخار برتا ہے  
 اور ذرات در رفت باری ہوتی ہے۔

۸۔ ۲۔ جعفر صادق علیہ السلام بفضل سے فرماتے ہیں ۱۲ اے مفضل یہی ہوا حرارت و برودت کے  
 قبول کرتی ہے جو اصلاح عالم کیواسطے۔ بے بعد دیگرے آبی و جہتی ہے ان میں ہوا میں  
 ایک ہوا ہے جسکو بابہ کہتے ہیں وہ ہوا جو ریح ہے راحت ہو بخاتی ہے اجسام کو  
 اور اوڑاٹے بھرتی ہے (یہ کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر تاکہ ابر کا نفع عام  
 ہو بہا نیک کہ یہ ہوا ابر کو کثیف بناتی ہے اور اس سے بخار برتا ہے اور یہ ہوا ابر کو  
 منتشر کرتی ہے یہاں تک کہ ابر کثیف و بھٹکا ہو جاتا ہے اور منتشر ہو جاتا ہے۔ ہوا  
 کا تو نہیں لطافت آتی ہے اور پانی ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اے مفضل اگر آفاق مشا  
 بہ تھا تو زمین خشک ہو جاتی نباتات جل جاتے چشمہ اور نہرین خشک ہو جاتیں مہین  
 گرمی و خشکی آجاتی انواع انواع کے امراض گرم و خشک پیدا ہوتے (اسواسطے ظالم

آفاق کو بخارات سے صاف کیا اور کبھی بخارات سے محو ط کر دیا (بخار، توجہ فرمائی)  
 ۱۹۔ چھتا جز اعظم ہو گا ایو نیا گیزر سے علامت ن م مقدار اتصال ۷ اوقن  
 مادی ہو ۸ یہ ایک عجیب مرکب ہے نیٹر و جن و ہیدروجن کا جسکو سابق میں اونٹ کی  
 یکنگینوں سے بناتے تھے اب بہت سی چیزوں نے فنا ہے جانوروں کے بناب  
 اور بال و پال و پڑی سے ہوائے دودھ کے کئی ہزار سال ہوئے مصر کے لوگ  
 ایک بت کی پرستش کرتے تھے جسکا نام ایمن تھا لبنان کے صحرائیں اسکے لئے  
 مصریوں نے عبادت گاہ بنائی تھی یہ بت پیشنگوی دہا م کیواسطے مشہور تھا  
 دیکھنے کو سکندر اعظم بھی یونان سے گئے تھے اس بت خانہ کے پاس قدرتی فوسلور  
 بت کزن سے ملتا تھا جسکو سال ایو نی ایک کہتے ہیں اس سے یہ لطیف جسم تیار کیا  
 جسکا نام ایو نیا رکھا گیا۔ ایو نیا گیزر ہوا میں بہت کم ہے، حجم کی رودے دس لاکھ  
 حصو میں ایک حصہ ہے مگر فائدہ اسکا بہت ہے ایو نیا سے نباتات کو بھلے اور  
 بیجوں کی پیدائش کے لئے نیٹر و جن کا لینا ضرور ہے باد جو دیکھ ہوا میں اسقدر  
 نیٹر و جن ہے مگر تاہم نباتات میں نیٹر و جن کو اسطر سے اپنی پرویش کے لئے  
 لینکی قوت حاصل نہیں ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام بفضل سے فراتے ہیں ۲۰ اگر ہوا رک جاتی تو پھل  
 فاسد ہو جاتے بقولات متعفن ہو جاتے غلہ پر آفت نازل ہوتی ہو اس سے درخت  
 اوسگتے ہیں اور نشو و نما ہاتے ہیں اگر ہوا نہ ہوتی نباتات نہ ہوتے (بخار، توجہ فرمائی)  
 اوس جہالت کے تاریک زمانہ میں اس سے زاید ایو نیا گیزر کا حال اور کیا بتایا جاسکتا  
 ۲۰۔ ساتواں جز ہوا میں اکثر اتفاقی اشیاء کا نشو و نما ہے مثل مختلف ہوائیں  
 بناتی دھوا نی اشیاء کے سڑنے گلنے سے شامل ہو جاتے ہیں۔

اسی کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین سے زور فرمایا ہے ۲۱ ہوا کچھ ادا  
 باد و شمس مانند ہے ہر شے سے فساد کو اوڑھ لیجاتی ہے اور ہر شے کو خطرہ و خوف  
 کرتی ہے (احتجاج) بہر حال ہوا عنصر بنین ہے حیاء کمال کیا گیا تھا اور نہ اسلام کی توجہ فرمائی

۲۱۔ ہوا کہ زمین کو گھیرے ہوئے ہے گویا ہوا کے بحر کے نیچے ان میں جان بیٹے ہیں جب ہم وہ ذکر چلیں تو اود کے مقابلہ کرنے سے ہوا کا وجود معلوم ہوتا ہے یا اسکی خود تیز رفتاری کیوجہ سے۔

۲۲۔ حضرت صادق علیہ السلام نے زہری سے فرمایا ہے کہ ۲۲ ریح ہوا ہے جب آئین حرکت ہوتی ہے تو اسکو ریح کہتے ہیں اور جب سکون ہوتا ہے تو اسکو ہوا کہتے ہیں اور اسے برقا کہتے ہیں (احتجاج طبری)

۲۳۔ ہوا کا باؤ اور سوت ہوا معلوم ہوتا ہے جب بذریعہ ہوا نکالنے کی کل کے ماتحت کے نیچے سے ہوا نکال لیں۔ پھر بون سے ثابت ہے کہ فی مربع لچ سطح پر ہوا کا دباؤ ۱۵ پونڈ ہے۔ یعنی ساڑھے سات سیر کے قریب ہے اس حساب سے ہمارے بدن پر ہوا کا دباؤ کئی من ہے مگر ہوا جاری خاص بناؤں اور اسوجہ سے کہ وہ بوجہ ہر طرف بٹا ہوا ہے معلوم نہیں ہوتا ہے ہوا زمین سے ۵۴ میل تک اونچی ہے اسکی اور نیچے وزن صرف ۱۵ ہونے میں جو ہم ہوا کہتے ہیں اور ٹھیک جس مقدار میں یہ دونوں مفرد ملے ہوئے ہیں یہ ہے۔

با اعتبار حجم  
۴۶۱۹

با اعتبار وزن  
۶۶۶۶

نیز وزن

۲۰۰

۲۰۰

اسکی

جس آڑ کے ذریعہ سے ہوا میں اسکی اور ہیدروجن کی مقدار معلوم کر کے ہیں اسکو ڈیو میٹر میں مقیاس الباد کہتے ہیں۔

شریعت اسلام میں بھی ہوا کا وزن ذکر ہے ماہی کے لوگ ہوا کو غیر وزنی سمجھتے تھے اسلئے کہ وزن میلان مرکز کی کاتام ہے اور ہوا بیسٹ ہے کہ ہوا کا وزن کیونکر ممکن ہے اسواسطیکہ بیسٹ کی ایک طبیعت ہوتی ہے اسکو میلان وغیرہ میلان کی طرف نہ ہوا کا گریو قسار سنگرہ ہوا کا وزن نہ ہوگا اسلامی تعلیم اسکی تردید کرتی ہے اور موافقت رکھتی ہے جدید فقہ سے۔ امام زین العابدین علیہ السلام

فی مناجات میں فرما۔ تم میں غصہ کیا کہ تم لو وزن اہلواء (صحیفہ اسجدیہ) مالتن و  
سزاوار تسبیح ہے وہ خدا ہو اکا وزن جانتا ہے۔

۲۲۔ سابقہ آئینہ میں بیان کر چکے ہیں کہ ہوا نہایت ضروری شے ہے حیات  
کے لیے اگر چند منٹ کو ہوا رک جاوے تو کوئی ذی روح زندہ نہ رہے جیسا کہ اکثر  
گہری سردابوں اور عقیق کنوؤں میں محض کمی ہوا کی وجہ سے انسان مر جاتا ہے  
یا پانی میں غرق ہونے سے انسان مر جاتا ہے وجہ یہی ہے کہ تہ آئین ہوا کی کمی  
ہوتی ہے جس سے آئین ہوا کا انسانی کاربن سے نہیں ملتا اور حرارت عریضی ملتی  
رہتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ہوا نہ ہوتی تو معدہ کی آگ بجھ  
جاتی اور نہ معدہ سے فضلات خارج ہوتے اسی ہوا کی وجہ سے انسان سنتا  
اور سو گھٹتا ہے (خصال) علل الشرائع، بحارالانوار، (مختصا ص) یہ ہوا جسم  
انسانی میں بہو چکر آئین کو کاربن سے ملاتی ہے اور کاربن کو کاربونک ایسڈ کی  
شکل میں خارج کرتی ہے جبکہ معدہ نے فضلات انسانی سے تعبیر کیا ہے اور اگر  
اخراج کے واسطے ہوا کی ضرورت بتاتی ہے۔

ثبوت اس بات کا کہ انسان تنفس کے ذریعہ سے آئین لیتا اور کاربونک ایسڈ خارج  
کرتا ہے (امتحان) گلاس میں پانی بہر کر ایک ٹی کا سٹرا ڈبو دودو دوسرے سو ناخ کو  
منہ سے چھو کر اسے تنفس سے ٹکڑا پانی کو متحرک کریں تھوڑے عرصے کے بعد پانی میں  
دودھ کے سفید ہو گا وجہ یہی ہے کہ تنفس کے ذریعہ سے ہوا میں کاربونک ایسڈ  
شامل ہوتا ہے کیونکہ خارج سے آئین کاربونک ایسڈ نہیں ملا اور نہ بدول میں  
عمل کے ہر گلاس کا پانی سفید ہو جاتا معلوم ہوا کہ کاربونک ایسڈ خارج میں تنفس سے  
آئین پیدا ہوتا ہے ہوا کے آئین اور کاربن کے اتحاد سے پس تنفس سے  
ایک پل لیتا ہے۔

جب ہر ذی روح ہوا سے آئین لیتا ہے اور ہمیشہ ہوا میں کاربونک ایسڈ دیتا ہے

تو ایک مدت کے بعد ضروریہ ہونا چاہیے کہ تمام درائے کر دے گا کہ جن پر جو  
اور بجائے اس کے کاربونک ایسڈ ہوا میں آجاوے اس وقت تمام زیر روح فنا  
ہو جاوے گا اسوجہ سے کہ ہر ذرہ روح کو کہ جن کی ضرورت ہے اور اب کہ جن میں  
نہیں علاوہ اس کے کاربونک ایسڈ۔ زہریلا گیز ہے جسکی وجہ سے ذرہ روح زخمی  
رہ سکتا جیسا کہ کوئلہ یا دوسری شے گزرت سے جلتا اور اس کے ذروں میں سانس  
گھٹ کر جاتا ہے ہوا پھر سردی کے موسم میں کر کے بند کر کے آئینہ منی ایک کثرت  
سے روشن کیا دے تو اس کے کاربونک ایسڈ کے گھٹ جانے سے اسے اوجھلانا  
ہوا نہ آنے سے انسان کمرے سے مر جاتا ہے۔

سوال۔ کیا ایسی صورت ہے کہ جس سے ہر کہ جن ہوا میں بجاوے اور وہ کمی بوری  
ہو جاوے۔ جواب۔ بیشک درخت کہ جن ہوا کو اوسیدہ دیتے ہیں جتنا انسان ہوا  
سے کہ جن لیتا رہتا ہے اور کہ جن کی کمی ہوا سے یوں بوری ہو جاتی ہے بطور  
کاربونک ایسڈ جو انسان خارج کرتا رہتا ہے اوسکو درخت ہوا سے لیتے ہیں اور  
اس طرح انتظام دنیا کا قائم ہے اس کاربونک ایسڈ سے درخت کے تنہ اور پھول پتی  
اور جھلکا بنتا ہے دیکھو علم نباتات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو درخت دھوپ میں ہوتا  
ہیں اونہیں روئیدگی قریا وہ ہے بہ نسبت اون درختوں کے جو سایہ میں ہوتے ہیں  
اور جو درخت اندھیرے میں ہوں یا وہ تخم جو اندھیرے میں بویا جاوے ہرگز نکلے گا  
اس سے معلوم ہوا کہ روئیدگی نور آفتاب کی محتاج ہے اور وجہ یہ ہے کہ حرارت سے  
آفتاب کی کاربونک ایسڈ مل ہو جاتا ہے اور مل ہو کر درخت کاربونک لیتا ہے کہ جن  
چھوڑتا ہے پس حیوانات سے نباتات کو غذائی سہ اور نباتات سے حیوانات کو  
اور اسی اصول پر زہریلا گیز کاربونک ایسڈ کا کہ جن پر غالب نہیں ہو سکتا اور نظام علم  
درست ہے جبکہ خدا نے حیوانات و نباتات کو اسطے بنا رکھا ہے فتبارک الله اعلم  
الغائبین۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفصل سے فرمایا ہے کہ وہ ایک جو کھائی تینی ہے۔



ان آدم اور تمام حیوانات کی آگ ہے اور وہ آگ جو جیتی ہے اور کھاتی نہیں وہ درخت کی آگ ہے۔ ہمارا والا تو ان اخصال ہمیشہ انسان کی آگ درخت کے آگ سے انسانی کاربن کو روشن رکھتی ہے کاربن کثیف و ثقیل مفرد ہے اور آکسیجن گیز ہے حرارت غریزی انسان کی آگ کثیف و لطیف سے مشتمل ہے جبکہ کھانے پینے سے تعبیر کیا ہے اور درخت کی آگ کو جیتی ہے کھاتی نہیں جبکہ یہ مطلب ہے کہ حرارت آفتاب سے کاربونک ایسڈ حاصل ہوتا ہے درخت کاربونک لیتا ہے آکسیجن چھوڑ دیتا ہے لہذا درخت حرارت آفتاب سے کاربونک ایسڈ حاصل کر کے کاربن لیتا ہے جبکہ پینے سے تعبیر کیا ہے۔ پس ثابت ہوا بسبب حیات حیوان و نباتات کی واسطے آکسیجن سے ہے۔ سبکو امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفصل سے فرمایا ہے۔ ہوا تمام اشیاء کی زندگی اور بقا کا سبب ہے اگر ہوا نہ ہوتی تو نباتات نہ ہوتے حیوان مرجاتے اور ہر شے گرم ہو کر فاسد ہو جاتی اخصال ہمارا والا جان

۴۔ جب یہ ثابت ہوا کہ حیوان کو ضرورت ہوائی عنصر اس لیے ہے کہ وہ آکسیجن حاصل کرے اور نباتات کو ہوائی ضرورت اس لیے ہے کہ وہ کاربن حاصل کرتی ہیں پس بدن ہوا کے ان غذا و غذا پودے یا جانور نے رہنا حیوانات و نباتات کو اونکی زندگی کی واسطے کافی ہے۔

۵۔ امتحان ایک جنبش کے قدرت کو ایک درخت اور ایک حیوان بڑا ہانک دراز درون و تون دیکھائی ہون شہدائت کا مضبوط بند کر دو جس سے ہوا نہ جاسکے پس جو اس نے بقدر کفایت کاربونک ایسڈ خارج ہوگا اوس درخت کے لیے اور درخت اتنا آکسیجن دیتا رہے گا جس سے وہ جانور زندگی کر سکے اور دونوں اپنی حالت پر عرصہ تک باقی رہیں گے یہی وجہ ہے کہ کبچہ مار کبچہ پست میں اور خراطین وغیرہ تو کون میں انسان کی بخوبی زندگی کرتے ہیں کیونکہ کبچہ مار کبچہ سے آکسیجن ہوا سے لیتا ہے اور خراطین وغیرہ اور کاربونک ایسڈ اپنا انسان کو دیتے ہیں جبکہ انسان اپنے نفس سے خارج کرتا رہتا ہے اور یہ ذی روح اسی بند کو عظمیٰ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور بھی جاندار اسی دنیا میں ایک نرالی حالت میں زندہ ہونے جاتے ہیں اگرچہ تاریکی میں زندہ رہنا محال ہے مگر امریکہ کے غاروں کے اندر ایک قسم کی

پچھلیاں پالی جاتی ہیں جو کبھی کسی قسم کی روشنی نہیں دیکھتیں بعض گہرے سمندر وں کے نیچے پچھلیاں پالی جاتی ہیں جسکے اوپر دباؤ کی کئی طرح کی چیزیں ہوتی ہیں اور وہ ہوں کی بھی محتاج نہیں۔ ہتھ کالا لکڑ اور جا ہندرا اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکے۔ تطبو کی بڑی تر سردی اور اسے پانی کے پتھروں کے اندر جا ہندرا رہنے کے ہیں۔ پس مینو اسکے یوس بنی کو پچھلی کا ٹکڑا لکڑیا اور قین شادہ رز زندہ رہے۔ کچھ بھی عید نہیں ہو پچھلی سے اس قدر کافی اس میں ملتا تھا جس سے یہ زندہ رہ سکے اب رہے۔ اس قدر تھالی براد نکا و فیمہ اپنے اپنے مقام پر ہو گا۔ انشاء اللہ بیان محسن عین کے متعلق متنبہ کا۔ فیمہ کیا جاتا ہے۔

باب تیسرا فی الکامیان

[illegible]

۵۲۔۔۔ بانی کائنات ہیں زمین۔ ایک وجود وہ جو خیال ہے۔ دوسرے جو حركات  
کے کر کے جم کر پرف ہو جاتا ہے۔ تیسرے بجا ہوا اور کبر جو حركات سے بانی بن جاتا  
ہے۔ اس کے چوتھی شکل نہیں ہے۔ اگر کسی طرح سے بانی کی جو کچھ شکل ہو تو وہ بانی نہ ہوگا  
بلکہ اس میں غل ہو جاتا ہوگا جس سے بانی نہ ہوگا۔

الف - موجودہ پانی کی نسبت ارشاد ہے : "وَمَا يَتَّبِعُ إِلَّا الْغَرَقَانُ" (اور وہ جو وہ پانی کے ساتھ ہی بہتا ہے)۔

کھانص۔ ہے۔ جو پیشین دجھا ہے اور یہ آب شور و تلخ ہے۔

اب۔ وینزل من السماء من جبال فیما من برد (سورہ قوی) اور برستے ہیں ہم آسمان سے پھر برن سکے۔

ج۔ اللہ یرسل الیہ فتنیر عا با فی بطہ والتمی ککف بشاء و بجلہ

کسفا فتری الیہ فتنیر عا با فی بطہ والتمی ککف بشاء و بجلہ (سورہ روم) وہ خدا ایسا۔ نہ جو ہو اگر

بھیرا ہے اور وہ ابر کو بنائی ہے اور بھیلانا ہے ابر کو آسمان پر جس طرح چاہتا ہو

بر کثیف ہوتا ہے اور تم اوس میں سے پانی برستے دیکھتے ہو یہ وہ پانی ہے جو بابت

ابن بصورت بخار ہوتا ہے پھر پانی برس کر سیال شکل اختیار کرتا ہے نئی گریز کے

صغیر اور فار نما میٹ کے تر یا میٹ کے ۳۲ درجہ میں پانی اقیل ہو جاتا ہے اور

سردیہ ۲۱۲ درجہ میں کھولتا ہے اور ہر درجہ میں کم تر بیش بخارات بنکر اوتار

ہے ایک کتب انج پانی کا وزن ۶۲ درجہ فرمائت میں ۵۴ ۵۲ ۵۰ گرین

ہے اس حساب سے ایک گیلن پانی کا وزن ۰۰۰۰۰ گرین یا اس پونڈ یعنی قریب

پانچ سیر کے ہے پانی ۰۲۵ مرتبہ ہوا سے بھاری ہے اگر یہ پانی ملا رنگ ہے گرجان

نہایت صاف پانی بہت اگھٹا اور عمیق ہو تو خوبصورت نیلے رنگ کا معلوم ہوتا ہے

جبکہ اسلامی تعلیم میں انداک کی حقیقت کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

انہی حدیث میں ہے آسمان بہتر رنگ ہے آب شیرین کے رنگ پر (تفسیر ابراہیم حنفی) بجای

پ۔ خدا کے آسمان وزمین کے زمین ایک دور یا خلق کیا ہے اور اپنی قدرت کامل

سے اس کو ساکن رکھا ہے بہتری جو دکھائی دیتی ہے اسی دریا کے پانی کی

سبزی ہے لاوار نعمانیہ) پانی جب بخارات کی شکل میں اترتا ہے تو اس کا وزن

تداسیدہ ۶۲۵ ہوتا۔

۲۰۱۔ پانی کیونکر بنتا ہے۔ جب میٹر و جن کو ہوا کے مقابلہ میں حرارت پہنچاویں

تو وہ جل اور ٹھٹھا ہے۔ پتے آہن کے ہمراہ لکڑیا فی بنجاتا ہے۔ یہ شعلہ عقیقہ کو

کیمسٹ کیونکر شمس صاحب نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جب حجر کے رو سے

دو حصہ ہیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن ملا کر حرارت دین تو پانی بنجا دیگا مادہ برق کی  
حرارت کے ذریعہ سے بطریق تفریق عناصر اور وہ صال العناصر۔ پانی کی اہمیت  
بخوبی ثابت کی گئی ہے اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پانی صرف ہیڈروجن اور آکسیجن سے  
مرکب ہے ہر ۱۰۰ جز پانی میں ۸ جز آکسیجن اور ۲ جز ہیڈروجن ہے اور  
یہ نسبت ہمیشہ رہتی ہے جبکہ تغیر نہیں ہوتا یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ کیا کا ہر مرکب اس  
نام سے اور یہ وقت تک بکار آجاتا ہے جب تک اس کے عناصر کی مقدار اجنبیہ موجود  
ہے پس پانی ہمیشہ ۸۹ آکسیجن اور ۱ جز ہیڈروجن سے مرکب ہے ورنہ اور اگر مقدار  
عناصر کم بڑھ ہو جاوے تو وہ مرکب دوسرا مرکب سمجھا جاوے گا مثلاً اگر آکسیجن پر عام  
جاوے تو پانی نہ رہے گا بلکہ وہ مرکب اکسائیڈ ہیڈروجن کا کہلا دیگا جو سیال فقل  
مرکب ہے جس میں رنگ و بو نہیں ہے البتہ ذائقہ رکھتا ہے۔

اسلامی تعلیم میں پانی کی حقیقت بتائی گئی ہے کہ وہ ہوا سے پیدا ہوا ہے (تفسیر علی ابن  
ابراہیم قمی کا بحارالارواح میں) شہاد ہیڈروجن اور آکسیجن دو گیز میں انہیں سے پانی کی خلقت  
ہوتی ہے۔

۲۔ پانی دنیا میں کبھی خالص نہیں ملتا بارش کے پانی میں بھی جو بصورت خالص تصور  
کیا جاتا ہے ہوائے کر دی ملی ہوتی ہے اور اکثر گیز ہوا کے شل کاربونک ایسڈ  
اور نیک ایسڈ اور بخوڑی ایوینیا کے نمکوں کی مقدار پائی جاتی ہے جو پانی آتش  
خشان ہواؤں کے قریب سے نکلے ہیں اکثر گرم ہوتے ہیں سردی کے پانی نوین  
اکثر اجرام حیوانی و نباتی مخلوط ہوتے ہیں پینے کے پانی جبکہ میٹھا پانی کہتے ہیں آہن  
بھی بہت سے نمک وغیرہ مل جو ستہ میں اگرچہ ایسی بخوڑی مقدار میں ہوتے ہیں جس کا  
ذائقہ معلوم نہیں ہوتا لیکن عمل کیا سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور دریا کے شوقین  
بہت کثرت سے اسبوجہ سے ذائقہ سمندر کے پانی کا نہایت ٹھیک ہے علاوہ نمکوں کے  
کیریم، میگنیشیم، اور بعض مرکبات پرٹاسیم، کیلیم کے پانی جاتے ہیں علاوہ اس کے  
ہو ابھی بہت کچھ ہوتی ہے اگر ہوا پانی میں نہ ہو تو حیوانات دریا پانی میں زندہ نہ رہیں

بطور سے حیوانات بری کسب کے بغیر زندگی نہیں کر سکتے اور سیطرہ سے دریائی جانور بھی کسب کے بغیر زندگی نہیں کر سکتے۔

(مثال) ایک ظہرت میں پانی بہہ رہا تھا اور ٹھیک ٹھیک ڈال دیا اور راز مر جا دی۔ پانی کو خالص کرنے کی صورت ایک تدبیر ہے جسکو نقطہ یا فلٹر کرنا کہتے ہیں۔

اسلامی تعلیم میں بتایا ہے کہ ہوا اللہ ہی پر مسل القیاح لبشر ابین بیدی رحمتہ حتی اذا اقلت صعباً ثقل استقاء لیلہ صبت فانا نزلنا بسہ الماء سورہ اعراف ۵۷۔ خدا ایسا ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اسی رحمتوں کی اشاعت کے کریمانک کہ جب ابر کثیف ہلکا ہوتا ہے سیراب کرنے میں ہم اس سے سردہ شہر وں کو گرتا ہے اس سے پانی پڑتا ہے جو بارش کی جراثیمی ہوا کو ٹھنڈا کر کے برساتی ہیں اور پانی میں شریک ہوتی ہیں۔ اور وہ بخارات مائیسہ ہیں جو سمندرون اور زمین کی سطحوں سے حرارت آفتاب کی وجہ سے اڑتے ہیں اور بخار ٹھنڈک سے ابر بنتے ہیں اور میں بھی بہت سے مواد حیوانی و معدنی و نباتی و ارضی شریک ہوئے ہیں جو ابر میں موجود ہوتے ہیں یہ بتایا گیا ہے کہ ابر کثیف دو مرکب ہے بہت بخاری مواد سے اسی بخار کثیف ہے ہلکا ہو کر برساتا ہے یعنی اس کے اجزاء تحلیل ہوتے ہیں بہت سے گیزر ہوا میں شامل ہو جاتے ہیں مگر بھر بھی کچھ نہ کچھ پانی کیساتھ مخلوط ہو کر برس پڑتے ہیں۔

علی بن ابراہیم قمی نے تفسیر آریہ کریمہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ میں کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے ابر کو جو شہر ہوتا ہے اور زمین سے اٹھتا ہے اور وہ باہم مرکب ہو کر کثیف و غلیظ ہوتے ہیں تو خدا ہوا بھیجتا ہے جو اس ابر کو بخور دیتی ہے (بخور بخار) اور اس سے پانی برساتا ہے (بخار بخار) تفسیر قمی

بخارات زمین میں ایک میعاد ارضیہ سے مرکب ہوتے ہیں اور وہی برساتے ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فضل سے فرماتے ہیں کہ ایک ہوا جسکا نام آب ہے بارش

ایک مقام سے دوسرے مقام پر اڑنا ہے پھرتی ہے تاکہ ابر کا نفع عام ہو یا تنک  
کر یہ ہوا ابر کو کثیف بناتی ہے اور اس سے بڑھ کر سلسلہ ہے (بحارالانوار) ابر کے  
ساتھ ہوا کا رہنا اور اس کو کثیف کرنا اور بڑھ کر سانا یہ شرکت پانی کی خیریت کی صفت  
دلیل ہے۔ پھر اسلام میں نرون اور جنون کے پانیوں کے خالص نہ ہونے کو  
اس طرح سے بیان فرمایا ہے۔

الف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کوئی پانی زمین پر نہیں ہے جس میں آبِ باطن  
مخلوط نہ ہو (کافی) بحارالانوار (۱) ہوا کی گیز آب باران کی وجہ سے جنون کے پانیوں  
مخلوط نہیں۔

ب۔ وعایتی السبحان خدا خدایا! آج شراہ و ہذا علم اجمع ومن کل  
تاکلیف سورۃ فاطر دو دریا برابر نہیں ہونے ایک شیریں و خوش ذائقہ ہوتا ہے  
دوسرا تلخ و شور اور دونوں دریاؤں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو۔  
ان جنون اور دریاؤں میں گھونکا حل ہونا نفاذ ملکون کے مواجوا نیہ کا محلول ہونا  
یہ جو اذات بخبری کے مرنے اور مرنے لگنے سے پیدا ہونے ہیں مذکور ہے۔

ج۔ وایحی المسجور سورۃ طہ اور قسم ہے دریا نے جو شیدہ کی۔ یہ وہ پانی ہیں  
جو کہ آتش فشان کے قریب سے نکلتے ہیں اور کہ گندک و خمیرہ او میں مخلوط ہوتی ہے  
۲۸۔ جو پانی سرد و معذیبہ سے مرکب ہوتا ہے کبھی او میں صلاحیت ہوتی ہے کہ یہاں  
جادے اور کبھی وہ استعمال کے قابل نہیں ہوتا اور سخت مضر ہوتا ہے اور نے  
انواع انواع کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے پانی اکثر اوجوا نیہ سے  
اور پانی سے ہی مرکب ہوتا ہے ان کی بھی وہی حالت ہوتی ہے۔ پس جس پانی سے  
لوگ صحیح و تندرست و قوی ہوں اس پانی کو قابل ہستمال سمجھنا چاہیے۔ اور جن میں  
پانیوں کی تعریف و مذمت احادیث میں مذکور ہے مثلاً اون اجا ویش کا یہی ہے  
جو مضر صحت ہیں اور کوہ کا لگا گیا ہے اور جو مفید ہیں اور اسے خدرستی قائم ہے  
یا امراض دور ہو رہے ہیں اور کوہ باعث شفا بنایا ہے۔

۱۲ الف) خدا فرماتا ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا لِّنُخْرِجَ بِهِ نَبَاتًا﴾  
 سے پانی بابرکت۔ بینک آب باران سے بہتر جو ان نباتات و درون کیواسطے کوئی پانی  
 نہیں ہے۔ آب باران میں بھی خصوصیت سے آب نسیان کا ذکر ہے۔ احادیث میں اس  
 پانی کو جو نسیان کے مینہ میں برسے موجب شفا و رہنایت مفید بتایا ہے (بجاء مکارم  
 الاطلاق) آب نسیان جو مارچ و اپریل کے مینہ میں برستا ہے نہایت مفید ہے یا احتیاج  
 کا زمانہ ہے فصل نہایت مستدل ہوتی ہے خصوصاً عرب کی زمین کے لیے لہذا یہ پانی  
 بھی مفید ہو گا۔

۱۳ ب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: زمزم کا پانی عام زمین کے پانیوں سے  
 بہتر ہے اور آب برہوت جو حضور موت میں ہے عام زمین کے پانیوں سے برتر ہے و کافی  
 بخار الانوار

۱۴ ج) رسول خدا صلیم نے فرمایا ہے: آب زمزم شفا ہے اور اس میں کبھی بے جا  
 باوے (بجاء الاطلاق) مکارم الاطلاق) یعنی ہر مرض کے مناسب حال ہے  
 اور صحت و تندرستی قائم کرنے کیواسطے نہایت مفید ہے۔

۱۵ د) رسول خدا صلیم نے فرمایا ہے: بہترین پانی جو زمین پر بہن آب زمزم ہے اور بہترین  
 آب جو موت سے نکلنے والے ہیں آب برہوت ہے جو حضورؐ کے جگر میں ہے آئی ہیں ایمین  
 کھڑے پیران کفار کی اور ان کے جسم اور سینہ دکھائی پڑتے ہیں (نور اور راہ ندی، بجاء  
 معلوم ہوتا ہے) جگر کے ہندون کی طرح اور نہ زمین بھی کا فربہ مردوں کی بہت کرتے  
 تھے اور اس بہت کیواسطے اس نواح میں بھی چشمہ مخصوص تھا۔ بینک وہ چشمہ حسین  
 مردے بھائے جاتے ہوں ہرگز قابل استعمال نہیں ہے۔

### وفصل پانی کے بڑے مرکبات

۲۹۔ پانی بہت سے اجسام کے ہمراہ کشش کیسائی رکھتا ہے انکے ہمراہ مکررہ کثیر  
 مرکب بناتا ہے جگو "ہیڈرکس" کہتے ہیں اور انکے ہمراہ کچھ بڑی حرارت  
 پیدا ہوتی ہے اور پس اجسام کے ساتھ انکی کشش رکھتا ہے جب انکی ہمراہ بجادے

تو کتنی ہی حرارت دین کہیں انکو بہن چھوڑنا مثلاً ہیڈ ریٹ آف پٹیش اور سوڈا وغیرہ۔  
 سلفیورک ایسڈ ہلکے رنگ کا ہیڈ ریٹ ہے جس سے بانی اس نور سے ہرگز دور  
 بہن کر کے خدا فرماتا ہے ملا فاذا ابصار ہیئت (سورہ تکویم) اور جو ہر دنیا بہر  
 جاوینگے اور ایک دوسرے سے لکر ایک دریا بہ جاوینگا۔ قیامت کے دن کی خبر چاہیں  
 اور زب دریا لکر ایک ہو جاوینگے نتیجہ جیسا کہ ہوگا۔

قیامت میں انکو

حدیث میں ہے قیامت کے روز خدا دیا لون و آگ کا بناوینگا جو انش جنم کو بڑھاوینگا  
 (سواء الاقوار) یا بیون کے باہم مجاٹے سے غام مواد محلول دریا و گئے باہم ملنے  
 اور نئے ترکیب کیسا دی ہوگی اور کائنات جزوت ہے جس سے تمام دریا کھول جائیں  
 ۱۔ بلور۔ بانی بن ایک بڑی صفت یہ ہے کہ اس کے برابر کوئی سیال مختلف  
 اشیا کو محلول نہیں ہے بانی مادون کو حل کرتا ہے اور بعد تحلیل بعض مادہ ایسے  
 دین جو ہریم جامد کی شکل میں آجاتے ہیں اور وہ ہندسہ تکلیف اختیار کر لیتے ہیں  
 قانون کو جو رہی ہے بین جو مادہ قابلیت جو ریت کی رکنا ہے اور سکی ایک شکل  
 ہیئت ہوتی ہے جو ریت میں اور دوسری شکل بلوری وہ اختیار نہیں کرنا ہی تحلیل  
 جو ریت زمین کے نیچے مختلف قسم کے اجزات بناتی ہے نخل۔ ہیرا۔ باقوت۔ سوگنا  
 عقیق۔ وغیرہ کے لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ پہلے زمین کے نیچے یہ مادہ کیوں تحلیل ہوا  
 جبکہ بعد اسے یہ بلوری شکل اختیار کی بھی حالت بانی کی بھی ہے جب اس کو  
 جامد بناتے ہیں تو برف بلوری ہیئت اختیار کرتی ہے اور جو برف دار اس کی شکل  
 کے ٹکڑے آسمان سے گرتے ہیں اور کچی بھی بلوری شکل ہوتی ہے۔ بعض مادے  
 ایسے ہیں جو بلوریت بہن حاصل کرتے جب تک وہ کیسا کی ترکیب سے مرکب نہ بنائے  
 جاوین وہ بانی جلی مقدار معین ہے بلور بنانے کے لیے وہ بانی آب بلور کو بناتا  
 سفید ہشکری کے بلور میں نصف وزن بانی ہوتا ہے اگر اس مقدار میں بانی نہ ہو کچی  
 ہشکری بلوریت حاصل نہ کرے اگرچہ کیسا کی اجزا اسب دی رہینگے۔

(مثال) گرم لہر ہے کہ کڑے پر ہشکری رکھو تحلیل ہو کر بانی مل جاوینگا مسام دار بنے



وہ جا دیگی جو چٹکری ہے مگر کوریت پانی سے بچنے ہی جاتی رہتی ہے جس سے بلوری  
شکل پر وہ پانی بہن رہتی اور سفوف ہو جاتی ہے۔

اسی طرح بلور بہن جنین ہوا لگ کر بلوریت جاتی رہتی ہے اس طرح کہ اوہین بلنی  
پیدا ہو جاتا ہے اور اوسے میں وہ بلور حل ہو جاتا ہے۔ نسل نسل مصری وغیرہ  
کے اسلامی تعلیم میں بھی پانی کی بلوریت کو بتایا ہے۔

(الف) امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہیں کہ اسی پانی سے  
جو اہرات سے بہا مانڈ۔ مرد الید، مرجان، لنگہ پٹائے ضیا بار، خضر و دیگر اشیاء وادویہ  
محریات پیدا ہوتے ہیں (بخار الانوار)

(ب) خدا فرماتا ہے عیسیٰ ج مصلحاً اللہ لود والہا چار سورہ رحمن) نکلے بہن  
ادون دودر یاؤن سے موتی اور موٹے عیسیٰ پیر جہان سے نکلے گی دھنکی ہے  
لہذا موتی موٹے اور جو حجرات پانی سے نکلے ہیں وہ اوسے سے بہن ہیں اور ب  
بلوریت کے کرتب ہیں۔

۳۔ پانی حیوانات و نباتات کا بڑا عظم ہے اب باران نباتات کی اور حیوانات  
کے نوکیلا سطل لازم ہے اسلئے کہ پانی انسان و حیوان کے خون کی بڑی شے ہے  
جو ہمارے عروق میں جاری ہے۔ حامل غذا ہے تمام اعضا میں غذا کو پہنچاتا ہے  
انسان کے جسم میں کاربن و فاسفرس، لوہا بھی ہے لیکن یہ جو ادب نسبت پانی کے بہت  
کم ہیں یعنی حیوانات بحری میں پانی ہی ہے ایک قسم کی پھلکی ہے جن میں پانی کی نسبت ہزار  
جزو میں ایک جزا اجسام جامدہ ہیں باقی پانی ہے نباتات میں بھی ایک اشیاء ہیں  
جن میں پانی کا بہت زیادہ حصہ ہے جیسے۔ سیب، ترہیز، رنگہ، خیار اور دیگر ساگ  
پاست وغیرہ اس معلوم ہو کہ کس قدر پانی کی احتیاج حیات کو ہے اگر پانی پرست  
موقوف ہو جاوے تو زمین ویران ہو جاوے اس بنا پر نظام عالم اس طرح  
تاکم ہے کہ ہوا حیات حیوانی و نباتی کیوا سطل پانی سے مخلوط رہتی ہے۔  
بلوری امور اسلامی تعلیم میں بیان کئے گئے ہیں۔

(۱۱) پانی انسان و حیوان کے خون کی بڑی قسم ہے جو سبب حیات حیوانی ہے چنانچہ سو حصہ سرخ دان و نین خون کے پانی کے حصہ اور نقیل اجسام ۳۳ حصہ ہر حصہ لائیکر سنگوئیس میں پانی لگ حصہ نقیل اجسام ۹ حصہ۔

(۱۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمثیلاً بیان فرمایا ہے کہ ہر جسم میں اس طرح ہے جیسے درخت زمین میں خون جسم میں پانی کے مانند ہے بقا و زمین کی پانی کیوجہ سے ہے اور سیطرہ جسے بقا جسم حیوانی کی خون کیوجہ سے ہے۔  
(خضال، بحار الانوار)

(۱۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے تدبیر سے فرماتے ہیں: خون کیوجہ سے جسم میں تری و تازگی رہتی ہے اور رنگ کی صفائی اور خوش آواز و آری اس خون کیوجہ سے ہے۔  
(احتجاج شیخ طبرسی)

(۱۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جزا عظم انسان کا پانی ہے جب کیوجہ سے لذت آب طعام کی انسان کو ملتی ہے۔ اگر پانی جزا حیوانی نہ ہوتا تو کوئی لذت ذائقہ انسان کو حلو نہ ہوتا (خضال، علل الشرائع، بحار الانوار)

(۱۵) اگر پانی جزا حیوانی نہ ہوتا تو حرارت اور وہ آگ جو جو حیوانی میں ہے جلا ڈالتی (علل الشرائع، بحار، اختصار)

(۱۶) خدا فرماتا ہے: "وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ" (سورہ نور) ہر جاننے والے کو جان کے خدا نے پانی سے بنایا ہے۔ "یہی حیوانات کا جزا عظم اور وہ لے گیا پانی ہے" (رو) وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنْ مَّاءٍ جَمْلَهُ نَسَبًا مِمَّا هُمْ مِنْهُ (سورہ فرقان) اور وہ خدا ایسا ہے جنہ انسان کو پانی سے بنایا پس پانی اور انسان کی رشتہ داری ہے۔

(۱۷) حضرت آدم بن بیان فرمایا ہے: "آدم کی مٹی شہین اور عیسٰی پانی سے گوندھی گئی تھی۔" (تفسیر قرآن، بحار الانوار) کیا سمجھتے ہیں کہ آج سے تیرہ سو سال قبل بنایا گیا ہے کہ آدمی میں کون کون اجزا ہیں ٹھک اور ان اور ہر جزا کا صاف

الفاظ میں ذکر بھی ہو جاتا لیکن انہیں اس سے اوس زمانہ کی جہالت پر جب اس قدر بھی بتانا جاہل عربوں کو دشوار تھا جس وقت وہ چار عنصر دن کے سوا کسی کو عنصر بھی نہ سمجھتے تھے۔

(۲) پانی بنائے کائنات کا بھی جزا عظم ہے۔ خدا نے مختلف الفاظ میں بیان فرمایا ہے (الافت) فان شاء الله کبرجانات من نخل واعناب ذکوہ فجا فوا کہ کثیرۃ ومنہا تاکلون کے (سورہ مومن) ہے بنائے تمہارے لیے پانی سے باغ جن میں بعض غریبوں اور رنگوروں کے ہیں تمہارے لیے اودن باغوں میں بہت سے میوہ ہیں جبکہ تم کھا۔ تے ہو پانی کو کیمیائی زاہ سے درختوں کا جس قدر قرار دیا ہے لفظ "انشاء" کہ بنائے ہے کہ پانی سے باغ بنے اور پانی بنائے کائنات ہے (دب) وانزلناکم من السماء ماء فانبتناہ حدائق ذات نفعۃ (سورہ نعل) ہے تم پر سایا تمہارے لیے آسمان سے پانی اور اس سے باغ بڑھ رہا اور اگائی۔ پانی روئیدگی کی حیثیت سے جزئیاتی بتایا گیا ہے اور نمونہ بنائے گیواسطے لازمی کہا گیا ہے۔

(۳) ہوا پانی سے حیات انسانی دنیا کی کیواسطے مخلوط رہتی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بفضل سے فرماتے ہیں: یہی ہوا حرارت و سردت قبول کرتی ہے جو اصلاح عالم کیواسطے کے بعد دیگرے آتی رہتی ہیں۔ (بحار الانوار) ۳۴۔ آب باران سے زمین کے حشرات الارض زندہ ہوئے زمین اور ہوا جو پانی جو زمین میں غلیل ہوتا ہے اوس سے حیوانات اور سب طرح زندہ ہوئے زمین اور زمین کی روح ادھین آتی ہے جس طرح بنائے کے سڑے لکھتے ہیں روئیدگی کی روح جو کئی ہے اسلامی تعلیم بھی یہی ہے۔

(الافت) خدا فرماتا ہے: فانزلناہ الماء فاخرجناہ من کل الثمرات کذلک نخرج الموی لعلکم تدرکون (سورہ انعام) ہم ابر سے پھر برسہا برس زمین اور اس سے تمام پھل ادا گئے ہیں اس طرح ہم نے

پانی سے مردوں کو نکالتے ہیں شاید کرم یاد کروئے  
 (ب) ملاحظہ فرمائیے کہ اللہ کے یہاں بھی ایسا ہی ہے  
 موت ہاں ذالک علی الموت وهو علیٰ شئ من شئ  
 (سورہ روم) ہیں دیکھو آنا و رحمت خدا کو کیونکر (باران سے) زندہ کرنا ہے زمین  
 بعد اود کے موت کے تحقیق اس طرح سے زندہ کریگا مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر  
 ہے زمین کی زندگی بعد موت ہی ہے کہ اقسام اقسام کے حشرات انواع انواع کے  
 حیوانات اس بارش سے زندہ ہوتے ہیں ہر چیز میلان اور رطوبت بھائی رہتی ہے  
 ہر حیوانات مرکزین میں تحلیل ہو جاتے ہیں بدست سے زمین کی آبی پھر پانی برس  
 پھر تازہ زندگی کی روح پھونکی ہی سلسلہ جاری ہے جسکو ہمیشہ سے دیکھتے ہیں اس طرح  
 انسانی زندگی بھی موت کے بعد ہوگی اور مواد انسانی جو زمین میں تحلیل ہیں آس  
 حیات سے بھی اٹھیں گے اور رسا و جمانی ہوگی۔

(ج) واللہ الذی ارسل الریح فتنش بریحاً باسفناہا الب بلبل  
 میت فاحیہا بنابلہ الارض بعد موتہا کذلک النشور  
 (سورہ قاطر) خدا وہ ہے جسے میرا این بھیج کر ابر بنا یا اس سے مردہ شہر میرا ہوتا  
 ہیں اور زمین مرنے کے بعد زندہ ہوتی ہے یہی حالت قیامت میں ہوگی (انسان کا  
 حشر و نشر کے وقت)

(د) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہر روحانیوں کی مٹی زمین میں اس طرح  
 رہتی ہے جیسے سو نامی میں مخلوط ہوتا ہے جب مردوں کے زندہ ہونے کا وقت آویگا  
 زمین پانی برسائیگی ایسے پانی انسانی زندگی کا سبب ہوئے (احتجاج طبرسی)  
 صاف بتایا ہے مواد انسانی زمین میں اس طرح سے مخلول ہے جیسے غلاموں میں  
 کیمیا کی ترکیب سے سونا اوس مٹی سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور اس طرح پانی برس کر  
 انسانی مواد میں حیات کی روح پھونکے گا

زمین کا پانی برسانا۔ اس سے بتایا گیا ہے کہ زمین کے بخارات ابر بن کر برستے ہیں مواد

کے زمانہ میں زمین کے وہ بخارات اٹھنے لگے جہاں کی رائی وہ اجزاء کرٹ سے  
ہوئے جو زندگی کو اس کے ضروری ہیں یہ ایک مرتبہ کی بارش نہ ہوگی بلکہ حدیث میں ہے  
مطر الامراض مطرات الشجرۃ بہت سے درختوں کے لئے مگر زمین  
کا ساوگی۔

(۱) الممرات الذی یرجعوا من ہاں وہاں وہاں وہاں  
الموت (سود و بقرہ) درخت ہونا اور ہزاروں جانوں کا جو خوف طاعون سے  
بھاگے اور راستہ میں ایک بار کی سرگردانی ہو چکا ہو گئے حضرت حزقیل نبی کا پانی  
چھڑک کر اودھن سیکر درختوں (جھارالانوار) تفسیر مجمع البیان) یہ بھی مثال کے طور پر  
خدا نے تجربہ کرایا اس پانی میں حیات کا اثر بخفا سے اس کی کیا جانی حالت اس  
قابل بنا دی جس سے مردہ استخوان زندہ ہوں جیسے آب باران میں مردہ حیوانات  
کے درختوں کی صدا جت ہے۔

وہ حضرت موسیٰ کی بھنی بھلی کا آب حیات کے چشمہ میں گر کر زندہ ہو جانا یہ بھی مثال کے  
طور پر ہو چھلی کا کاربن اور دیگر کیمیائی اجزاء جو مرنے اور بچنے کے بجائے جو  
نئے پانی سے بھلی نے حاصل کیے اور وہ درخت ہونے۔

لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ افریقہ سے باہر نہیں نکلے یہ چشمہ افریقہ میں  
کہاں ہے اگرچہ یہ تھا تو اور لوگ بھی بی کر عمر خضر حاصل کر چکے ہوتے۔

جواب۔ کوئی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ وہ چشمہ ہمیشہ سے جاری ہے اور  
ہمیشہ زمین پر جاری رہے گا جناب عمر کی زندگی اور حضرت موسیٰ کی بھلی کا درخت ہونا  
محض مادہ جانی جو اصل اسلامی ہے اور کی نظیر قائم کرنا تھی زمین کی سوت بھر لیا اور  
اوس سے حضرت موسیٰ کی بھلی کا درخت ہونا اور حضرت نصر بنی کا پیکر طوائف کی زندگی  
کرنا بھر فوراً اس سوت کا بند ہو جانا پانی کا جذب ہونا یا بخارات نکالنا یا کوئی  
امر بھی خلاف عقل نہیں ہے۔ فقط یہ بتلایا گیا ہے کہ پانی سے زندگی کی روح آتی  
ہے اور یہ کیمسٹری کی یہی تجربات سے ہے کہ

یہ چشمہ کا درخت ہونا اور حضرت نصر بنی کا پیکر طوائف کی زندگی

۳۳۔ افلاک متقدمین کے نزدیک جسم بسط جادے تھے اسلامی تعلیم اسکے خلاف ہے وہ بتاتی ہے کہ افلاک کی خلقت پانی سے ہے۔ علامہ اسکے اور بھی بوجہ (الف) ایک یہودی نے جناب امیر سے پوچھا وجہ تسمیہ سما کی کیا ہے۔ فرمایا وہ معدن آب ہے (علل الشرائع، بحار الانوار)

(ب) جب عربی نے جناب امیر سے نقل کیا ہے کہ آسمان کی خلقت دھوین اور پانی سے ہے (بحار)

(ج) جناب امیر سے فرمایا ہے کہ دریاے فخر کے پانی کو جو موجزن و جوشان بخاؤشک کیا پھر اس سے طبق بنائے اور ادن طبقوں کے ساتھ آسمان خلق کیا (بیج البلاغہ)

(د) ہوائے پانی کو اس طرح مستحکم ہر جزاء کا سحر ہو گیا اول آخر ہو گیا اور موخر مقدم ہو گیا یہاں تک کہ اس سے پھین اوٹھا بڑا حصہ اس کا اچھل کر فضا میں ہو گیا جس سے سات فلک برابر کے خلق ہوئے اس طرح مفران افلاک کی ایسی موج تھی جو کرنے سے محفوظ تھی اور سطح محدب چھت کے مانند (بیج البلاغہ)

(ه) خدا نے ہوائے عظیم کو پانی پر مسلط کیا جبکہ وہ سے پانی موجزن ہوا اور پھین اڑٹھا دھوان اڑٹھا اور ٹھکر ہوا میں ہو بچا پس خدا نے اس دھوین سے فرمایا جم جا اور وہ جم گیا (تفسیر فی بحار)

(و) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عرش خدا پانی پر تھا پانی کو حکم ہوا اٹھتے بندید اوبال ہوا اس سے آگ پیدا ہوئی خدا نے آگ کو بجایا اس سے دھوان اڑٹھا خدا نے اس دھوین سے آسمان بنائے (بحار، کافی، دوانی)

(ز) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانی سے اس قدر دھوان اڑٹھا جب قدر خدا کو منظور تھا اس دھوین سے صاف و شفاف آسمان بننے لگا، دانی، بحار

(ح) خدا نے پانی کی طرح نظر کی ادھین جو بن خردش ہوا اس سے پھین اور

اور دھوان اور ٹھابچین سے زمین بنی دھون سے آسمان بنا (تفسیر ثعلبی)

(ط) خدا فرماتا ہے میں نے شرعاً مستقیم فی السماں وہی دھوان ہے (مروہ ط)  
عبر برابر کیا آسمانوں کو اور وہ دھوان تھے۔

(ی) ابن عباس اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پانی سے دھوان اور ٹھاب  
اور وہ پانی سے بلند تھا اسلئے اسکا نام سار کھا (بخاری، مروج الذهب دی)

(یا) جناب امیر علیہ السلام نے ثانی سے فرمایا میں نے دھوان کا نام رفع ہے  
یعنی دھون اور پانی سے خلق ہوا (مثل الشرائع، اتصال، عیون اخبار رضا باجل)

(یب) امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ میں نے اس راج  
اور پچھین کے درمیان سے دھوان نکالا بغیر رنگ کے اسی دھون سے افلاک  
بنے (کافی، بخاری، تفسیر قمی، تفسیر عیاشی، انوار نعمانیہ)

(یج) خدا نے آسمانوں کو برابر کیا بنایا اور وہ دھوان تھے اسلئے پانی کا (تفسیر رضا باجل)  
(یحد) جناب امیر علیہ السلام نے ایک ثانی سے فرمایا میں نے خلق افلاک کی پانی

کے بخار سے ہوئی ہے (تفسیر صافی، بخاری، انوار نعمانیہ، تفسیر برہان، اتصال  
مثل الشرائع، عیون اخبار رضا)

(یہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ خدا نے آگ کو پانی میں داخل کیا اور اس  
دریا سے بخار اٹھا اور اس سے ہوا بنی صورت کا جس سے افلاک خلق ہوئے (تفسیر

طیو) خدا نے پانی کو خلق کیا جو مضطرب تھا اور اس سے بخار اٹھا مثل دھون کے  
اور اس سے آسمان بنے (شرح کیدری، بیچ البلاغ)

ان سب اخبار کا مختار یہی ہے کہ خلق افلاک کے پانی سے ہوئی ہے بعض  
اخبار میں بیچ کفوف، اور بعض میں بخر کفوف، اور بعض میں بخار، بعض میں دھوان

نہ کو رس ہے لیکن یہ اختلاف بیانی نہیں ہے بلکہ ایک ہی مضموم ہے پانی کی تین تین  
بین جاہ، سیال، گیزان تینوں شکلوں کو اخبار نے ظاہر کیا ہے اور یہ بتایا ہے

پانی کی شکل میں بھی ہوا مثل افلاک پانی سے۔ جب وہ پانی بخار کی شکل میں تھا اور

بھی حقیقت کی راہ سے سنا کہا ہے اور بخاری بخاری (بر) کو بھی سنا بتایا ہے پہلے پانی  
ایز کی شکل میں تھا سکون سے بردست پیدا ہوئی (بر کی حالت اختیار کی ابر بھی بخاریات  
ہیں اور گو آب بخاریات خاف نہیں سہم اور سیارات کا ابر محیط میں گہرا ہونا یہ بھی فلسفہ  
جدید میں ثابت ہے تفصیل مباحثہ کے فلسفہ الاسلام کتاب المہیہ میں ہے۔

مختصر اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اخلاق کی گہریابی اجزا میں ہوا پانی اور دیگر گہریاں جو زمین کے  
جزء عظمیٰ پانی ہے۔ پانی ہیڈر و جن و آکسیجن ہے لہذا یہ دونوں جزو اعظم ہوتے۔

ہم ۳۰۔ تمام فوہت و نباتات و معدن کے نزدیک برسیا طے تھے لیکن تاخرین نے

اور نکا مرکب ہونا اور بخین عناصر سے ثابت کیا ہے جو چار ہی زمین پر ہیں ان سیارات کو

بھی ارضی شمس قرار دیا ہے۔ اسلامی تعلیم میں تارون کو شکل غلگ کے پانی بتایا ہے

(الفتح) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے ساتویں آسمان

میں ایک ستارہ بنایا ہے تھندے پانی اور تھندہ ٹک سے علاوہ اور کے چہ ستارے

سیارہ آب گرم سے آگ کے بنے ہیں لافنی، بجارالا نوار

تمام سیاروں کی طاقت پانی سے بتائی ہے ایک کی خلقت آب سرد سے باقی کی آب گرم

سے ممکن ہے مراد اس تھندے ستارے سے پنچون سیارہ ہو جو بدشمنی کی وجہ سے

دریت و نوریت بنیں رکھتا باقی سیارہ سورج کے جدا شدہ شعلہ میں بنی خلقت آب گرم

سے بتائی ہے بکی طاقت ایک ہے سیال اور سے ہے۔

(سب) ابن عباس سے تفسیر میں آیا کہ نبی ﷺ لھا و لاہ ارض اثبتا طوعا و کرہا

میں فرمایا ہے۔ خدا نے آسمان کو حکم دیا کمال اپنے سورج اور چاند تارون کو اور زمین

حکم دیا کہ شوق ہو اپنی نہروں سے اور نکال اپنے بھلے فقال اثبتا طاعین

کہا آسمان و زمین نے کہ ہم تیری اطاعت میں حاضر ہیں (در شوق کہ بجا آلا نوار) صاف

بتایا ہے کہ جسطرحے نباتات جزا ارضی ہیں اور مادہ ارض سے مرکب ہیں اور سیطرہ

تمام ستارے اور فلکی سے مرکب ہیں اور سب کا ایک ہی مادہ ہے۔

(رج) سلام ابن سبیر نے ام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔



اسکے سوا سورج چاند سے کیون زیادہ گرم ہے۔  
 امام علیہ السلام۔ خدا نے آفتاب کو خلق کیا ہے آگ کے نور اور آب صاف سے  
 ایک طبق نور سے ہے دوسرا آب صاف سے اس طرح سات طبق ہیں پھر خدا نے  
 سورج کو آگ کا لباس پہنایا اسوجہ سے وہ چاند سے زیادہ گرم ہے پھر فضال طالع  
 کافی، تفسیر قمی، مجمع البحرین، امام علیہ السلام نے جو ہدایات فرمائے ہیں قابلِ خورین  
 ایک۔ سورج کو طبقات سے مرکب فرمایا ہے فلاسفہ قدیم کی رو سے وہ لوگ  
 آفتاب کو بیض خیال کرتے تھے۔

دوسرے۔ سورج کو شل درگر اجرام ارضیہ عنصریات و مادیات سے مرکب فرمایا ہے  
 شل آگ، پانی، بخار، ہوا کے امین بھی متاخرین کی تائید و تقدیم کی رو سے یہ حال کی  
 تحقیق میں پیکر سکوپ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب میں بھی دبی مادہ موجود ہیں جو  
 ہماری زمین میں بین المبتدہ فرق یہ ہے کہ یہ مادہ آفتاب میں گہر کی حالت میں پائے  
 جاتے ہیں جو چیزیں آفتاب میں پائی جاتی ہیں وہ ہیڈروجن، ہیلیم، لٹیم، بھرتی  
 گنیٹا، وغیرہ ہیں علاوہ ان کے اور بہت ایسے مادہ ہیں جو ہماری زمین پر نہیں ہیں۔  
 سورج میں ہیڈروجن کا ہونا پانی کا جو وثابت کرتا ہے سیارات پر دریاؤں کا ہونا  
 ہوا کے گردی و بخارات مٹی اور غیرہ سے محیط ہونا یہ سب تحقیق جدید میں ثابت  
 ہوا ہے جس سے ارشادِ امام کی تصدیق ہوتی ہے یہ دو کام سانسے پانی سے  
 بنے ہیں ان کے بغیر دنیا جبر کو کیا پانی ہے۔

(۳) امام محمد باقر علیہ السلام سے سائل نے پوچھا۔

چاند سورج سے کیوں ٹھنڈا ہے۔

امام علیہ السلام۔ خدا نے چاند کو آگ کے نور کی ضو سے متن کیا ہے اور آب صاف  
 سے ایک طبق اور اسکا ضو سے متن ہوا ہے دوسرا طبق آب صاف سے متن کرکے  
 متن اس طرح ہیں بعد اس کے پھنک دیا خدا نے اس کو لباسِ پانی کا اسوجہ سے  
 چاند سورج سے ٹھنڈا ہے۔

بجاء اس حدیث میں بہت سے امور قابل غور ہیں جو ہم زمین کی بحث میں  
 کھینچے بیان صرف اس قدر لکھنا ہے کہ یونانیوں کی رو سے زمین کو بھی مرکب بنایا ہے  
 اور اودے کیسیا کی اجزا میں پانی کو بنایا ہے۔  
 ۳۵۔ زمین کی خلقت بھی پانی سے ہے۔  
 (الف) شامی۔ زمین کس چیز سے بنی ہے۔  
 جناب امیر علیہ السلام۔ پھین سے پانی کے۔  
 شامی۔ بہاؤ کس چیز سے ہے۔

امام علیہ السلام۔ موجود سے (یعنی اخباراً بجاء)

(ب) مجاہد۔ خلقت زمین کی پانی سے ہے (درمشورہ بجاء)  
 (ج) خلاصہ ضمیمہ جناب امیر علیہ السلام سے اس طرح ہے وہ خدا سے پانی کو ساکن کر کے  
 لے کر اوس میں ملاطمت تھا اور جامد بنایا اور پانی کو لید اسکے کہ وہ ٹھنڈا تھا  
 (منہج البلاغہ)

(د) خدا نے پھین کو حکم دیا کہ جم جا۔ وہ جم گیا پھر موج کو حکم دیا کہ جم جا وہ بھی  
 جم گئی پھین کو زمین بنایا اور موج کو کہا کہ تبا یا (تفسیری بجاء)  
 جدید فلسفہ میں ثابت ہوا ہے کہ ارضی سیارات جدا شدہ شعلہ میں آتش بنائے گئے اور  
 محصور نے پانی سے خلقت زمین کی بتائی ہے فلسفہ بھی اس بات کا منکر نہیں  
 ہے پانی زمین کے اجزائی کیسیا سے ضرور ہے وکیو فلسفہ الاسلام کی کتاب  
 پچھا بوجی چین ہے پانی کی خلقت اور طبقات ارض پر مفصل بحث کی ہے۔

زمین کی ابتدائی حالت کو مت کی سی تھی کوئلہ کا جسم بن کر پھر کے بجائے نیم ٹھنڈا ہوا اور  
 جو نباتات خود نور زمین رکھتے بلکہ شعلہ آتش سے نکل اور پتہ اردن کے روشن  
 ہونے میں یہ بجائے نیم ٹھنڈا سمجھانے کی غرض سے پانی کے گے ہیں اور حقیقت  
 سید مرتضیٰ نے اسکا جز اعظم ہوتا ہے یہی حالت زمین کی تھی ہے کہ جو مثل گہر سے  
 بجائے نیم ٹھنڈے رفته رفته ٹھنڈک آئی اور جم کر زمین کی شکل میں ہو گئی

قابل ہوئے جبکہ بہت صراحت و وضاحت سے خطبہ میں جہاں میر نے ذکر فرمایا ہے  
جاء و دھوس بنایا خدا نے اوس بانی کو جو دھلا دھلا اور بولا تھا (یعنی البلاغم)  
زمین ایک بار کی دھوس نہیں ہوئی بلکہ رفتہ رفتہ یہ شکل اختیار کی ہزاروں سال گذر کر  
پر دیکھو چالوچ اور مطابق کرو تعلیم اسلامی سے

جب وہ وقت آیا جسکا خدا نے ارادہ کیا تھا اوس وقت یحییٰ کو حکم ہوا کہ جم جائیں وہ  
جم گیا (تفسیر فی بحار) صاف نصیح ہے کہ دفعتاً کچھ نہیں ہوا بلکہ جب وہ وقت  
آیا جو مقصود الہی تھا عرصہ دراز میں نے براہ سوت وہ بانی جم کر زمین بنا۔

### باب چوتھا آگ کا بیان

۳۴۔ ہر کیمیا کی فعل حرارت پیدا کرتا ہے۔

(امتحان) سو ہے کارادہ طرف میں رکھ کر تھوڑا ٹھنڈا پانی ڈالو پھر تھوڑا سفید کر  
ایسٹاڈالو یا بیڈرہ رکھ کر ایسٹاڈالو فوراً گیند ہوگا اور طرف حل اوسٹے گا  
(امتحان) جیسے کی بری میں بانی ڈالو فوراً آگ کی طرح حل اوسٹے گا۔

یہ حرارت اوس فعل کیمیا کی سے پیدا ہوتی ہے لہذا حرارت تاریخ فعل کیمیا کی ہے  
دریستہ ہے نہ مرکب ہے جیسا کہ متفہم کو خیال تھا کہ آگ بخلمہ عناصر ہے۔

اسلامی تعلیم بھی یہی ہے۔

(الف) خدا نے آگ کو ہوا سے پیدا کیا ہے (تفسیر فی بحار) کیسے گیند اس آگ  
کا مخزن ہے جب ایسجن کسی دوسرے مادہ سے ملتا ہے تو حرارت پیدا کرتا ہے  
اور اگر ایسجن تمام عناصر کیساتھ مرکب بناتا ہے سو اسے فلورین کے اور جب ایسجن  
کسی دوسرے مادہ سے مرکب ہوتا ہے تو حرارت پیدا کرتا ہے کبھی کم اور  
کبھی بہت زیادہ ناریت و فوریت کے ساتھ اور جس مادہ سے مرکب ہوتا ہے  
وہ جل جاتا ہے خش و گلدی کی طرح۔

(ب) امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ خدا نے پانی سے آگ کو پیدا کیا ہے  
(بحار) پانی سے آگ کا بنا بھی صحیح ہے ایسے کہ اگر ایسجن و ہیدروجن کے ملنے سے پانی

جنا ہے اور ان کے فعل کیما فی سے حرارت پیدا ہوتی ہے لہذا پانی سے بنا بھی

سمجھ ہے۔  
۲۔ کبھی فعل کیما فی سے حرارت کے ساتھ نور و شعلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔  
درستحان (۱) فاسفرس کا چھوٹا ٹکڑا ایک ظرف میں رکھو اور دو چھوٹے  
ٹکڑے پودے کے رکھو فاسفرس دیوڑ میں کیما فی اتحاد ہو گا اور تپتی رنگ کا  
شعلہ پیدا ہو گا۔

(استحان ۲) پتاسیم کا ٹکڑا پانی میں ڈالو فوراً پانی میں آگ لگجاو گی۔  
(استحان ۳) پانی میں فاسفرس کا ٹکڑا ڈالو پھر ٹکڑا پوتا سی کلورائیڈ ڈالو لکڑی شیشہ کی  
ٹلی اس ظرف میں اسی طرح کہ مٹی کر دو ظرف کے بندے سے لگا دو سے پھر  
ٹلی سے تھوڑا سفید رنگ ایسا ڈالو پانی کے نیچے آگ لگی معلوم ہو گی۔

(استحان ۴) ایک شیشہ میں تھوڑا پانی بہرہ پھر تھوڑا فاسفرس ڈالو اگر کے ڈالو  
پھر تھوڑی سی سفید آت پتاس ڈالو آخر میں سفید رنگ ایسا بستر ایک ایک  
بش اور پودے اور وسط شیشہ میں آگ لگی معلوم ہو گی نیچے اور بالی ہو گا  
(استحان ۵) برتن کے ٹکڑے پر پتاسیم و حات ڈالنے سے فوراً آگ لگاتی  
ہے الہی فلسفہ تیرہ سو سال پیشہ بنا چکا ہے کہ فطری دریا و این آگ پانی میں  
سیطرہ ہے یہ بھی بتایا ہے کہ ایک ملک ہے جبکہ نصف جہم برتن اور نصف جہم  
ہم کا ہے۔ (عارالانوار) پھر جب انسانی شیعہ سے یہ سب ممکن ہے تو الہی  
قدرت کو کون مانے ہے۔

اسلامی تعلیم میں ہے کہ۔

(الف) ملائکہ معصوم بنائے گئے ہیں خلقت اور انکی دریا و اینے شیرین کے نور سے  
ہے اور وہ دریا و اینے رحمت ہے (تفسیر فرائد، بحار)

(ب) پھر خدا نے خلق کیا ملائکہ کو انوار سے (روح الذہب، سودی، بحار)

(ج) ملائکہ کی خلقت نور سے ہے (اختصاص، بحار)

مذکورہ ہدایات سے صاف واضح ہے کہ اس کا وکیبیا کی سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور کبھی وہ حرارت نور کے ساتھ ہوتی ہے اور دریا بان کے اتحاد و کیبیا کی سے جو نور پیدا ہوا وہ بھی جز کیبیا کی لانگہ کی طاقت کا ہے۔

(د) خدا فرماتا ہے: "واذ البحار ممتزجت" (پیررو نگیدر) اور دریا آگ با پیکھ حریت میں ہے کہ نبات کے دن تمام دریا آگ ہو جاویں گے جبکہ جو سے ہضم و ہکا دیا جاویگا۔ یہ سب کیبیا کی افعال کے نتیجہ میں جو قدرتی طور پر لگوٹے میں لونا آگ نہ غصہ نہ ضبط نہ کم کب بلکہ فعل کیبیا کی ہے۔

۴۳۔ جب معلوم ہو کہ حرارت فعل کیبیا کی ہے تو اس بات کو غور کرنا چاہیے۔ کیا آگ بھونکنے اور بھونکنے سے کیون تیز ہوتی ہے بخلاف چراغ کے جو بھونکنے سے بھجھ جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ شعلہ کی سطح یعنی حرارت کا اس سے بھونکنے سے وہ ٹھنڈی ہوتی ہے اور چراغ میں ٹھنڈی ہو اگتی ہے اور اس کی حرارت کم ہو جاتی ہے اس وجہ سے چراغ گل ہو جاتا ہے۔ خلاصہ آگ کے اوکو کثرت سے ہوا ہونے سے زیادہ مقدار آگین کی ہو جاتی ہے۔ پس۔ سے حرارت تیز ہوتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفصل سے فرمایا ہے کہ ہوا سے آگ روشن ہوتی ہے (جہاں) تو جہاں طلب ہی ہے کہ ہوا سے آگین ہو چکا ہے اور اس سے حرارت بڑھتی ہے۔

۴۴۔ آگ بھی مثل بانی کے بعض اجسام کو مل کر تپتی ہے اور جو مل نہیں ہو سکتے ان کے واسطے چارے پاس وجہ حرارت۔ سے ذرا کم حرارت نہیں ہے اگر اس سے زیادہ ہو حرارت مجاویں تو ہم ان عناصر کو بھی تفریق و تحلیل کر سکیں لہذا تجربہ ہمارا محدود ہے حرارت موجودہ پر جبکہ جو سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جھپٹ ہی خاصہ میں اور یہ کیسے طے مل نہیں ہو سکتے اگر ہم عناصر کی حل و تفریق پر قادر ہو جاویں اور سوخت ہمارا یہ دعویٰ نے غلط ہو جاویگا کہ عناصر فنا نہیں ہوتے جو ان کا خالق ہے وہ موجودہ حرارت سے ہزارا درجہ زیادہ حرارت سے ہو کر فنا ہو سکتا ہے اور

نشانہ کی کس طرح ہو سکتا

یہ کیا کی تجربہ سب غلط ہو جائیگا۔

مگر یہی جملہ نے سے و حوان پر امین جاتا ہے راکہ رہ جاتی ہے پر افرام  
روشن کر کے سے سوائے نبی کی راکہ کے کچھ نہیں رہتا اس سے خیال ہوتا ہے  
کہ کلامی و غیرہ کے اجزا و خواہ جو جانے ہیں مالا مال ایسا نہیں ہے کہ سے اجمال  
ہو جائے کسی شے کو مدد و نہیں کرتا ایک کہ تو را و بچا و نے والا نظر سے غائب  
ہو جاتا ہے کہ نسبت یہ نہیں کہنا جاتا کہ وہ مدد و فنا ہو گیا ہے یہی حالت ان  
اجزاء کی ہے۔

اسی طرح ایک ہی جملہ کر گلاس ٹیٹہ کہ ڈھک دو اسطرح سے کہ غارتگی کی ہو اور کچھ  
شے ہو جاوے گی اور چار کیسیتیں پیدا ہو گئی۔

لا افرام شے نہ بچ جائے اسلئے چار کیا کہ جدید ہو اور میں نہیں جاسکتی پس سے کہ نہیں اور کچھ  
فروع گلاس میں کا، جو ناک ایسا بنا یا جاوے گا جو نظر سے محسوس نہیں ہو سکتا۔

(۳) یہ کار جو ناک ایسا شے کی کار بن سے پیدا ہوا ہے۔

اسم شے کے جملے سے گلاس نے افرام بانی کے نقطہ نظر آدھے اور بخارات پانی  
کی شکل میں تبدیل ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شے کی کوئی شے فنا نہیں ہوتی بلکہ

جیلے سے اس کو شے تبدیل گئے اور آگ سے جو جسم مشعل تحلیل ہو کر کار ہو گیا ہے  
اور باقی میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس تجربہ کو تجربہ کیا کی گئے ہیں یہی حالت برائے

مختصین بنی ہے کہ صورت اس کی بدل جاتی ہے۔

اسلامی تعلیم میں بھی بتایا گیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ تباہے جو راسخ بچا نے پر نور کیا  
ہو جاتا ہے۔

امام علیہ السلام۔ نور اسکا طائر جتنا ہے عورتیں کرتا۔

سائل۔ پھر آپ کیوں انکار فرما۔ تے میں انسان کی اس حالت سے کہ مر کر پھر وہ خود  
میان کرتا اور روح جسم میں کبھی نہیں بیٹتی جیسے پراسخ کا نور جبرائیل میں نہیں لپکتا

امام علیہ السلام - انسان کی حالت کو چراغ برقیاس کیوں کرتا ہے آگاہ ہو  
 کہ آگ تمام اجسام میں پوشیدہ ہے اور تمام اجسام بالذات قائم ہیں جیسے پتھر  
 اور لوہا جو وقت ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں تو ادین دو نو بین سے آگ پیدا  
 ہوتی ہے جس سے چراغ روشن ہوتے ہیں جو آگ کی چمک ہے آگ ہر جسم میں دو  
 رہتی ہے اور نور اس کا نکل جاتا ہے۔

(احتجاج شرح طبرسی ص ۱۰۶)

(الف) صاف بتایا ہے کہ آگ اور شے ہے اور نور اور شے ہے حرارت  
 جسم میں باقی رہتی ہے لیکن شعلہ اس کا جدا جاتا ہے۔

(ب) یہ بھی بتایا ہے کہ نور خود نہیں کرتا اس لیے کہ وہ فعل کیسائی ہے اس کا  
 اپنے اعادہ نہیں اعادہ جو اہر کے لئے ہے نہ اعراض کے لئے۔

(ج) یہ بھی بتایا ہے کہ لوہے اور پتھر کو رگڑنے سے فرکشن اور حرارت  
 پیدا کریگا جو طبعی بات ہے اور حرارت سے کاربن لوہے یا پتھر کا کھن سے شعلہ

ہوگا جو نور ہے حرارت کا نور جدا جاتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے اس لیے کہ وہ فعل  
 کیسائی ہے لیکن ناریت اور شعلہ کاربن پتھر کا فنا نہیں ہوتا اور کس نسبت فرمایا ہے

کہ وہ اجسام میں باقی رہتا ہے یہ بہت بزرگ مثال میں فرمایا ہے۔

(۲۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال ہوا ہے آپ خبر و نشر کے  
 کیوں قائل ہیں حالانکہ بدن انسان کا سرگن جاتا ہے اعتقاد ہو جاتے ہیں

ایک عضو درندہ کھا جاتا ہے دوسرے عضو کو ہوا سوز نگلا کر منتشر کر دیتی ہے  
 قیرا عصفوئی ہو کر خاک میں مخلوٹا ہو جاتا ہے اور اوس مٹی سے دیوار بنائی

جاتی ہیں ایک جسم سیکڑون صورت تو نہیں آجاتا ہے امام علیہ السلام جو کچھ دیکھتا ہے  
 اور حشرات الارض جسم انسانی کو کھا جاتے ہیں ؛ حسبہ جسم انسانی جل جاتا ہے  
 وہ سب مٹی میں محفوظ رہتا ہے (احتجاج طبرسی ص ۱۰۶)

سائل سمجھتا تھا کہ جسم انسانی سرگن کر اور جل چکر فنا ہو جاتا ہے معصوم نے فرمایا

کوئی شے سرے سے گھٹنے اور پہنے سے فنا نہیں ہوتے بلکہ دوسری صورتوں میں تحلیل ہو جاتے ہیں یعنی محفوظ رہنے سے بتایا ہے کہ جو امداد انسان میں نسبت کمزور سیار عناصر کے زائد ہیں جو غالب کو انسان کے بتایا ہے کہ وہ زمین ہی پر رہتا ہے۔

۱۔ ہم شعلہ کی چیز ہے۔ کیا میں ثابت ہوا ہے کہ حرارت کے باعث گیزر کے ذرات و خندہ ہونے کو شعلہ کہتے ہیں خواہ چراغ کا ہو خواہ لکڑی کا ہیڈ اور جن میں آئینہ کے وقت اس قدر حرارت پیدا ہوتی ہے کہ آدے کے باعث سے ذرات آئینہ و ہیڈ و جن سے کہ و خندہ ہو جاتے ہیں عام چراغ جلتے سے یہ کیفیت ہوتی ہے کہ تیل یا جرمی وغیرہ کے اجزاء استغراق ہوتے ہیں اور کاربن آئینہ کے ہمراہ ملتا ہے یعنی کثیف اس قدر حرارت ہوتی ہے کہ ذرات کاربن کے روشن ہو جاتے ہیں مختلف شعلوں کی حرارت اور و خندہ کی میں فرق ہے یہ ضرور نہیں کہ شعلہ کی حرارت زیادہ ہونے پر روشنی کی زیادتی بھی منحصر ہو۔ ہبڑ و جن کے شعلہ میں اگرچہ حرارت بہت ہے مگر و خندہ کی اس قدر کم ہے کہ ان کی روشنی میں بھی شعلہ اچھی طرح سے نظر نہیں آتا شعلہ کی روشنی اور سے اندازہ جسم مصمت اہل کے ہونے پر منحصر ہے جو حرارت کے باعث سے و خندہ ہوتا ہے۔

(مثال) قندیل روشن کر دو آئینہ دھواں ہوتا ہے۔ یہ ضابطہ صاف روشنی ہوتی ہے اگر چاروں طرف سے سمات قندیل کے بند کردین جاتی بہت آدتی کردین تو بہت کثیف دھواں نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ صورت اول میں شعلہ کی حرارت سے کل کاربن جلتا ہے اسوج سے کاربن سے ذرات نکلتا ہے اور دوسری شکل میں کل میں جلتا خواہ اسوج سے کہ کاربن کو ہوا نہیں ہو سکتی سمات بند ہونے سے یا نئی زائد آدتی ہونے سے ذرات ہوا لگتی ہے جس سے کاربن دھواں بکرا دوتا ہے پس ذرات روشنی شعلہ کے سبب اوس گیزر کے ہوتی ہے جو شعلہ کاربن سے ذرات نکلتا ہے اور کی نور کی نہیں نکلتا



کی وجہ سے ہے جس میں کاربن نہیں ہوتا۔

اسلامی تعلیم میں خنڈ کی اہمیت یہی بتائی ہے اور ان الفاظ میں جو کجگوشتی و بے سبکیں  
 نام جعفر صادق علیہ السلام کا تمام اجسام میں آگ کو شیشہ ہے اور تمام اجسام  
 یا لذات قائم میں مثل پتھر اور سہا کے جو وقت ایک کو دوسرے پر بارے میں ہیں  
 دونوں سے آگ پیدا ہوتی ہے جس سے چراغ روشن ہوتے ہیں اور وہ جھڑ ہے  
 آگ کی آگ ہر جسم میں موجود ہے اور ضرور اسکی خلق ہے (مختار ج ۱ ص ۱۰۱)

حرارت اور نارستہ اور نشتہ ہے اور شعلہ اور شعلہ ہے حرارت پتھر اور آگ  
 میں موجود ہے لیکن ان دونوں کی آگ سے کاربن آگ میں سے روشن ہو جاتا  
 ہے وہی شعلہ ہے جسکو آگ کی صورت فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ حرارت کو نور نام ہے  
 امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورت میں نور عرش کا ہے اور حرارت  
 جہنم کی قیامت میں سورت کا نور عرش کو پلٹا دیا جائیگا اور حرارت جہنم کو آفتاب  
 (نجم الجوین) اس حدیث میں صاف بتایا ہے کہ نور و پتھر میں آگ اور نور  
 کے دو جز ہیں۔

اسم شمع اجڑا کا نام تین طبقوں میں منقسم ہے طبقہ اندرونی : متوسطہ بیرونی  
 اور رونی کو طبقہ اسود یا غیر متعلق کہتے ہیں۔ یعنی ٹھیک بتی کے اندر جلتے والی شمع  
 سے گزرتی ہوئی ہوتا ہے۔ یہ دکان آگ میں موجود نہیں ہے کہ اسے ہمراہ لے کر جلتے  
 دوسرے متوسطہ طبقہ منورہ ہے اسکو کچھ حصہ لیز کا آگ میں آگ  
 جلتا ہے اور کاربن شکل اشکال کے باعث سے روشن ہو جاتا ہے  
 غیر اس طبقہ خیر منورہ ہے یعنی یہاں پر گزرتی ہوئی طور پر جلتا ہے اور کچھ کچھ  
 کامل وصال حاصل ہوتا ہے یہ حصہ اسود اسے جدا ان روشن نہیں ہے اگر ایک  
 بتی شیشہ کی ٹی کو ہم ایک سرس کی طرف اندرونی طبقہ میں لے جائیں تو گزرتی ہوئی  
 جانب بتی سے نکلنے لگی گی جسکو ہم حرارت دیکر روشن کر سکتے ہیں۔ اور اگر ایک  
 لکڑی کا ٹکڑا عین بتی پر بیٹھا اندرونی طبقہ میں جلتا ہو کہ یہ لکڑی تو لکڑی

کمالی پڑ جائیگی اور اندر سے سپید بننے کی بجائے گہری بنیں۔ طبقہ منورہ میں گہرا تمام کمال  
 تین طبعی بلکہ تھوڑے عرصہ سے سے کاربن متحد ہو کر حرارت کے باعث سے روشن  
 ہو جاتا ہے اور یہی حصہ شعلہ کاربن طبقہ ہے۔ یہ قریباً وہ طبقہ ہے جہاں اکسیجن بکثرت ہے  
 اور کاربن اور میڈر جن بمقابلہ اکسیجن کے اکثر تمام و کمال جگہ کاربن گیس ایسڈ اور پانی میں  
 تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر روح الخمر نے چراغ کو بلو پائپ (پھپکی) سے بھی لکھیں تو شعلہ طویل  
 ہو جاوے گا اور اوسکی بناوٹ بالکل بدل جائیگی اور درونی طاقت بالکل ختم ہو جائے گی کہ اگر اکسیجن  
 میں ہی کے برعکس ہو جائے جاتا ہے۔ نیچے شعلہ کے صرف درہلے ہو گئے اندرونی  
 نیچے رنگ کا اور بیرونی زرد رنگ کا اور درونی میں کاربنوں کا ایک ایسا مڑ ہے جو نیچے  
 رنگ کے شعلہ سے ملتا ہے اور جب وہاں اکسیجن لپکر کاربنوں کا ایک ایسا مڑ میں  
 تبدیل ہوتا ہے تو وہ بیرونی زرد شعلہ ہے۔ ان دو قسم کے شعلہ میں جو بلو پائپ  
 کے ذریعہ سے بدلتے ہیں عجب صفت پائی گئی ہے اور درونی کو زرد رنگ فلم  
 بنے شعلہ ملتا ہے جن اس واسطے کہ وہاں ان کے اوکھاڑ کی اکسیجن کو لپکر ان خاص  
 دھاتوں میں تبدیل کویتا ہے اور بیرونی کا نام کسی ڈائریکٹ فلم بنے شعلہ میں دھندلے  
 میں چونکہ انتظام پر شعلہ کے اکسیجن بہت ہے اس واسطے ہاتھوں کو اس کے مقابلہ میں لانے  
 سے وہ اوکھاڑ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک تھوڑا سا لٹاؤ کا ٹیڑھا سرخ ہوتا  
 ہے تو لڑکے اور سوراخ کر کے اوس میں لپکر بلو پائپ کے شعلہ اندرونی میں رکھیں تو  
 وہ صرف خاص قسم کے پیرا پیرا کو بیرونی شعلہ کے مقابلہ میں لانے سے بدلتا  
 اوکھاڑ بد جائے گا۔ اسی رنگ کی نسبت ان جھپکھپکھانے میں انعام نے مفضل سے  
 فرمایا ہے کہ وہ آگ ہے بلکہ انہی میں نہیں۔ (فیضال) بخارج جلانے ہوئی آگ  
 کی تقویت محض کہانے پر منحصر ہے یہ اعتبار ہے جبکہ کاربن جلے گا اوسوقت  
 آگ کی تقویت ہوگی جتنا کہ ہوگا یا جتنا بھی خلا نہ قیاس نہیں ہے جیسے انسانی زبان  
 ہوا کے اکسیجن سے جلایا جائے گا اور جہنم کا اندیشہ محض انسانی کاربن ہوگا۔

تفسیر

کے لیے بظاہر کو جداگانہ خاص درجہ کی حرارت ضرور ہے اگر اس قدر حرارت نہ ہو تو وہ ہوا اس کے جسم پر چلیگا مثلاً تانبہ و حیات کی جالی کا ٹکڑا ایک شکل پر رکھتے ہیں وہ شکل اس قدر ٹھنڈا ہو سکتا ہے کہ گھل ہو جاوے عوام میں چراغ گھل ہوئے کو ٹھنڈا ہوا جانا بہت صحیح ہے یہی وجہ ہے کہ شکل اگر باد تندرستی ہوا تو قائم نہیں رہ سکتا ہے جو خاص درجہ کی حرارت جلنے کے لیے دور کا رہے نہ نہیں پہنچ سکتی۔ اس بات کا ثبوت یہ ہے۔

(مثال) تانبہ کی باریک جالی تاروں کی جلی فی مربع انچ میں سات سو دس درجہ ہون گول گیز کے شکل کے مقابلہ میں لادین اور اوسکو روشن کرین تو ممکن ہے کہ کوئی انچ اس جالی کو اوپر لیجاؤ تو بھی گول گیز جالی کے اوپر جلا کر لگا سچے چراغ ٹھنڈا ہو گا جب تک جالی خوب گرم نہ ہو جاوے اسی قدر قی قاعدہ پر سر تھری ڈیوی صاحب نے محققا چراغ بنایا ہے۔

یہی حال و حالات کے گھٹنے کا ہے اس کے پگھلنے کی واسطے بھی مختلف درجات ہونا چاہیے دیکھو ذیل کی فہرست۔

(جو حرارت کی حرارت سے کم میں گھل جاتے ہیں)

بارم	بہار	پیشاب	۲۵۰	سوڈیم	۲۰۰	لیتھیم	۱۰۰
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵

(جو حرارت کی حرارت سے کم میں گھل جاتے ہیں)

سور	۱۵۰	آئرن	بھٹی کی حرارت	بھٹی کی حرارت	گلاب	۱۹۹
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰

عقلمندین وغیرہ	بچوں کی نمانیت سخت آگ میں گزار دیتی ہیں۔ کچھ نہیں	بلا عظیم وغیرہ	صرف ہو کر ہی دیکھ سکتے ہے شعلہ کی آگ کی
----------------	--	----------------	--

(۱) حاکمی تعلیم پر مشتمل ہے۔ جاہل ہے جنم کی آگ کی وہ تیزی جو اسلامی کتابوں میں  
ذکور ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر سنی گنہگار کی حالت میں جو بھر جہنمی اشیاء اور جہنم کے  
موسم کی فزائیت کی گنجیم باقی رہ سکتے ہیں۔

(۲) جواب (۱) وہ اس لیے مفردات سے نہیں جو جہنمی آگ سے بھی گزرتا ہو اور لگتا  
بھی نہیں ہوتے جیسا کہ دنیا میں ہم وھاتون کو مختلف حرارتوں نے چھلنا دیکھتے ہیں  
اور یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی حرارت ہے۔ سب دھاتیں کیوں نہیں پگھلتیں ہر  
شے کی قابلیت اور حدود جدا ہے۔

اور طبقات جہنم کی حرارت میں تفاوت و فرق ہو نا بھی اسی مقام سے سمجھیں آتا ہے۔  
ہر طبقہ میں جہنم کے مختلف حرارتیں مختلف درجہ کی ہیں۔  
ان میں یہ شدت حرارت کی ہے۔

اسما علیہم من خطاؤن (سورہ ابراہیم) تانبہ کے یا مسکاتہ جہنمیوں کے ہونے  
استحوا وکلمہ ان بات سے کہتے ہوئے تانبہ میں آگ کی ٹرنگ ڈبو دے یا دیکھتے  
کیوں حرارت کی یہ شدت ہوگی کہ بے بسی ہر مہلک صمد بدل (سورہ ابراہیم) ان جہنم کو  
دوبانی بلایا جاویگا جو جہنمیوں کی جلدیں کل کر چمکے گا۔ غالباً اپنے دالے اور  
درجہ کے ہونے جہان اتنی حرارت نہ ہوگی۔

نہیں اس قدر تیزی حرارت کی ہوگی کہ کسی نصیحت جنود ہم بدلنا جلودہ انہما  
رسوؤہ نسا جب کھا لیں اور کی گل ہو دیتی تو پھر دوسری کھا لیں اور کو بچا دیا وینگی  
اور کہیں اس قدر حرارت ہوگی کہ انہما یا کلون فی بطونہم نارا (سورہ ناز)  
دو زخون کے پیٹ میں آگ بھردیا وینگی ان آیت کا یہی مقصود ہے کہ مختلف  
درجہ بحسب اختلاف درجات حرارت ہیں اور وہ آگ محض جہنمیوں کے متاثر ہونی کی  
سے ہے نہ خادم و موکل جہنم کے متاثر ہوا سے۔

۴۴- کل دھاتین عام ورجہ کے موسم میں ثقیل ہیں باشتفا بارہ کے جو یہاں ہے  
 بعض دیات ایسے ہیں جو قبل پچھلنے کے بطور لٹی کے ہو جاتے ہیں اور انہیں ایک  
 طرہ کی لزجت آجاتی ہے مثلاً لوہا بلا طینم وغیرہ اور اس حالت میں جیسے دو ٹکڑوں کو  
 ایسی دھات کے ملا کر چوڑھ دین تو وہ اسطو پر مل جاتے ہیں کہ ٹھنڈا ہوئے پر جوڑ کا مطلق  
 نشان نہیں معلوم ہوتا۔

اکثر دھاتیں سیلاب طبع ہیں۔ یعنی حرارت کے باعث سے بنار کی شکل میں تبدیل ہو جاتی  
 ہیں اور قیاس کیا گیا ہے کہ اگر تھوک کو فی تدبیر اس قدر حرارت ہو چکے کہ جو باطل  
 کے تدبیر سے زیادہ ہو معلوم ہو جاوے تو شاید کوئی دھات ایسا ہو جو اس  
 صفت سے تبراہ ہو جائے کہ اس کے عام موسم کی یہ حالت ہے اور گردن۔ یہ قیاس  
 نہیں ہو سکتا ممکن ہے اور گردن پر کل دھاتیں عام موسم میں سیال ہوں یا بجلی۔  
 سیال گیز ہوں مثلاً کہ آفتاب کے اس طرح ٹخن ہے کہ جو ہمارے کرہ پر سیال  
 گیز ہوں دوسرے کرہ پر وہ گیز سیال ہوں اور یہاں جو امد ہوں اور بجائے  
 چارے گیز سیال کے اور گردن کے گیز سیال اور ہی چیزیں ہوں مثل کرہ آرنی  
 بخون کے ایسی صورتیں اون کے آثار و خواص جدا ہو گئے۔

۴۴- کاربونک ڈائی اوکسائیڈ۔ علامت ک۔ مقدار اتصال ۴۴ وزن  
 ۴۲ اس مرکب کو کاربونک ایسڈ بھی کہتے ہیں جب کاربن ہوا یا آکسیجن کے  
 مقابلہ میں جلتے تو یہ مرکب بنتا ہے۔ یہ مرکب ہوا میں اور بہت سے جنون میں موجود  
 ہے انسان کے تنفس اور مختلف اشیاء کے جلتے سے یہ مرکب رہنے کے مکا تو نہیں  
 بردار اور کھل جگہوں کی نسبت زیادہ ملتا ہے۔ جب کسی جگہ کی ہوا میں فیصدی  
 (۱۰) حصہ بھی کاربونک ایسڈ موجود ہو تو قابل رہنے کے نہیں تخمیر کی کیفیت  
 کیوقت کاربونک ایسڈ بہت پیدا ہوتا ہے اور اندر سے کنوؤں اور غاروں میں  
 اور کوئلہ کی کانوین میں بھی پایا جاتا ہے۔ کاربونک ڈائی اوکسائیڈ بلانک و بلا طینم  
 شے ہے ذائقہ اسکا قدرے تیزابی وزن متناسب ۱۱۵۹ ہے اور پانی میں حل ہوتا ہے۔

۳ درجہ میں باعتبار حجم ایک حصہ پانی میں ۱۷۹۹ یہ مرکب مل ہوتا ہے کہ سلیم کہہ  
 بیٹے چوڑے کے ہمراہ مکر وہ نمک بنتا ہے جیسے کہ سلیم کا روایت کتے ہیں  
 ۴ مایہ ۲۸ مرتبہ زیادہ و باؤ سے ۳۲ درجہ کے موسم میں کاربونک دھواں اور اس کا  
 سیال ہو جاتا ہے اور بھی زیادہ سردی ہو سچے سے ثقیل مثل برف کے کئی ٹٹے  
 اور سکے اندر مل نہیں ہوتی جلتے ہوئے تہی فی الفوہر اوسین گل ہو جاتی ہے یہ  
 مرکب جب اندر سے کنوین اور غاروں میں اور کوئلہ کی کانوین پایا جاتا ہے  
 تو جو کمرہ یہ ہر قائل ہے تو اے مقام پر ہزار باجانین تلف ہو گئی ہیں۔

۱۰۰

قرآن مجید میں ہے ۷۷ قُلْ عَوْذٌ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورہ فلق) کہو (اے رسول) میں  
 پناہ مانگتا ہوں میں رب فلق سے ۷۸

فلق جنم میں ایک کنوان ہے جسکی حرارت سے اہل جہنم فریاد کرتے ہیں (تفسیر قمی) ۷۹  
 مجمع البحرین) ونا میں اس لیے کنوین کا سوجد ہوتا ہے ۸۰ جو جہنم میں اس لیے  
 کنوین سے کب نکلا کر کتے ہیں کوئلہ کی کانوین اور اندر سے کنوین میں یہ گیزر  
 ہے اور جہنم میں بھی ایسا کنوان ممکن ہے اور جس قرین یہ گیزر کثرت سے پیدا ہوا کہ  
 جو کہ بیشک کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک جہنم کا گڑھا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔  
 اس گیزر سے غافط کے لئے اہل فرنگ کے ایک دانائیلی برت صاحب نے  
 ایک ایسا عمدہ آئینہ بنایا ہے کہ اسکو ہنکرا دی جاوے جیسے خراب اور نہ ہر  
 جو اس کے بچھن جلا جاوے کچھ اثر نہ ہوگا جہاں آگ لگی ہو اور وہ ان کھڑا  
 وہاں اس آئینہ کو لگا کر ان بلا غوث و خطر جلا جا سکتا ہے۔ اس آئینہ کو ہر  
 بہت بڑا تمام ملا اور فرانس میں اسکا رواج ہو گیا سوئے ڈیرہ کے کپڑے کا  
 ایک تھیلہ رشک بنایا ہے اور سپر ایسا مصاجرہ ہا یا ہے کہ ہوا اس میں سے  
 نہ نکلے بلکہ آگ بھی اوس میں افر نہیں کرتی بائج فیت کعب ہو اوسین بھر  
 دیا جاتی ہے اسکو پچنے والا لاشت پر بڑی تیرہ ایک جی کے کمرے باندھ لیا  
 اور اوپر کھڑک اس سے ہر دو جانب بڑی تیرہ کنڈھے کے قریب ہو کر

آئی ہیں وہ ایک سینک کے ٹکڑے میں لگی رہی ہیں جو منہ میں لگا لینا ہوتا ہے  
 آدمی ان نلیوں کے ذریعہ سے سانس لیتا ہے اور منہ بالکل بند ہو جاتا ہے  
 باہر کی ہوا بالکل نہیں جاسکتی اور ناک بند کرنے کے لیے بھی اس  
 آلہ کے ہمراہ ایک ایسی ڈاٹ بنی ہوئی ہے کہ اس سے ناک بالکل بند  
 ہو جاتی ہے آنکھوں کے لیے ایسے عمدہ حلقہ بنے ہوئے ہیں کہ ان کے  
 پھن لینے سے آنکھوں کی کماحقہ حفاظت ہو جاتی ہے اور آدمی کو سب  
 کچھ دکھائی دیتا ہے۔ گیلی برت صاحب کی اس ایجاد پر انعام ملے۔ اور حضرت  
 ابراہیم خلیہ کا آتش نرود سے محفوظ جانا اس قابل بھی نہ ہو کہ اس کی تصدیق کیجا  
 طرح طح کے اور سپر شہہ وارد کئے جاتے ہیں۔ دیکھو جب نرود نے حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تو جبریل امین بہشت سے ایک پیراہن  
 لائے۔ فقہ جو حضرت ابراہیم کو چھنا دیا تھا (حیات القلوب مجسی) مجمع البحرین  
 ۵۴۔ بدین آگ کے جل اوشٹا پہلے قاس میں نہ آتا تھا اب ثابت ہو گیا ہے  
 کہ آگ ہی پر جلنا منحصر نہیں ہے اور حرارت کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے  
 کی گرمی جل اوشٹے کو کافی ہے جبکہ فاسفر جس شخص اٹھ کی گرتی ہے جل اوشٹے  
 قرآن کی تعلیم میں بھی اس قانون کا ذکر ہے ۲۲ لکھا ذہنیاً یعنی دلوں  
 تمہارے نام (سورہ نور) ترتیب ہے تیل اور سکارو ش ہو جاوے  
 اگرچہ آگ نے اسے تہہ پہا ہوتا ہے

(۲۲) قبر میں فرشتگان عذاب کا آنا اور گرنے کے بڑے ہی قبر کا آگ سے  
 ملو ہو جانا یہ بھی بتاتا ہے کہ گرنے کی کیمیائی ترکیب اس دھات سے ہے جسے حکم  
 انسانی کیمیا سے ایسی شے ہے جو مقابل میں آتی ہے آگ پیدا کر دینے ہوتی ہے۔

### فصل آگ کے مرکبات

۴۴۔ نباتات کو آگ کی بڑی ضرورت ہے علم نباتات سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ درخت و صوب میں ہونے میں ان میں روئیدگی زیادہ ہوتی ہے بہشت اور

تہذیب و تمدن

درخون کے جو سایہ میں ہوتے ہیں اور جو درخت انھیں سے من ہیں یا وہ چرخ  
جو انھیں سے من ہو یا جو اس سے ہرگز نہ اڑ سکے گا اس سے معلوم ہوا اگر وہ کسی  
آفتاب کے دور کی محتاج ہے اور وہ یہ ہے کہ حرارت سے آفتاب کی گزرتی  
ایستقل ہوتا ہے اور مل ہو کر کارہ (دھک) لیتا ہے کہیں چھوڑ دیتا ہے۔  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آگ کی نسبت فرمایا ہے کہ ایک وہ آگ  
ہے جو بجی ہے کھانی نہیں یہ دولت کی آگ ہے (یہاں) پہنچنے سے استعارہ ہے  
کا رہن ہوا سے حاصل کرنے کا اور کھانی نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ جعفر  
جلالی ہوئی آگ میں کوئلہ لکڑی تل چربی وغیرہ صرت ہوتی ہے اسکی ضرورت  
اس آگ میں نہیں ہے۔

وَالَّذِي يَجْعَلُ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا  
فُتِحَ مِسْرَ الْفَوْقِ وَنَارُ (سورہ ناس) وہ خدا ایسا ہے جسے سبز درخت سے  
آگ نکلتی ہے۔

(۱۴) اِذَا يَتِيمَ اِنَّا رَالْنٰى قُوْرُوْنَ اَنۡتُمْ اَنۡشَاۡتُمْ شُجُوْرَهَا اِمۡرُئِۦن  
اَلۡمُنۡشُوْنَ خُفۡرٍ جَعَلۡنَا هَاۤ اَنۡدَٰكُزۡهٖ وَفَتَاۡعًا لِّلۡقَوۡتِ (سورہ قمر)  
ہر درخت میں آگ ہے وہ سبزی میں نایت ہے خدا نے باقی قوموں کیوہ  
بہت سے زمینوں میں آگ کو ظاہر کر کے دکھایا ہے اور عمل کی پائی کا بھی محتاج نہیں  
ہے۔ وہ عرب میں ایک مہینہ ہو گا جو زمرہ زمرہ کہتے ہیں اور وہ سب  
قسم کی لکڑی ہے جس کے پتے ہیں۔ لکڑی ان آہیں رگڑی جاتی ہیں  
تو سن پھاری کے آگ نکلتی ہے۔

(۱۵) اِنۡ شَجُوْرًا تَرُوْنَ طَعَامَ اَنۡتُمْ كَاۡلُهَا لِحٰۤیۡ اِنۡفِیۡ فِیۡ الْمِجۡلُوۡنِ كَعۡلِ  
اَلۡمِجۡمِیۡمِ وَحَافِیۡہٗ بِرَاحِیۡنِ اِنۡ تَرُوۡنَ اَنۡتُمْ فِیۡ طَعَامِ اَنۡتُمْ كَاۡلُهَا لِحٰۤیۡ اِنۡفِیۡ  
کی یہ آگ ہے جس کے پتے ہیں آگ کے پتے ہیں آگ کے پتے ہیں۔  
کے ہم۔ جو الی بنا دے میں بھی آگ ہو رہی ہے۔ اس کے آگ ان میں ہوا سے



لیتا رہتا ہے اور کاربن ہینڈ چارج کرتا رہتا ہے اور یہ حرارت ہلکے حد تک  
 محسوس ہوتی ہے اور یہ گرمی ہمارے جسم میں اوس حرارت سے کہیں بڑھی ہو  
 ہے جو ہمارے تنفس میں ہوتی ہے اور جن چیزوں پر بیٹھے ہیں یا لیٹے ہیں اور  
 پتھر وغیرہ کی حرارت سے اور جب تک انسان حیوان زندہ ہے اوس کے جسم  
 حرارت تمام مادیات کی حرارت سے بڑھی ہوتی ہے اور جب مادہ مر جاتا ہے تو  
 ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اسکی جسم کی حرارت ہوا اور کروی محیط کی حرارت با جس چیز  
 ایسا ہے اوسکی حرارت کے برابر ہوجاتی ہے۔ پس انسان کے تنفس سے ہوا  
 جتنا ہے اور صورت اوسکی یہ ہے کہ ہوا سانس لینے سے اور پھینکنے سے  
 اور ناک اور قصبہ ریا کے ذریعہ سے ریه تک پہنچتی ہے یہ دونوں بھی سپر  
 دونوں ہلووینین سینہ کے بین جنین باریک باریک خون کی نالیان میں جو با  
 سے باریک ہیں اور تمام بدن کا خون وینیں آتا رہتا ہے۔ تمام جسم کا ربن  
 ملبوس ہے اور ریه کا پردہ نہایت لطیف ہے اور ہوا کے گردی جسم  
 ہے وہ بھی بھر ہوا ہے اور نالیوں میں جو قصبہ ریا سے اور ریه سے نکلا  
 ربن اسکی نالیوں کی راہ سے ریه میں داخل ہوتا ہے اور خون  
 نکلتا ہے اور تمام جسم میں پھیلتا ہے۔ پھر تنفس کے ذریعہ سے وہ شکل میں کا رہو  
 ایسے کے پتھر نکلتا ہے اس شکل کیسائی سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔  
 دلیل اس بات کی کہ جسم میں کاربن ہے۔ اگر جسم کو مشت کو بھونیں اور آگ  
 جلادین تو کوئلہ ہو جاتا ہے یعنی کاربن اور یہ بڑا جز ہے مادہ حیوانی کا  
 کاربن بہت کم جب کہ کچھ سے مرکب ہوتا ہے تو اوس سے کاربونک ایسڈ پیدا  
 ہوتا ہے جیسا کہ چراغ کے جلنے سے اور لکڑی اور کوئلہ جلنے سے آگ  
 بنتا ہے فرق یہ ہے کہ چراغ و تکی کا کاربونک ایسڈ کم مقام پر اوس میں مجتمع  
 ہے اور جسم کا کاربونک ایسڈ متفرق ہوتا ہے ہر جز جسم میں ہر ذرہ جس  
 کا ربن کا ذرہ ہے جس سے اسکی جن کے ہر ذرہ سے ترکیب ہوتی رہتی ہے۔

اور اس کے بعد حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی جتنے جزو کو جسم کے تغیر کی بنا  
پڑتا ہے اسی قدر حرارت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً جوف قلب میں زائد حرارت  
ہوتی ہے، انگلیوں میں زائد حرارت ہوتی ہے، پس یہ اس کا موجود تمام جسم میں متفرق  
ہے اگر ایسا جمع ہو جاوے تو جسم اس طرح سے روشن ہو جاوے گا جیسے شمع روشن  
ہوتی ہے اور تمام شمع کا ادک اڑھ قلیلہ کے ایک نقطہ میں جمع ہو جائے گا تب  
اس کی بیان سے چار باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) نفس کے ذریعہ سے اس میں ہوا کا اوس خون میں ملتا ہے جو یہ نہیں  
جاتا۔ ہے اور وہ ان سے ہر ذرہ میں دم کے چھٹتا ہے۔  
(۲) نفس کی اجتناب ہر ذرہ روح کو ہے اس کو نہ تو اس کے  
سے جو ہو اس کے کسی میں مخلوط ہے۔

(۳) فالہ اس میں کیا ہے کہ نہ کسی ذرہ کو اس سے ہے نہ کسی  
سے اور اس میں سے کاربن مرکب ہو جاوے اور اس سے ترکیب کی بنا  
ہو جیتے ترکیب سے ان وہ نون کے وہ حرارت پیدا ہو جو جسم کی حرارت کی بنا  
پڑتی ہے۔

(۴) مرنے کا رین کو حاصل کرتے ہیں اور کاربن ایک اس کا مایانہ کرنا شروع کرتے ہیں  
اسلامی تعلیم میں بھی بقائے انسانی آگ سے بتائی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے  
فرمائی ہیں۔ آگ انسان کے لئے ضروری شے ہے تا وہ اس کا یہ سمجھ کر اپنا  
حیوان آگ کی وجہ سے کھانا اڑھ پیتا ہے اگر آگ حدہ میں نہ ہو تو کھانا پینا کچھ ختم  
نہ ہو مطلق الشریعہ مباح ہے۔

اور انسانی اور انسانی نسبت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے۔  
انسان میں جو نور کا جز ہے اوس سے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔ مطلق الشریعہ  
بجای پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسانی خلقت کی نسبت تفصیل سے  
فرمایا ہے کہ جسے پہلے قیاس کیا وہ ایس ہے اس کے اندر ان کی نسبت کو سمجھ کر



نزیابوچی کا ہے جو انشاء اللہ بے شرط حیات اس فن میں مفصل بیان ہوگا۔

۱ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فضل سے اقسام میں آگ کے بیان فرمایا ہے  
ایک وہ آگ ہے جو کھاتی مٹی ہے یہ وہ آگ ہے جو ہر ذرہ روح میں ہے (ضامن)  
بحارِ بیٹک جو امانات کی حرارت غریبہ می کھانے پینے سے پیدا ہوتی ہے  
اور اس آگ کی تقویت کھانے پینے پر منحصر ہے اور یہی آگ سب بقا و حیات  
انسان ہے۔

۴۹۔ دھاتوں کو جو جسطرحے غیر دھاتوں نے عقد کی کشش ہے اور سب طرحے  
دھاتوں کو کھاتا تو سننے اور غیر دھاتوں کو غیر دھاتوں نے عقد کی کشش ہے سیال  
جامد کے ساتھ منقذ ہوتے ہیں اور جامد جامد کیسا تھ سیال سیال کیسا تھ سیال  
گیزہ کیسا تھ گیزہ گیزہ کیسا تھ گیزہ جامد کیسا تھ فقط بشرط یہ ہے کہ عقدی یا اہم کشش  
ہو جو انہیں ہم دھات اور غیر دھات جامد و سیال و گیزہ سب باہر تے ہیں لیکن زائد  
حصہ اجسام جامد کا ہے لہذا انسان کو ہم جسم جامد قرار دیتے ہیں لیکن کوئی وجہ  
نہیں ہے کہ ہم اسے اسی مخلوق سے انکار کر بیٹھیں چونکہ ہر غالب سیال ہو یا گیزہ و سیال  
سے مرکب ہو یا محض گیزہ و ن سے اگر انہیں عقد کی کشش نہ ہو تب البتہ ایسی مخلوق  
انکار ہو سکتا ہو۔

اسلامی تعلیم بتاتی ہے۔ ایسے ذرہ روح بھی ہیں جنکی خلقت اجسام جامد سے  
مہین ہے بلکہ انکی خلقت گیزہ سے ہے۔

(۱) قرآن مجید میں ہے ۷۷ دخلق الخلق من ۷۸ ما ریح من ۷۹ نار (سورہ جاثیہ)  
اور غفل کیا جنون کی ہوئی آگ سے ۷۸ ما ریح من ۷۹ نار کے معنی مہین سے ۷۸ ما ریح من ۷۹ نار  
نے خالص مہینے ہیں لیکن مرج کے معنی آمیزش کے ہیں کثرت سے استعمال  
مرج کا مونی میں ہوتا ہے دیکھو کلام عرب میں اظہار۔

(الف) وجہ ت ایک نئے دوسری میں لجا دے تو کہتے ہیں ۷۸ ما ریح من ۷۹ نار  
الشیخ با الشیخ ۷۸ ما ریح من ۷۹ نار دوسری میں ملکی۔

(ب) قرآن مجید میں ہے کہ فی امور میں بیعتیہ اور مخلصانہ۔  
 (ج) مرصع جب طبیعت میں دخل کرے اور نجا دے تو کہتے ہیں کہ  
 (د) مرصع عفوہم ہے عداوت کے غلط ہو گئے۔  
 (و) حدیث میں ہے عداوت انتم اذا مرصع الدین کیا تمہاری حالت یہ  
 جب دین مخلوط ہو جاوے۔

(و) وہ وسیع زمین چھین گیا ہو اور جو باقی بچ رہا ہو اس کو عرب  
 کہتے ہیں کہ مرصع الا مرصع  
 مذکورہ نظر سے ہم جنوں کی خلقت میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ خلقت اولیٰ الگ کی  
 آریزش سے ہے۔

(م) پھر قرآن مجید میں ہے کہ والحمد للہ خلقناکم من قبل من ناس  
 السموم (سورہ ہجر) ہے جنوں کو خلق کیا قبل میں آتش زہرنا سے کہ سموم  
 عرب میں اس نجا کو کہتے ہیں جو آگ سے بلند ہو کر مہاجروں کو کہتے ہیں اسکا  
 نام بھی باد سموم ہے۔

مکن ہے جنوں کی خلقت کا ربونک ایسا سے ہوا۔ پہلے کہ سموم اخت عرب میں  
 وہ کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ ہوا سبب لطافت بدن کے  
 سمات میں داخل ہو کر جلا دیتی ہے اور جسم کے اندر سے بخارات و پسینہ  
 نکالتی ہے حدیث میں ہے وہ وہب ناقص میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بوجھنا گیا۔

سوال۔ جن کھانے پیتے ہیں اور مرتے بھی ہیں اور ہلستری بھی کرتے ہیں  
 یا نہیں۔

جواب۔ جنوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک خالص ہوا میں جنہ کھانے پینے  
 پیتے ہیں نہ مرتے ہیں نہ بچہ جتنے ہیں (بخاراناوار)  
 اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ گنہگار ہیں آیت قرآنی اور حدیث کو صحیح کرنے سے

معلوم ہوگا کہ اس صنف کی غایت آگ کے بخارات سے ہوتی ہے جس میں آگ کی  
شدید حرارت محفوظ ہو چکی ہو کہ ربوبک الیہ ممکن ہے کہ سیکھن -  
وہ سری حدیث پہرا سیکلی تائیدین ہے۔

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام پہلی بن جریر سے مخاطب ہو کر۔

اے بنی آدم! تم کو قرآن مجید میں شیطان کے قول کو اس طرح نقل فرمانا ہے  
کہ جب شیطان کو حکم ہوا آدم کے سجدہ کا تو اس نے سختی کی راہ سے نہی تو اس نے  
بجھک کر آگ سے غفلت کیا اور آدم کو اس سے غفلت تھا اور اس بارے میں کیا خیال ہے  
آخلاق - میرے مان باپ آپ پر خدا ہوں میرا بھی خیال ہے کہ شیطان آگ  
سے بنا اور آدم اس سے غفلت ہے بھی اپنی حد میں کتاب میں ہی فرمایا ہے -

امام علیہ السلام - ہے اسٹی جھڑکھا شیطان جی جی سے بنا ہے خدا فرمایا ہے  
الذی جعل لکم من الشجر الاخصر ناما افاذ انتم منه توقد وین  
خود خدا ایسا ہے نہ ہشت ہزدوست آگ کو پیدا کیا جب چاہو اس سے روشنی کر دو  
خدا نے شیطان کو ایسی درخت کی آگ سے پیدا کیا ہے اور جہل و غفلت کی سہمی  
(کا بن) ہے انفسی تو بجای ہر جہد کہ غفلت شیطان کی آگ سے ہے مگر حقیقت  
اس کی ایسا ہی ترکیب میں مٹی بھی داخل ہے اگر یہ غلبہ آگ کو ہے اور مرکبات میں  
ہر گ کے شامل ہے۔

اس حدیث سے استدلال ہو سکتا ہے کہ آگ ایسا ہے طاقت جن و شیطان  
کی ہوئی ہے عرب میں گوہر گری کا کہا جاتا ہے جہل و غفلت کے بچھڑکے بڑے  
فرمایا گیا ہر درخت کی آگ سے کہ بن جب اس کی کے مقابلہ میں چلے تو اس آگ  
سے طاقت شیطان کی ہوئی اور کہ بن برزخ زمین کا ہے لہذا شیطان کی اصل  
بھی زمین ہوئی اور طاقت اس کی کا بہرہ آگ ایسا ہے ہوتی جس کو نہر سوم کہا ہے  
لہذا جن و شیطان کی طاقت کہیں جہاں اسلام نے بتایا ہے بالکل عقل و نقل  
سوانح ہے ان اگر ہم عقد کی کشش کے منکر ہوں تو انکار ہو سکتا ہے جس پر کوئی غر

انسانی کی دلیل نہیں ہے۔

ایک حدیث بتاتی ہے ۷ جنوں کی کوئی صفیں ہیں ایک صنف ہوا سے ہے اور  
ایک آگ سے اور ایک پانی سے (اختصاص، بحار)

نہیں ہے جو عناصر اور وحائین انسانین ثقیل شکل میں لی ہیں وہی وحائین جو  
خیز کی حالتیں ہوں اور کسی صنف میں یہاں صورت میں ہی ہوں جسکو ہوا اور پانی  
سے تعبیر کیا ہے یا علاوہ ان مفردات کے اور مفردات ہوں جسکا تہہ ابھی  
ہم کو معلوم نہیں ممکن ہے آئندہ معلوم ہوا اور جس صنف کی خلقت محض آگ سے  
بنائی ہے نہ ممکن ہے اور ان کی ترکیب کا جز اعظم فاسفرس ہو وہ حدیث جو  
اسحق بن عیسیٰ سے نقل کی ہے اس میں ارشاد ہے ۷ شیطان سبز درخت کی آگ  
سے بنا ہے ممکن ہے کہ مراد اس سے فاسفرس ہو۔ کیسٹری میں ثابت ہوا ہے  
فاسفرس ہی میں ملا ہوا پایا جاتا ہے نئی سے اسکو نباتات حاصل کرنے ہیں  
اور نباتات سے جسم جو آبی میں داخل ہوتا ہے جب ہڈیوں کو جلا کر راکھ کرنا  
میں تو ایک سفید رنگ کی راکھ چھ رہ جاتی ہے یہ کیلیم فاسفیٹ اور کیلیم کاربائیڈ  
ہیں دماغ و اعصاب کی بناوٹ میں بھی یہ عنصر موجود ہے جو آبی بناوٹ میں ان کی  
پرورش کے لئے فاسفرس نباتات سے حاصل ہوتا ہے ممکن ہے اسی فاسفرس  
سے جن و شیطان کی خلقت ہوئی ہو۔

اس آگ کی نسبت انام مہقر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا ہے  
۷ اس مفضل جو مٹی قسم کی وہ آگ ہے جو نہ کھاتی ہے نہ بجتی ہے یہ آگ کرم  
شتیاب (جگنو) کی ہے (فصل، بحار) یہ آگ وہی فاسفرس ہے جو شجر جگنو  
میں روشن نظر آتی ہے جو کھانے پینے کی خناج نہیں ہے بلکہ اسکو ایسے سے  
کشش ہے جس سے متعل ہوتی رہتی ہے اسطر سے شیطان کی خلقت میں بھی  
یہ آگ ہو تو کیا بعید ہے۔

ہم اسی فاسفرس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ بدریسا کو بھی ثابت کر سکتے

ہیں کہہ سکتے ہیں کہ قدرتنا حضرت موسیٰ علیہ السلام میں فاسفرس زائد موجود تھا جو طہار  
سجڑہ کی وقت چمکنا تھا یہی سجڑہ کی علامت ہے کہ جب اوسکی اختیاری تھی۔  
۵۰۔ فاسفرس (وال) درجہ میں چمکتا ہے اور ہر رنگ شفاقت سیال ہے  
اس سیال فاسفرس کو اگر ہم اس کثرت سے فراہم کریں گے جس سے دریا بن جائے  
تو آگ کا دریا کہہ سکتے ہیں۔

آسمانوں پر آگ کا دریا ہونا اخبار و احادیث میں موجود ہے ہم کہہ سکتے ہیں  
کہ وہاں فاسفرس کی شکل میں مثل دریا کے جاری ہے۔ ممکن ہے اس سیال  
فاسفرس سے جن کی خلقت ہوئی ہو لہذا وہ صنف جنوں کی جو بانی سے تائی گئی  
مکن ہے سیال فاسفرس مراد ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ فاسفرس اسی سیال  
صورت میں ملا کہ وہ بھی خلقت میں شریک ہو جسکی نسبت حدیث میں ہے کہ ۱۲  
ملا کہ کی خلقت نور سے ہے دریا سے سرین کے اور۔ بجز رحمت ہے الفیفر  
فراست بہجاری

فاسفرس ۵۰ درجہ میں کھو کر انجرات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ دریا کے مقابلہ  
میں سفید رنگ کے انجرات نکلتے ہیں جو تاریکی میں روشن معلوم ہونے لگتے ہیں۔  
اور اسیرا سے اس سفردکانام فاسفرس ہے۔ یعنی روشنی پیدا کرنے والا  
سفرد سبب اس روشنی کا یہ ہے کہ فاسفرس اسکی کو بیکر فاسفرس نرالی کو سا  
ہو جاتا ہے۔

حدیث میں جو حدیث جنوں کی ہو اسے بنائی گئی ہے ممکن ہے یہی فاسفرس  
جو انجرات کی شکل میں ہو اوس صنف کا جو عظیم ہو۔

۵۱۔ حکماء نے تاحرین قابل ہیں کہ حرم خمس بالذات شیع نور دار ہے۔ اس  
نور دار کو سورج اپنی شفاعتوں کے ذریعہ سے ہر تار سے تک پہنچاتا ہے  
کہ وہ ادراک مرکب ہے طبقات نامیہ و بخاریہ سے۔ برہ آفتاب ایک دریا کے  
عظیم سے آگ کی پیمان ہے اور ہر وقت مثل سورجوں کے شعرو اسکے بلند



رہتے ہیں ایک ایک شعلہ چار ہزار فرسنگ کے طول میں ہے اور سورج ایک ایک ایسا جیسم ہے جس میں حرارت العکس ہے چودہ سے زائد دھاتیں ثابت کی گئی ہیں مثلاً تانبہ، لوہا، نکل، جستہ، وغیرہ کے جن دھاتوں کے گہرے جسم کسی سے آگ کر اس نقصانے واقف نہ ہوں بلکہ ہونے میں اور تمام نظام شمسی میں حرارت پہنچتی ہے یہاں تک کہ وہ حرارت جو ہماری زمین کو پہنچتی ہے آفتاب کی حرارت سے ستر گنا زیادہ ہے باقی ناریت آفتاب کی اور سیارہ اور اقمار وغیرہ پر منقسم ہو جاتی ہے۔

اسلامی تعلیم میں بھی آفتاب کو معدن نور و نار فرمایا ہے۔

(۱) وجعل الشمس من نار (سورہ نوح) اور سورج کا چراغ بنایا۔ یعنی جس طرح نور و نور ہے چراغ فیضان ہو چکا ہے اور سید سے سورج بھی۔

(۲) وجعلنا من نار (سورۃ الباق) تمام غریب کا اتفاق ہے کہ مراد اس سے سورج ہے (دھاج) کے معنی روشن آگ کے ہیں (قاسوس وغیرہ)۔

(۳) سلام ابن سنیہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے۔ اے مولا سورج جاندار ہے کیونکہ زائد گرم ہے۔

امام علیہ السلام خدا نے آفتاب کو خلق کیا ہے آگ کے نور سے اور آب صاف سے ایکہ طبق اور سکواور سے ہے دوسرا طبق آب صاف سے

اس طرح سے سات طبق ہیں۔ ہر خدا نے سورج کو آگ کا لباس بنجایا اسوجہ سے کہ وہ جاندار سے زیادہ گرم ہے (حفظ الیٰ علی الشرائع، مجاز و مضامین)

تفسیر فی الجمع البحرین (اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سالحیت شریعہ سے واقف تھا جیسا کہ سورج کو معدن نار سمجھ کر سوال کیا لیکن

وہ جاندار کو بھی سمجھتا تھا کہ آگ سے گرم بھی گرم سمجھتا ہے۔ صرف یہ دریافت کرتا ہے کہ ایک دوسرے سے کیونکہ گرم ہے۔

امام علیہ السلام نے ہدایات فرمائیں ہیں وہ قابل غور ہیں۔

کتاب فی الفیض السدای

(الف) سورج کو طبقات سے مرکب فرمایا ہے فلاسفہ قدیم کی رو سے وہ لوگ آفتاب و ماہتاب کو بسیط خیال کرتے تھے اور حال میں ثابت ہوا ہے کہ سورج پر بڑے بڑے گھٹے ہیں جو کہ آفتاب پر بہت شرفی میں نظر آتے ہیں پھر غور سے عرصہ کے بعد درمیان میں معلوم ہو۔ کہ یہ ہیں بہت غریبی میں دیکھائی دیتے ہیں اکثر گھٹے: قریب خط استوا کے آفتاب پر معلوم ہوتے ہیں (دیکھا بعد ۲۰) درجہ سے زیادہ نہیں ہے احد القطب میں بطرف گمان کیا جاتا ہے کہ گھٹے اعمال میں کرہ نیڑہ کے ہیں یعنی گرمی و حرارت انہی سے جو گیزہ زار ہوتے ہیں ان کو کرہ نیڑہ جا رو طرف متفرق ہوتا ہے اور اسے بہت بہت بھاری گیزہ یک مقام پر مجتمع ہوتے ہیں جو آفتاب پر جاتے ہیں اور شمس کے اور اوتنا احمد سیما معلوم ہوتا ہے قریب آفتاب کا طاقتور خدایت گھٹے ہے اور وہ درجہ اربعہ طیف ہے جو انحراف لطیفہ نیڑہ میں اور چھوٹے ہوتے ہیں کہ سورج کے لاکھ لاکھ میل تک لیکن جو قریب آفتاب کے نور کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتے جسطرح سے آفتاب کے نور کی وجہ سے دیکھو کہ انہیں علوم ہوتے البتہ کہ سو فٹس کی وقت ہو کہ وہ انحرافات مختلف الوان کے معلوم ہوتے ہیں جنہیں اکثر سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور جبکہ سورج سے قریب ہوں گے ان سے ہی روشن ہوتے ہیں گئے کہ ان انحرافات کا مستقل ایک کرہ کہ آفتاب کے ہو گیا ہے جسے کرہ وسیفیر (یعنی کرہ طوفانی) کہتے ہیں (ب) سورج کو نخل دیگر اجرام آئینہ عکسریات و ادوات سے مرکب فرمایا ہے نخل آگ، بانی، بخار ہوا، کے اس میں بھی متعین کی۔ وہ کہو کہ وہ اجرام فلکیہ کو عکسریات سے خیال نہیں کرتے تھے۔

(ج) وجہ حرارت کلیہ بتائی ہے کہ خدا نے آفتاب کو آگ کا لباس پہنا دیا ہے یعنی آگ اس کے طبقات کو پہچان دے محیط ہے۔

کرنل بوس فائز یک کا قول ہے کہ قوت سورج کی روشنی پر منحصر ہے اس غلاف

میں جو نورانی ہے اور محیط ہے جرم آفتاب کو جبکہ نام فو تو سفیر ہے اور تمام  
حافظ جرم شمس کی باسیطرت تصرف ہے کہ یہ کرہ اپنی حالت و خاصیت لینے نور و حرارت  
کی صورتیں باقی رہے۔ پس کرہ آفتاب گویا وہ جرم ہے جو گھرا ہوا ہے اس  
کرہ نور و دنا ریر سے اور یہ اویس وقت تک شمس ہے جب تک اس کرہ ناریر سے  
پہچان ہے اور یہ کرہ نیرہ اوس مادہ مشعلہ سے بنا ہے جو جرم شمس کے نورین  
موثر ہے اور یہ مسئلہ تاخرین نے آلہ سیکر سکوپ سے ثابت کیا ہے۔ اب انکو  
جو مسئلہ ہے آلہ مذکورہ زحل نہ ہو سکتا تھا اوسکو یہ حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام  
اپنے خواص تابعین کو کس طرح بیان فرما کر لیکن فرما دیتے تھے جو بتین دلیل  
اور حضرات کے علم ہونے کی ہے اسلئے کہ بدون اسباب و آلات کسی مسئلہ کی  
تحقیق کر دینا بیشک کفنی تعلیم کہی جا دیتی۔

(۴۴) اصح ابن نباتہ جناب امیر علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہیں اگر سورج  
کا اہل زمین کی طرف رخ ہو جاوے تو تمام زمین جل جاوے اور جو کچھ اوس پر ہے  
حرارت کی شدت سے خاک سیاہ ہو جاوے (بحار، ردضہ کافی)  
مگر ہر نظر میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آفتاب کرہی ہے اوسکا کوئی کسٹھ نہیں  
اور اگر فرض بھی کریں تو لازم آتا ہے کہ بعض صفحات شمس کو اس وقت نہ دیکھتے  
ہوں حالانکہ زمین کی گردش کے وقت ہمکو ہر سطح سورج کی دیکھائی دیتی ہے  
بجز منہ کو نہ سناخ ہے جو ہمارے طرف نہیں ہے۔

جواب یہ ہے کہ ہمیت جدیدہ میں ثابت ہے کہ سورج میں بعض مقامات  
بہ نسبت بعض دیگر شدید حرارت ہیں یعنی تمام حصہ آفتاب کا حرارت میں برابر  
نہیں ہے اور کلف و اوجہ سورج کا دیگر مقامات سے زیادہ حرارت رکھتا  
ہے۔ امام علیہ السلام نے اوس سمت کو فرمایا ہو جو سورج میں شدید حرارت  
ہے۔ ہر حال کا خیال ہے کہ نصف سمت کرہ شمس کے شدید حرارت  
ہے بہ نسبت نصف آخر کے۔ بعض کا خیال ہے کہ سمت شمالی آفتاب بہ نسبت

بہ نسبت

سمت جنوبی کے شدید اطرافات ہے۔ لہذا اکابر امامین کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتا اور نہ کتنا  
 کچھ تمام گرم گیس کو دیکھتے ہیں غلام ہے۔ اس لئے کہ قطب شمالی و قطب جنوبی کے حصہ  
 سورج کے ہماری زمین سے بھی عاوی نہیں ہوتے کیونکہ زمین کی حرکت گرد و اوج جنوب  
 ہوتی ہے جو وسط شمس کے مابین نہیں ہوتی۔ زمین سے قطب جنوبی و شمالی کو آفتاب  
 کے گرد گھومتا ہے۔ وہ مجاہد قطب شمس کے مابین ہوتا اور نہ شمالی و جنوبی آفتاب کے قطب  
 کی زمین کے سمت ہوتی ہیں۔ یہ سورج کے وسط کی شمالی زمین اس زو کی سمت آتی ہیں  
 پس ممکن ہے معصوم کا قصور و جہشم سے سمت شمالی آفتاب کی مراد ہو۔ لیکن اگر اسکا  
 معنی زمین کی طرف ہو جاوے تو زمین و اہل زمین میں جاوے اور کوئی شک نہیں ہے  
 کہ سمت شمالی سورج کی عاوی گرد زمین سے نہیں ہے۔ اگر عاوی ہو تو زمین میں  
 جاوے کیونکہ سمت شمالی سورج کی بہت گرم ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ سورج کی کل گرمی زمین پر نہیں پڑتی ہے بلکہ بہت تھوڑا حصہ  
 زمین تک پہنچتا ہے باقی گرمی سورج کی تقسیم ہو جاتی ہے اور یہاں رون اور قمار  
 وغیرہ پر ممکن ہے مراد معصوم کی ہاں کان و جہاں اہل الارض سے  
 ہاں کان تو جہاں اہل الارض سے ہوئے اگر تمام گرمی سورج کی زمین پر ہو  
 تو ہر ایک زمین و اہل زمین میں جاوے۔

حکیم خاندانیک صاحب کا قول ہے۔ آفتاب کی وہ گرمی جو سال بھر میں زمین پر پڑتی ہے  
 ہے اگر ایک دفعہ میں آجاوے تو زمین بھل جاوے۔ اب اندازہ کرو کل حرارت کا اگر ایک  
 مرتبہ وہ زمین تک پہنچی تو کیا حالت ہو تیک یہ کہ بخار بنکر آجاوے۔

(۱) امام رضا علیہ السلام سے آفتاب و مانتاب دو نشانیاں ہیں۔ بعد اسکے فراتے ہیں  
 حکم ان دونوں میں عرش کے نور سے ہے اور حرارت دونوں میں آتش جہنم سے  
 آتی ہے جب تمامت ہوگی تو نور ان دونوں کا عرش میں چلا جاوے گا اور سورت سورج  
 ہوگا نہ چاند (تفسیر توحید البحرین)

اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ گرمی میں حرارت ذاتی ہے اور جان بھی غلط

نہیں ہے اور سین بھی حرارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت میں ان دونوں کو  
کا جرم ٹھنڈا پر جاویگا اور یہ جانہ سورج اس نظام سے ٹکڑو دوسرے نظام شمسی  
کے تابع ہو گئے کسی دوسرے ثابت ستارے کے بیچارہ ٹکڑے قابل سکونت ہو جاویں گے  
اور وقت نہ یہ جانہ ہوگا نہ سورج یہ سارا نظام شمسی برہم ہو جاویگا۔ یہی قیامت ہے۔  
(۶) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سورج کے لئے ایک ملک ہے جو ادھر رہتا ہے  
ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین جل جاتی (کافی، بخار) یہ بھی دلیل اس بات کی ہے کہ سورج  
بالذات حرارت و ناریہ رکھتا ہے۔

اب رہا بانی کے بچھنے دینا اگر یہ شخص استعارہ و مجاز ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ عوام میں  
آگ کی تیزی بانی کے بچھٹوں سے کم کی جاتی ہے خداوند کریم اوس جو ہر قدر ہی سے حرارت  
کم کر دیتا ہے جس سے زمین نہیں جلتی اور حرارت سے زمین کی حفاظت بانی کے چھٹے  
استعارہ ہے۔

اور اگر مجاز و استعارہ نہ ہو تو ہر سارہ ٹکڑے جو گرمی آفتاب کی پہونچتی ہے اوس کے  
سر در کرتے کیواسطے خدا نے وہ اجزا و بانیمہ درو پات جو کرہ ہوا میں مقرر کئے  
ہیں جس سے شعاع آفتاب کی سر در ہو کر ہر سارہ کی زمین تک پہونچتی ہے اور بانی کے  
بچھٹے دینا مراد اوس سے آفتاب کی گرمی میں جو حرارت شمسی کرہ ارض تک پہونچاتی  
ہے اور اجزا و بانیمہ سے کرہ تک سر در کرنا بچھٹے دینے سے استعارہ ہے۔

۲۔ بنا بر نظام ہر مثل حقت کو اکب کی سد یون سے ہے پس ہر جرم فلکی نور  
ناری ہے اور ہر ایک زمانہ دراز گذرنے پر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہوتا ہے چنانچہ چاروی  
زمین بھی آفتاب کا جدا شدہ شعلہ ہے جو عرصہ دراز کے بعد ٹھنڈا ہوا اطلاق ایک ایک زمین  
کا بطن گرم ہے چنانچہ زمین اکھنڈ روئی گزند کے دباؤ سے بھٹ جاتی ہے اور  
شعلہ شعلے معلوم ہوتے ہیں اور کوہ آتش فشان کے ذریعہ سے برتنے جیسے  
شعلہ نمودار ہوتے ہیں یہی حالت کرہ قمر کی تھی چنانچہ ڈاکرہ بوبک صاحب نے اپنی  
مختصر میں جامع کے کوہ آتش فشان کا نظارہ بیان کیا ہے اور برے برے شعلہ

کوہ آتش فشان کے شفق قر سے زائد روشن اور کو نظر آئے ہیں ہی حال دیگر بشارت کا ہے۔

اسلامی تعلیم کا نظارہ کرو اور صلوة پڑھو۔

(۱) امام حسن عسکری علیہ السلام تفسیر آید کریمہ ۷۷ جلی لکم الا من فاسا رسوہ  
چہینے خدا نے تمہارے بنے زمین کو فرش قرار دیا ہے (فرمانے ہیں کہ زمین کو تمہاری  
طبیعت کے موافق بنایا ہے تمہارے جہوں کے مناسب اور سکونات گرم نہیں  
بنایا ہے کہ ٹھنڈا دے (استحاج طبری) مطلق حرارت کی نفی نہیں فرمائی ہے بلکہ  
اور مقدار حرارت کی نفی کی ہے جو جلا ڈالنے والی ہوتی ہے یہ اس حرارت کا ذکر ہے  
جو سکونت اور زمین کے بعد زمین میں پائی جاتی ہے کہ زمین کے ٹھنڈے ہونے پر  
ورنہ جعفر زین گہری کھودا دیکھو حرارت بڑھتی جاوے گی جسے کہ قریب مرکز زمین  
ہر شے بال و گیر کی حالت میں اب بھی موجود ہے۔

(۲) چاند کی نسبت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے ۷۷ حرارت چاند میں جنم کی ہے  
(تفسیر، صحیح البحرین) چاند کو بھی گرم بنایا ہے چہ میں متقدین کی ترویج فرمائی ہے  
(۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام اجسام کی نسبت فرمایا ہے ۷۷ آگ تمام  
اجسام میں پوشیدہ ہے اور کل اجسام قائم بقسہ میں (مثال) سبقر اور لوہا جب دونوں  
باہم ملاؤ تو دونوں میں سے آگ نکلتی ہے جس سے چراغ جلائے ہو اور آگ  
سے روشنی ہوتی ہے پس آگ، حرارت ہر جسم میں موجود رہتی ہے اور روشنی  
اور جبک اور کی نکلتی ہے (استحاج طبری) صاف بتایا ہے کہ کل اجسام میں ناریت اور  
برقیت موجود ہے اور جو شے روشن و چمکدار معلوم ہوتی ہے وہی برقیت ہے  
۷۷ کوٹ ۷۷ ذوق و ذوق متقدین کو اکب و نجوم نہ خیال کرتے تھے  
بلکہ حوادث سے جو اور رضا کے سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ بجا را در دعوان  
اس رضا کا ادنیٰ خلقت کا باعث ہے۔

متاخرین نے متقدین کی رائے کی غلطی ثابت کی ہے اور کوٹ ۷۷ کہ دوسری قسم کا

سیارہ قرار دیا ہے۔ جبکہ پوجا ہم اور کائنات کا سب سے بڑا سحاب یا دھنی ہوئی  
 دلی کے ہے فرق دیگر سیارات سے یہ ہے کہ سیارات ٹھونس اور ٹھنڈے  
 ہوتے ہیں اور ذرات کے اجرام پوسے اور حرارت کی شدت کی وجہ سے مشتعل  
 ہوتے ہیں ایسا اذیت گیز اور بجائرات اس سے اوڑنے نظر آتے ہیں جو باہر  
 زائید قطر کوٹ سے ملے ہوئے ہیں ٹھون صاحب کا خیال ہے کہ ششہام میں  
 ایک دھار تارہ دیکھا کی دیا تھا جسکی گری اوس کو ہی سے جو آگ سے سرخ ہو  
 دو ہزار درجہ بڑھی ہوئی تھی جس سے بکھا جاتا ہے کہ کئی ہزار سال میں اوسکا  
 ٹھنڈا جہم ہوگا۔

اسلامی تعلیم میں مذنبات کی نسبت ارشاد ہے۔

لوام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے جاری فرما ا خدا نے آسمانوں میں  
 جبرائیل کو مقرر کیا اور جبرائیل نے اوس حد میں ہے جو ابتدا کی ہے اور آسمان کے  
 شہابوں کو ان جبرائیل کا ستارہ قرار دیا ہے جو روشن اور درخشندہ ہیں (مکملہ)  
 صاف ذوق ذنب کا بیان ہے اسلئے کہ ذوق ذنب تل جرائع کے مستطیل ہوتا ہے  
 اور ساری روشنی سر سے پہنچتی ہے جو ابتداء و سر کھٹنا چاہیے بھرا گونا ماری اور  
 نوری بتایا ہے جسطرح جبرائیل لذات تارہ نور رکھتا ہے پھر یہ بھی بتایا ہے  
 کہ شہاب ثاقب انھیں کو مٹو لے بنے ہیں جبرائیل کہ حکیم سلیمان علی نے بھی لکھا ہے  
 کہ جب ذوق ذنب پھٹتا ہے اور اوسکی ترکیب جھاتی ٹٹی ہے تو اوسکے طرف شہاب  
 ثاقب کھلا تے ہیں سترار فیل نے بھی ایسی تائید کی ہے۔ صاف اس حد میں  
 متقدمین کی رو ہے۔

۴۵۔ مارش گیزر یعنی لائٹ کا نیوٹنڈ مہیڈر و جن عدالت ک ہم مقد القصال  
 ۱۶۱۷ ذوق مادی ۸۔

یہ سہ رنگ و بلا بولا ذائقہ لطیف شے ہے جبکہ ابھی تک کسی تدبیر سے سیال  
 نہیں کر سکتے ہیں مادہ کو لکھ کی کا تو نہیں پایا جاتا ہے جسکو عوام میں فرسٹ میڈ پینے

آتش مرطوب کئے ہیں ایسی جگہ میں جان پانی بند ہے بالخصوص ہے اور نہایت  
 وغیرہ سرسبز بن و بان یہ مرکب ہمیشہ موجود رہتا ہے اس واسطے اسکو پانی گہر  
 کئے ہیں جو کہ طے کیوت پانی بھی پیدا ہوتا ہے اس واسطے اسکو آتش مرطوب کئے  
 ہیں یہ مرکب کاربن و ہیدروجن کا ہے۔ حیوانی کا وہ سراد درہ زمین کا ایسا تھا  
 جس میں یہ مرکب کمزرت سے پیدا ہوتا تھا کیونکہ اسوقت زمین پر پانی اور کچھ تھا  
 بہت جلد جلد روئید گیان زمین پر نمودار ہوتی تھیں اور سرکل کر زمین میں ٹھاننی تھیں  
 اسوقت مارش گیز زمین پر کمزرت سے پیدا ہوتا تھا عجیب نہیں اس آتش مرطوب کی نسبت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا ہو کہ یہ ایک وہ آگ ہے جو کھائی میں  
 پتی ہے (ضعال، بخاری، یو، گ) اب تیرہ سو سال کے بعد تحقیق ہوئی۔

۵۵۔ ریڈیم وہ دھات ہے جو کرسٹو کوری نے حال میں تحقیق کیا ہے اسکی عجیب  
 غریب خواص تھیں ہوئے ہیں ہر چند کہ ابھی کمال تحقیق نہیں ہوئی ہے مگر جو کچھ بھی معلوم  
 ہوا ہے وہ نہایت تعجب خیز ہے فالس ریڈیم سے روشنی اور حرارت ہر وقت نکلتی  
 رہتی ہے مگر اس روشنی اور حرارت نکلنے سے کوئی کمی ریڈیم کے حجم میں نہیں ہوتی  
 روشنی اور حرارت کے علاوہ ریڈیم سے دوسرے قسم کی شعاعیں بھی نکلتی ہیں جو  
 روشنی کی شعاعوں سے مختلف ہوتی ہیں اور ایک تین تین ہوتی ہیں یہ شعاعیں مفید  
 بھی ہیں اور مسمیٰ مضر رسان بھی ریڈیم کا کوئی رنگ نہیں ہوتا یہ بالکل شفاف ہے  
 اس کے نہایت چھوٹے ذرے ہوتے ہیں انکو پیکر سفوف بنا سکتے ہیں جس  
 نشے میں ریڈیم ہو اور سب سے سرد دھات دینے سے ریڈیم کی شعاعیں نہیں چمکتیں لگبھگ  
 فی مین نہ چڑھا ہوا اور ریڈیم کی نشی جسم سے کچھ دیر کے لئے لگی رہے تو اس سے  
 بڑی تخفیف ہوگی۔ ایک دھند کی حکایت ہے کہ ایک شخص ریڈیم کو ایک ٹی مین ڈاکٹر  
 جب مین کو کہہ کر کہیں لیجر دینے کے لئے دونوں کے بعد جسم کا وہ حصہ جو اوس  
 جب کے نیچے تھا سچ ہونے لگا اور آہستہ آہستہ وہ ان ایک تخفیف دہ زخم بن گیا  
 یہی ریڈیم کی شعاعوں کی خاصیت۔ اگر ریڈیم اور کوکلا دونوں ایک ہی برابر مقدار



مین لیکر کوئلہ جلا دیا جاوے تو یعنی حرارت کو ٹون کی آگ سے ایک گھنٹہ مین  
نکل جاوے گی اتنی حرارت ریڈیم مین سے کہیں اتنی گھنٹوں مین خارج ہوگی۔ اگر ایک  
سال تک ریڈیم برابر حرارت دروشتی دیتی رہے تو اس عرصہ مین اس کے حجم کا صرف  
ایک کروڑ و ان حصہ زائل ہو گا جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے ایک کلو گرام ریڈیم  
تیس فیٹ مربع کمرے کو روشن کر سکتی ہے اور اگر ریڈیم کے پاس سلفائیڈ آئن ہوگا  
رکھ دیا جاوے تو روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی آدمی دیر تک اس روشنی مین  
بیٹھا رہے تو اس سے اندر سے ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اگر ریڈیم کی نلی کا قطر  
ہیٹ کر آٹھ بند کر کے اس کے پردے پر رکھے تو اسکی روشنی آٹھ کے اندر دیکھائی  
دے گی جس سے معلوم ہوا کہ وہ آٹھ کو بذات خود روشن کر دیتی ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا مین اعلیٰ ریڈیم ڈیوڈ جٹا نک (فریڈریک اونس)  
موجود ہے اونس کا ایک ٹنائی فرانس مین اتنا ہی جبر مین اور امریکہ مین تھائی سے  
بھی کم۔ ایک اونس کے قریب دنیا کے باقی حصوں مین۔ ایک کلو گرام ریڈیم کی  
قیمت فی الحال ساٹھ روپیہ مین سونے سے تین ہزار گنی قیمت۔

ریڈیم کی حرارت کا اندازہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ دو گلاس لو ایک مین تھرمیٹر  
رکھ دو دوسرے مین ریڈیم کی نلی رکھ دو سراسر تھرمیٹر کچھ عرصہ کے بعد بارہ  
اوس تھرمیٹر کا جو ریڈیم دھات کی نلی کے پاس ہے چڑھ جاوے گا اور خالی گلاس  
تھرمیٹر اپنی اصلی حالت پر رہے گا۔

ریڈیم مین علاوہ حرارت دروشتی وغیرہ کے ایک اور چیز بھی ہے جسے ریڈیم کے  
بخارات کہنا مناسب ہے جس طرح بانی سے بخارات نکلتے ہیں یہ بخارات جو ریڈیم  
سے نکلتے ہیں اور گرد کی چیز پر چڑھ جاتے ہیں جو اوس مین یہ بخارات ایک خاص  
وقت تک ریڈیم کے خواص پیدا کر دیتے ہیں۔ ایک نہایت مفید خاصیت ہے  
کیونکہ ہر ایک شخص کے لئے ریڈیم ممکن نہیں ہے وہ محروم اشخاص اوس چیز مین  
ہی سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ریڈیم کے بخارات سے اخذ ہو گئے

ہوں۔ ریڈیم کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے کمرے کو سب سے بجا اہرات کی شناخت ہو سکتی ہے اگر ایک یا ایک کمرہ میں میرے بجا اہرات کے پاس ریڈیم لائی جاوے اور وہ بجا اہرات جگمگاؤ ٹھین اور بڑی تیزی سے چمکنے لگیں تو وہ سچے ہیں اور اگر اوپر کوئی اثر نہ ہو تو چھوٹے خیال کیے جاویں۔

بعض ایسی بیماریوں کے لیے جو لاعلاج سمجھیں جاتی ہیں ریڈیم بہت مفید ثابت ہوئی۔ سنہنٹل یوپس اور سرطان وغیرہ کے اسکی بددست ازمو بھی دیکھ سکتے ہیں جانا پڑے ایک انڈسٹری آرمی براسکا تجربہ کیا ریڈیم کی نئی ادسکی آٹھ پر دیکھی گئی اور سکو کمی چیزیں نظر آئیں۔ آدھے نمبر کے درو کو بھی فوراً اکھوتی ہے۔

ایک اور عجیب خاصیت یہ ہے کہ سینڈک کے بچوں پر شعاعیں ڈالی گئیں تو وہ آٹھ روز میں بڑے بڑے سینڈک ہو گئے اور جب بڑے سینڈک کو شہر پہل کیا گیا تو وہ حد سے زیادہ بڑھ گئے۔

انسان کی ذمہ داری کو تمام کرنے کے لیے ریڈیم بہت ہی خطرناک اور دردناک چیز ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کھو روگرام ریڈیم ملک فرانس کے نام آبادی کی زندگی ختم کر دیتے کافی ہے انسان اس کے اثر سے جو ہوں کی طرح مر رہے ہیں کیڑوں کے لیے بھی ایسی خدناک شے ہے۔

بعض مختلف پرند کے انڈے ریڈیم کے پاس رکھے گئے اور ان سے مختلف رنگ کے بچے پیدا ہوئے جو بالکل اون پرندوں سے مختلف تھے جنکے وہ انڈے تھے۔ بعض مگرمین ایسے ختمے بن چکے پانی میں ریڈیم کے آثار پائے گئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں ریڈیم خاص مقدار میں موجود ہے۔ اس دھات کی تحقیق سے اسلامی تحقیقات پر روشنی پڑتی ہے جسکو کچھ اجمال سے ہم ہتھام ذکر کرتے ہیں۔

۱۲ ریڈیم سے حرارت دو درجہ تک بڑھتا ہے مگر اس کے حجم میں کبھی کمی نہیں ہوتی۔ اسے اس خرق عادت سے معلوم ہوتا ہے پہلے سمجھا جاتا تھا کہ کوئی جسم بدون

اسے حج مکہ کے کوئی فوت اور کوئی افزائش نہ ہوتا ہے۔ بھٹ ۱۰ وزخ کے حالات کو جو کچھ اخبار و احادیث و آیات قرآنی میں لکھا ہے اور کما فاد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ ایک حال میں رہتے ہیں چرخ کرنے سے کم نہیں ہوتے۔ اس صفت پر بھٹ ۱۰ وزخ کے نہایت قہقہہ زنی ہوتی تھی اب ریڈیم کے وجود سے بھٹ کی ہنسی کی ظنی کھول دی۔

(۲۶) ریڈیم کی کئی قسم کی شعاعیں ہوتی ہیں جو روشنی کی شعاعوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

(الف) بہت تیز ہوتا ہے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ جناب سیدہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہا عذاب عبادت میں جب نماز کی واسطے کھڑی ہوتی تھیں تو مختلف اوقات میں مختلف انوار سفید و سرخ و زرد و ساطع ہوتے تھے۔ اب ریڈیم کی شعاعیں ثابت کرتی ہیں کہ علاوہ نور کے ایسی نورانی شعاعیں ایک ہی جسم میں مختلف ہوتی ہیں۔

(ب) حضرت آدم کی خلقت میں بتایا جاتا ہے کہ نخل اجڑائے کیمیائی کے اور بن نور بھی تھا جو نور خدا تھا اور یہی نور موجب ایمان کا ہوتا ہے (تفسیر

فرات) ہمارا لالہ (ج) حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ملائکہ کی خلقت آب شیرین کے نور سے ہوئی ہے اور مگر رحمت تھا (ہمارا تفسیر فرات) بعض جنوں میں ریڈیم کے آثار کا پایا جاتا اور اس سے استدلال اس امر پر کہ زمین میں ریڈیم دھات ملی ہوئی ہے ممکن ہے وہ بانی دریا کا حسین ریڈیم کھلا ہوا اجودہ سی سے خلقت ملائکہ ہوئی ہو محال اعلیٰ (ج) (۲۷) آگ روشن ہو جاتا بھی عقل میں نہ آتا تھا ایک کلورڈ لیم ریڈیم میں مرج کرے کو روشن کرتا ہے۔

(الف) امام حسین علیہ السلام کی بیٹائی سے شب تاریک روشنی کا نکلتا اور راہ کار روشن ہو جاتا جیسا کہ احادیث میں ہے کیا بعید ہے۔

(ب) خدا فرماتا ہے ۱۱ اللہ نور السموات والارض من مثل نور ۱۲

کشتوۃ فیہا مصباح المصباح فی الزجاجة کا تھا کو کج دی  
 یوقد من شجرة مباركة من بئونة لا شرقية ولا غربية تیکند  
 من بیتھا یصخر وعلوم خمس سنن غیر علی نحر (سورہ نور) خدا  
 آسمان و زمین کا نور ہے مثال اوسکے نور کی چراغدان کی ہے جس پر چراغ ہو  
 اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہر شیشہ بھی جگہ اس ستارے کے مانند ہو و چراغ  
 و رخسار بابرکت از یون سے جو نہ شرقی ہے نہ غربی جلا یا گیا ہو قریب ہے کہ  
 روغن ادسکا از خود جل اوسکے اگر یہ آگ اوسکے متصل نہ ہوئی ہو یہ نور بالاسے  
 دور ہے۔ جاہل حیران تھے کہ بے آگ و شیشی کیسی۔ خدا بتاتا ہے کہ اوسنے  
 زمین و آسمان کو روشن کر رکھا ہے جس میں کاربن کا نام نہیں ریڈیم وعات کو دیکھو  
 اور اوسکے ایک کلوگرام سے تیس فٹ مرئی کمرہ کو روشن ہونے دیکھو خدا کا  
 نور اس سے بڑھا ہوا ہے جو تمام عالم کو منور کیے ہوئے ہے۔ روشنی آگ ہی پر  
 منحصر نہیں ہے یہ نور الہی جو نور مخلوق ہے اور عالم کے منور کرنے کی واسطے  
 خلق ہوا ہے اوس میں جو ہم ظلماتی کا رہن چھو بھی نہیں گیا۔

(۴) ریڈیم وعات جس نمایین ہو اوسکا حجم انسانی سے درتک فضل ہوتا ہے  
 ڈالتا ہے۔ اس خاصہ کو مشاہدہ کرنے کے بعد کیا تعجب ہو سکتا ہے اوس  
 واقعہ پر جو حضرت ابو نبی ہرگز را۔ اسلامی اخبار میں دیکھو شیطان کا حضرت  
 ابوب کے منہ میں چھوکن اور اس سے تمام جسم آبلہ ہو جانا اور کمرے پر دانا جسی  
 تصریح قوریت میں بھی ہے کہ کوئی لیبید از عقل بات نہیں ہے۔

(۵) ریڈیم کے کچھ رات میں جزیرہ جم جانے میں اوس میں بھی خاصیت ریڈیم کی پیدا  
 ہو جاتی ہے اور ریڈیم کی ملی آنکھ پر ناپیلا کے رکھنے سے بہت سے اشیا اسوجھتی  
 پرستہ میں ریڈیم کا نور آنکھ میں آجاتا تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے۔

اب دیکھو خیاب امیر علیہ السلام نے ایک لاینا کلا سطر سے علاج کیا کہ دلی مانی  
 سے نر کے آنکھوں کے معلقہ پر رکھا اور ایک آنکھ لگ میں گرم کر کے مریض کو

سدرج کھنکھار کے اوس آئینہ میں نظر کرایا خود اپنا کی آگئی درمیتہ العاجین  
یہ علاج بھی بہت عقل نہ رہا اولاً بینائی اوسکی ایک شخص کے تجربہ و آگہ پر بار بستے  
گئی تھی مکن ہے ضرب سے کسی پردہ میں خون بھگیا ہو اور اس عمل سے آئینہ کا فوس  
ڈال کر وہ خون حشرات ہو بچھا کر رقیق کیا گیا ہو۔ یا اوس شیشہ میں ریڈیم و حیات کے  
کچھ خواص آنا رہوں۔

(۶) مینڈک کے بچوں پر ریڈیم و حیات کی شعاعیں ڈال کر ایک ہفتہ میں برعکس  
تجربہ سے ثابت ہوا ہے جناب شدہ صلوات اللہ علیہا کا منوجی نسبت لکھا ہے  
کہ ایک ہفتہ میں عادتا بچہ جس قدر رتہ کرتے ہیں اس قدر وہ معطر ایک اور زمین میں  
زمانی تحقین خلاف فطرت انسانی ایسا منو ہوتا کچھ بھی متبعہ نہیں ہے کیا اوس معطر کے  
اجزاء کی کیمیائی کے خواص و آثار سے انکار کر دینا اور ریڈیم کی اس خاصیت کا بڑا  
کرنا انصاف کا خون نہیں ہے ۹ ریڈیم کی شعاعیں بڑھنے سے حیوانات میں نو طواف  
فطرت ہو اور جناب سیدہ میں نو طواف فطرت قابل قبول نہ ہو۔

### پانچواں باب زمین کا بیان

۵۔ سابق کے لوگ زمین کو عنصر بسیط سمجھتے تھے حالانکہ تحقیق سے زمین  
بہت سے عناصر پر مشتمل جانتے ہیں اور خود زمین عناصر سے مرکب ہے بہت سے  
تغیرات و حیات اور غیر و حیات کی شکل میں جزو زمین ہیں۔ میری نظر میں متقدمین کو  
یہ شبہ کہ آب و خاک و باد و آتش عنصرین اسوجہ سے ہوا ہے کہ اوس اجسام کی تین شکلیں  
عسوس نہیں جادے ایشیال، گیسز اور ان تین شکلوں کے چار مرکبات کثرت سے (و گروہ کئی  
پرست جبکہ وہ عنصر کے) اور مرکبات عالم کا جز قرار دیا اور جو اولاد خون نے  
سلطنت پر قائم کیے ہیں وہ سب وہی اور قیاس میں ہم ادوں اولاد کا نہ دکر لکھا جاسکتا  
ہیں نہ خود کسی فلسفہ کی مقصود ہے اس کتاب کی تحریر کا صرف فٹاریہ ہے  
کہ فلسفہ جدید کے قدر و ہارے فلسفہ سے مطابق ہے۔

اسلامی تعلیم میں زمین کو عنصر بسیط نہیں بتایا ہے مباحر حال کی کیمسٹری میں ثابت ہوا

محصور نے فرمایا ہے کہ خدا نے ہوا کو پیدا کیا اور اس سے خلقت و نور اور ہوائی اور  
 عرش و ہوائے تند خلق ہوئی اور ہی ہوا سے (اکسجن) آگ پیدا ہوئی تمام مخلوقات  
 انہیں چھ چیزوں سے بنے (تفسیر فی، بخارج) ہوا سے تمام مخلوقات کی پیدائش  
 بنائی گئی ہے ممکن ہے اس ہوا سے آکسیجن مراد ہو جو ارضی مرکبات میں اس قدر ہے  
 جو یا کل زمین کا نصف وزن یا اور کوئی تیز مراد ہو زمین کو عنصر نہیں بتایا ہے اور گلی  
 یانی و خلقت و نور کو عنصر بتایا ہے بلکہ حدیث میں مخلوقات کی بناوٹ کے غالب اجزاء  
 کا ذکر ہے اور زمین بھی زمین مذکور نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ بسیط نہیں ہے بلکہ  
 بسیط ہے نہ باقی نہ ہوا نہ خلقت و نور نہ عرش اب مراد خلقت و عرش و نور جو اس  
 کیا ہے غالباً محاذ ہے اور استعارہ ہے خاص اجزاء سے جگہ جو ہم نہیں سمجھتے مگر  
 سے تفصیل دیکھی گئی لیکن اگر عرش سے مراد وہی عرش ہے جسکو کربکی اور بتایا  
 جاتا ہے اور جس سے عالم کو بیٹھ گیا ہے اور مراد خلقت سے عدم نور ہے تو یہ غلط  
 ہے عرش کے کونے اور اس سے خلقت عالم کی اسکا کوئی بھی متعلق نہیں ہے  
 بسیط سے خلقت عینی شے ہے وہ جیسا کہ انہیں ہو سکتی لہذا اس مقام پر محاذ و ہوا  
 ہے خاص ایشیاء سے مختصر اسلامی تعلیم میں زمین کو مرکب بتایا ہے اور بسیط  
 جیسے متاخرین قائل ہیں۔ گیسٹری میں نصف وزن زمین کا آکسیجن کو بتایا ہے  
 اسلامی تعلیم میں اگر زمین کی خلقت ہوا سے کی جاتی تو کس قدر حیرت ہوئی جدید فلسفہ  
 زمین سے زمین کی خلقت بتاتا ہے اور کچھ حیرت نہیں ہوئی اسلامی تعلیم میں تمام موجودات  
 کو گیز سے بتایا ہے چھ زمین بھی داخل ہے ابو صدق دل سے اس تعلیم کا کلمہ پڑھو  
 اور ماضی و مستقبل کا ترک کرو۔

۵۔ مسیح شیم۔ علامت س م مقدس الانصال ۲۸۔

یہ عام مفروضہ ہے جس سے زمین بنی ہے اسکو سلیکان بھی کہتے ہیں بہت شاکسین کے  
 اس سے زیادہ اور کوئی مفروضہ دنیا میں نہیں ہے جو تھا اصل زمین دار نباتات کا ہے  
 خاص نہیں مگر لیکن جیسا کہ آکسیجن کے ہوا ملا ہوا ہے کہ اور ورسنگ بورے سنگ چھ

سنگ قطع، بالوں اور اکثر پہاڑوں کے پتھر قریب قریب خالص سلی سنگ ڈاکی اوکائی کی شکل میں پایا جاتا ہے وزن تناسبہ اسکا ۲۱۴۹ ہے اور اس کے پھلانے کے لیے اس قدر تیز حرارت درکار ہے جیسے لوہے کے پھلانے کے لیے ضرورت ہے۔

سلی سنگ ڈاکی اوکائی علامت ۴۰ لم مقدار اتصال ۶۰ سلی شیم کا بھی ایک اوکائی ہے جسکو عوام میں سلیکا کہتے ہیں جبکہ گوشت ستون کی شکل میں قدرتی بکثرت ملتا ہے جسکو گوارٹز سے بننے سنگ بلوری کہتے ہیں پتھر بھر اور دوز پتھر اور پھر ارج در حقیقہ دزد مرد و سنگ شیم قریب قریب خالص سلیکا میں شیشہ بننے کا ج بھی سلیکا کا مرکب ہے ہزار ہا قسم کے کافی مرکبات ایسے ہیں جو ایلیمینم اور ٹائیم اور کیلیم اور آئرن سلیکیٹ سے مختلف مقدار میں نکل رہتے ہیں سپر رنگ کا شفاف گوارٹز (یعنی سنگ بلوری) جو خالص سلیکا ہے اسکا وزن تناسبہ ۲۱۶ ہے یہی تیزاب میں حل نہیں ہوتا الا ہیڈر فلو رک ایسڈ میں سلی شیم ٹیڑا فلورائیڈ اور پانی

بننے میں ۱۰۰ حصہ فلور ۱۰۰ حصہ فلورائیڈ ہے۔ سلیکا کسی آگ سے نہیں پگھلتا الا کسی ہیڈر جن کے شعلہ میں۔ سلیکا سینیٹ اور زیت اس کے پھٹکے میں بھی ہوتا ہے یعنی پھٹکری شیشہ مائینٹ، ایسب سلیکان میں۔

اسلامی عظیم میں زمین کی خلقت میں بتایا گیا ہے ۲۲ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں زمین بالو سے بنی ہے دکائی (یہ وہی سلیکان یا سلی شیم ہے۔

۵۸۔ کیلیم۔ علامت ک مقدار اتصال ۴۰

یہ دھات خالص حالت میں کبھی نہیں ملتی لیکن مختلف مرکبوں کی صورتیں نہایت کثرت سے پایا جاتا ہے خصوصاً کاربونیٹ نمک کی شکل میں کیلیم خوبصورت سفید رنگ کا پگھلا دھات ہے جس میں خفیف جہلک زرد رنگ کی پائی جاتی ہے وزن تناسبہ اسکا ۵۵ ہے اسے سونے کے اتھ سخت ہے اس کے ہار یک تار بنا سکتے ہیں یہ کترا

اور سوہن سے رہتا بھی جاتا ہے چوتھ دیکر پتلے کا غلے کے مانند جن بنائے ہیں  
 مرطوب ہوا کے مقابل میں جلد میل ہوتا ہے اور خشک میں بدیر بانی کے اجزاء اور  
 جلد متفرق کر دیتا ہے بلاتیم کے ورق پر روح انفرس کے چراغ پر رکھنے سے خوبصورت  
 سفید رنگ کی روشنی کے ساتھ جلتی ہے عطر القیاس انجن اور رکھ رہیں اور اجزات  
 آبیوڈین اور بروہن بھی پتلی کیساتھ جلتی ہے کیلک اولکائیڈ یا لایم۔ گنا، ہندی  
 میں جو ناسکے ہیں۔ سنگ مرمر کو خوب حرارت پہنچانے سے خاص چیز حاصل ہوتی ہے  
 کیلک کاربونیٹ کک یا یہ نمک دنیا میں مینار ملتا ہے مثلاً کھرباشی اور لایم اسٹون  
 لینے نکلا اور مال بل لینے سنگ مرمر۔ کیلک کاربونیٹ ہیں۔

علامہ ازین کوڑی گھوٹی، ایسی کاربونیٹ آف لایم ہیں۔ انسان و حیوان کی ہڈیاں  
 یہ نمک موجود ہے۔ کیلک کاربونیٹ بانی میں حل نہیں ہوتا لیکن اگر اس بانی میں  
 کاربونک ایسڈ موجود ہو تو بہت جلد حل ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیم میں بتایا گیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہیں  
 زمین سب سے اچھی اور چونا ٹھکانا ہے (بحار، خصال)

خاص طور پر مصوم نے ان دو چیزوں کا ذکر فرما کر کیمیائی حالت زمین کی بتائی ہے  
 اور کیلیم کے وجود کی طرف اشارہ ہے جاہل عربوں سے کیلیم کا ذکر فرما کر کیا فائدہ  
 تھا وہ لوگ کچ اور چوٹے کو معدنی نہ سمجھتے تھے معدنیات میں ذکر فرما کر صاف بتا دیا  
 کہ کیلک کاربونیٹ زمین کی ساخت میں موجود ہے شریعت میں حج اور چوٹے پر  
 تیمم اور سجدہ کی مانگت ہے خاص اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ دونوں چیزیں معدنی  
 ہیں اور معدنیات پر سجدہ اور تیمم کی مانگت ہے۔

۵۹۔ ایلیومینیم۔ علامت ال مقدار اتصال ۴ و ۳

یہ دھات بشکل سلیکیٹ بصورت مختلف کھنی شیون کے اور ادا کائیڈ کی صورت میں  
 بھی درمیاں ملتا ہے ایلیومینک، سوڈک، کلو رائڈ جو دہرائنگ ہے اسکو سوڈیم  
 دھات کے ہمراہ ملا کر حرارت دینے سے اس دھات کو علیحدہ کر دیتے ہیں



یہ دھات جانہی کے مانند ہنایت چکدار خوبصورت دھات ہے جس سے اب  
 مختلف قسم کے زیور بناتے ہیں وزن متناسبہ اسکا ۲، ۶ سے دھاتون کے ہوا  
 بہت کارآمد و عمدہ مرکب ہے ہن بنانا نہ کیسا تھرا ایک ایسا مرکب بنتا ہے جو  
 کے مشابہ ہے۔ ایلیوینک اور کسانڈاسکو ایلیوینیم سکو لی اور کسانڈاسکو بھی کہتے ہیں۔  
 ال ۲ ظاہری صرف ایک اور کسانڈاسکو ایلیوینیم کا قلعی صورتیں یہ مرکب ہے اسطور پر  
 قدرتی مٹا ہے یعنی یا قوت، نیلم، اور کھرہ بڑ بھڑ پتھر، پتھر کری، کے پائین ابونیا کا  
 سوہوشن داخل کرنے سے یہ مرکب حاصل ہوتا ہے یہ سفید رنگ کا ہڈ ریت ہے ایلیو  
 نیک پٹاسک سلفیٹ وہ مشہور و معروف دھاتوں کا ہے جسکو ایلم (پتھر کری) م  
 کہتے ہیں ہن بنی جسکو پوروسینین کہتے ہیں کئی طرح کی ہوتی ہے اور کئی قسم کی مٹیاں ایسی ہیں  
 جو عروق بناتے ہیں لیکن اون سبکی مہارت یہ ہے کہ وہ ایلیوینک سلیکیٹ ہن  
 انکو چٹنی مٹی کہتے ہیں۔

انسانی خلقت کے بیان میں کئی مٹی کا ذکر اسلامی فلسفہ میں کیا گیا ہے جسے ظرف  
 بننے میں عذر افراتا ہے۔ خلق الانسان من صلصال کا لفظ افراتوہ  
 انسان اوس مٹی سے بنا ہے جو صلصال تھی مانند قنار کے۔ قنار اوس مٹی کو کہتے  
 ہیں جو آگ سے بکالی جاوے جسکی ٹھیکری ہوتی ہے (جمع البحرین) اور صلصال  
 وہ سوکھی مٹی ہوتی ہے جو آگ میں نہ بکالی جاوے اور کے بجانے سے آواز  
 بکے برتن کی سی آوے (جمع البحرین) یہ وہی چٹنی مٹی ہے اور ایلیوینیم ہے جسکو  
 اسمقام برصلصال کہا ہے وہی چٹنی مٹیاں جو عروق بنانے کے استعمال میں آئی  
 ہیں بدون آگ میں بکائے ویسی آواز دیتی ہیں جو ادریون کے بکائے کے بعد  
 آواز پیدا ہوتی ہے یہ صلصال وہی ایلیوینیم ہے جو چٹنی مٹیوں کی شکل میں  
 پایا جاتا ہے۔

۶۰۔ سوڈیم علامت س و۔ مقدار اتصال ۲۳

جانہی کے مانند سفید رنگ کا ملائم اور چکدار دھات ہے، ۲۰۰ درجہ میں پگھلتا ہے

اور حرارہ کی حرارت سے کم میں شکل ہجرات تبدیل ہو جاتا ہے ہجرات بے رنگ  
ہوئے ہیں وزن متناسبہ اسکا ۱۹۷۲ ہے اس واسطے پانی میں ڈالنے سے حیرت  
اور اس کے اجزاء جلد تفرق کر دیتا ہے مگر اس قدر حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ شعلہ  
پیدا ہو لیکن اگر پانی در گرم ہو یا ایک ٹکڑا جاذب کا غذا کا پانی پر بھرا دے سو ٹکڑے  
کا ٹکڑا رکھیں تا کہ ایک جگہ دھات قائم ہو جاوے تو اس قدر حرارت پیدا ہوگی کہ شعلہ  
پیدا ہو جاتا ہے اور شعلہ کی رنگت خوب زرد ہوگی پانی سے آگ لگنا دیکھی یا ایک  
ایسی بات تھی جو قیاس میں نہیں آسکتی تھی اب تجربہ اسکی دلیل ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسکو آگ کے اقسام میں مفضل سے فرمایا ہے  
۱۔ ایک وہ آگ ہے جو جیتی ہے کھائی نہیں بے فساد ہمارے

سوڈک کھو ماہر یہ عام کھانے کا ٹک ہے جو تمام دنیا میں کثرت سے پایا جاتا ہے  
سندر کے پانی میں فی صدی تین حصہ موجود ہے اس واسطے اسکو سی سالٹ بچے  
بحری ٹک کہتے ہیں اکثر اقلیم میں اس کے بڑے بڑے جھیلے ہیں عظیم الشان بہار  
اور کانیں بھی اسکی زمین میں موجود ہیں سوڈک کاربونیٹ جسکو ہندی میں بھی کہتے  
ہیں پہلے اس ٹک کو استخار پھری کی خاک سے حاصل کرتے تھے اب اسکو کھانے  
کے ٹک سے بناتے ہیں سوڈک سٹریٹ یہ ٹک بھی بعض ولایتوں میں قدرتی شاپ  
سوڈک پورٹ۔ یعنی سہاگ یہ ٹک فارس اور طبت کے چٹو میں قدرتی نکلا ہوا  
ان ٹکوں کا بیان اسلامی تعلیم میں بانیوں کے بیان میں ہے خدا فرماتا ہے ۷ خدا  
عذاب و عذاب و عذاب اچھا چور سورہ فاطر ۷ آب شیرین ہے اور  
(خوش ذائقہ ہے) اور یہ آب لکین و شور ہے۔ تمام ٹکوں کے اقسام کو یہ استاد  
شامل ہے جو مخلوط ہیں پانی میں اور پانی سے زمین میں جزا رضی ہو گئے ہیں۔

۱۔ آئن۔ علامت اور مقدار اتصال ۵۶

ہندی میں لوہا فارسی میں آہن لائن میں فہرہ کہتے ہیں ہر مقدار اس دھات کا مقدار  
ہے اور مقدار کثرت سے یہ دھات زمین میں اور اجزائے ارضی میں موجود ہے اکثر

چیزیں بدون اسکی شرکت کے نہیں بن سکتیں خالص صورتیں بہت کم ملتے ہیں۔  
بعض اوقات جو آسمان سے برساتا ہے اس میں خالص لوہا ہوتا ہے۔

اب تک لوگ کہتے تھے کہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ لوہا آسمان سے خدا نے بھیجا  
جیسا کہ ارشاد ہے: **وَإِنَّا لَنُحْلِلُهُ** (سورہ حدید) اب کیا منہ بکر نہیں گے  
آسمان سے لوہا برسا کیسا کایک روز مرثیہ کا مشاہدہ ہے جیسا کہ تیرہ سو سال پیشتر  
آجے قرآن مجید میں بتا دیا ہے۔

تجارت میں نین قسم کا لوہا پایا جاتا ہے یہ تینوں کیمیا کی صفات میں ایک دوسرے  
سے بہت مختلف ہیں۔ اول بنایا ہوا۔ دوم ڈھلا ہوا۔ سوم فولاد۔ پہلی قسم کا قریب  
قریب خالص لوہا ہے۔ دوسری قسم کا رین اور سلیکان مختلف مقدار میں شامل ہیں۔  
تیسری قسم کے لوہے میں دوسری قسم کی نسبت کاربن کم ہے زمانہ سابق میں وہی  
قسم کا لوہا تھا بنایا ہوا اور فولاد ڈھالا جاتا تھا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے  
مفضل سے معادن کے بیان میں لوہے اور فولاد کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اسکی  
یہی وجہ ہے کہ وہ حضرت کیمیا کی اخلاط کو ان دونوں کے جانتے تھے اور ساتھی  
تیسری قسم کو ہی کی جنگ آسمان کیسا تھا برساتا ہے اسکا ذکر بھی قرآن میں موجود ہے  
جس سے سابق یونانی مکالم بھی ناواقف تھے۔ وزن متناسبہ اسکا ۷۷ ہے خالص  
لوہے کی ظہین کعب شکل کی ہوتی ہیں۔

لوہے کے بعض مرکب جن مقناطیس صفت ہوتی جاتی ہیں اور مقناطیس لوہے کو کھینچتا  
مگر جب اسکو حرارت دیکر سرخ کریں تو مقناطیس اسکو نہیں کھینچ سکتا لیکن ٹھنڈا ہونے  
کے بعد یہ مقناطیس سیاہ لوہے کا اکساؤ ہے جو پھر دن کے پہلے طبقہ میں ملتا ہے  
اور اکثر اس کے پہلا کھینچتے ہیں لوہا حیوانات ذی الفقرات کی بناوٹ میں بہت موافق  
ہے اور جز خون ہے، اکساؤ اسکا بناناات و حیوانات کے لیے نافع ہے۔ لہذا  
بھی جز ارضی ہے۔

اسلام میں بھی مذہب کے اجزاء میں سے لوہے اور فولاد کو قرار دیا ہے اس لیے کہ

زمین سے حاصل ہو وہ جز زمین ہے سعدی لوسے کا ذکر امام جعفر صادق ع نے  
مفضل سے فرمایا ہے۔

۲۲۔ کاربن عظامت ک مقدار ا انصال ۱۲

یہ پہلا ثقیل مفرد ہے بیشال یا لطیف شکل میں نہیں ملتا ہے لیکن اس عجیب مفرد کی  
تین مختلف نقلی شکلیں ہیں بظاہر تینوں صورتیں ایک دوسرے سے نہایت جدا  
ہیں گرامیت میں سب یکساں ہیں سر مو تفاوت نہیں ہے مثلاً انسان باعتبار کثرت  
بنادٹ سب ایک ہیں وہی دو آنکر اور ایک ناک و دکان ایک سعدہ خدا سے لیکو  
عطا کیے ہیں ہضم اور گردش خون کے آلات جو خالق نے ہر رستان کے رہنے  
والوں کے جسم کے اندر بنائے ہیں وہی افریقہ و روس و فرنگ و دیگر اقوام کے  
مگر دیکھو ایک آدمی دوسرے سے بظاہر شکل میں کس قدر مختلف ہے یہی صورت اس  
مفرد کی بھی ہے جو جز اعظم زمین کا ہے۔

اول وہ صورت ہے جسکو ہم ہیرا یا الماس کہتے ہیں دوم گرافاٹ یا بیگیو، سوم  
چار کوں بیسے کو لکھ نقل رنگ و وزن متناسبہ کے اعتبار سے ان تینوں میں بہت بلکہ  
بالکل اختلاف ہے لیکن انہیں سے کسیکو آسین یا ہوا کے مقابلہ میں جہن آسین  
موجود ہے جلادین تو وہی چیز اور ایک ہی وزن کی حامل ہوتی ہے جسکو کاربو  
ایسڈ یا کاربن ڈائی آکسائیڈ کہتے ہیں اس مرکب کے ہم حصوں میں (۲۴) آسین  
اور ۱۲ کاربن ہی جا سکتا جس سے ان تینوں شکلوں کے انشاء کو حاصل کریں کاربن  
نہایت بڑا مفرد ہے جو انسان و حیوان و نباتات کی بنادٹ میں جز اعظم ہے اگر وہی  
زمین پر یہ عنصر نہ ہوتا تو مخلوق خواہ حیوانات سے ہو یا نباتات سے۔ بصورت  
حال ہرگز موجود نہ ہوتی علاوہ ان تین صورتوں کے یہ مفرد آسین و ہڈی و جن کے  
ساتھ نباتات و حیوانات و انسان کی بنادٹ میں جز اعظم ہے اور آسین و کلسیم و مائت  
ساتھ لکھ اور کھرمائی اور سنگ مرمر اور سیسہ وغیرہ کی صورتیں لانا انتہا موجود  
ہیروکسیم میں کھرمائی اور زبر صاحب نے ظاہر کیا کہ یہ مشہور و معروف جلاد

اور اہرات کا بادشاہ خالص کاربن ہے اور ایک ناچیز شے یعنی کوئلہ کا سگاہائی ہے دنیا میں سب سے بڑا ہیرا اور عمدہ کوہ نور ہے جس کا پتلہ وزن پون باؤ کے قریب تھا اور تراشنے کے بعد اب ایک توڑ دس ماشہ تین رتی کے قریب ہے الماس گویا قلعی کاربن ہے ہمیشہ ہشت گوشہ قلم کی صورت میں قدرتی مٹا ہے وزن مٹا سب سے ۳۲۳ سے لیکر ۳۳ تک ہے۔ الماس کے برابر کوئی شے سخت نہیں ہے کسی چیز کے مقابلہ میں حرارت دین تو اس کے ہمراہ ملکر کاربونک ڈاٹمی اور کسٹالین شامل ہو جاتا ہے لیکن اگر اکیس جین یا ہوا سے بجا کر سخت حرارت دین تو کوئلہ کے مانند ہو جاوے گا۔ اگر آتش جڑ گوشہ قلب کی شکل میں ہوتا ہے اور سیاہ رنگ کا مثل دھات کے کس تشبیہ سے اس کو سیاہ سیسہ بھی کہتے ہیں اور کاغذ پر اگڑنے سے سیاہ داغ پڑتا ہے۔ اس واسطے خالص کر کے پبل بناتے ہیں۔

کوئلہ قسری شکل کاربن کی ہے یہ گویا قلعی کاربن ہے لکڑی یا حیوانات کی ہڈیوں کو جلانے سے حاصل ہوتا ہے یہ بالکل خالص کاربن نہیں ہے اس میں بعض معدنی نمک بھی ملتے رہتے ہیں۔ کوئلہ کی شکل کا نہایت خالص کاربن وہ ہے جس کو کاجل کہتے ہیں۔

وزن مٹا سب سے اس قسم کے کاربن کا ۱۶۰ الیکٹرک جھک ہے کوئلہ اگرچہ بظاہر بانی سے ہلکا معلوم ہوتا ہے لیکن فی الواقع وہ بھاری ہے، سفیدی ہونے کی وجہ سے بانی برتتا ہے لیکن اگر اس کو سفوف کر کے بانی میں ڈالیں تو وہ بانی کے نیچے بیٹھ جا دیکھا سفیدی ہونے کے باعث اس میں جذب کرنے کی بھی صفت بانی جاتی ہے تو اسے مرتبہ اپنی طاقت سے زیادہ ایونیا کو اور تو مرتبہ کہ جن کو جذب کرتا ہے شکر کو صاف اور اس کی رنگت کو جذب کرنے کے لیے بھی متعل ہے داغ عفونت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عفونت دار جو این جو یہ جذب کر لیتا ہے وہ اکیس کے ساتھ جو کوئلہ اپنے اندر جذب کر کے رکھتا ہے مگر ایسے مرکب ہو جاتے ہیں کہ انکی ماہیت بدل جانے کے سبب سے ان میں سے کیفیت غلط کی بالکل جانی رہتی ہے اگر کوئلہ بانی پاکینٹے تلے اوپر چکر مٹی سے پوشیدہ کر دیں اور اندر ہی اندر جلادیں اس طرح سے اس میں ہوا نہ جاوے تو بانی اور کل ہوا

اس سے وہ مرکب ہے اور ہوا دیکھا اور ایک سیاہ فٹے اور بخن لکڑیوں اور  
 میٹھوں کی صورت کی رہ جاوے گی البتہ ہوا و زنا پہلے سے کم ہواو گی یہ دہی کو لکڑی  
 در اگر کم کو لکڑیوں یا کچن گیزمین جلا دین تو اس سے کاربوٹک ایسڈ پیدا ہوگا۔  
 اس عرصہ دراز گذرا ہے ہماری زمین پر پہلے حرارت بہت تھی اور روئیدگی لا انتہا  
 تھی جیسا کہ انشاء اللہ چالیسویں بیان کرینگے اس عرصہ گذرنے پر زمین ٹھنڈی ہوئی  
 تھی اور سخت دروئیدگی طبقات زمین میں دہستی گئی اور انقطاع ہو اسے گردی چھ  
 سے اندر ہی اندر زمین کے جل گئی اور اس کے تمام مائے اوٹے واسطوں اور  
 گئے اور بخارات ہو گئے اور جو مادہ اوٹے کے قابل نہ تھا وہ رہ گیا یعنی کوئلہ  
 پھر کار اور دیگر مواد نباتیہ اور ارضیہ جو اوسمین مخلوط ہو گئے تھے اگر ہم تختی سے  
 مدنی کوئلہ کو نظر کریں تو اوسمین ہیکو بے کی شکلیں بھی ہوں گی معلوم ہوں گی اور اگر میکرو  
 سے صاف و شفاف کھردر اسدنی پتھر کا نظر کریں تو بیشک اوسین نباتی کوئین معلوم ہوں گی  
 ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مدنی کوئلہ بھی نباتی کوئلہ کے مانند ہے۔ اگر کوئلہ جلا دین  
 اس سے کاربوٹک ایسڈ بنتا ہے اور کوئلہ جل کر جو دھواں بنتا ہے اسکو جمع کر کے  
 یخین تو دہ کاربن ہوتا ہے۔

اس جز اعظم کو زمین کے بھی اسلامی تعلیم نے نظر انداز نہیں کیا ہے۔

محمد ابن عمران علی امام حنفی صادق علیہ السلام سے عرض کرتے ہیں۔

سے مولا کیا۔ شے خانہ کعبہ کی جگہ پر جتنی حق عرش خدا بانی پر تھا حبیب کہ خدا فرما  
 ہے وہ وہاں محمد بنی علی الملک

امام علیہ السلام۔ مائے درخندہ تھا (یعنی دور کا فی باجبار)

مائے درخندہ مسم کبھی بوسہ (صلح جو ہری)

سائنس بتایا گیا ہے کہ ابتدائی حالت زمین کی اور اس وقت کا زمین کا ہیرے  
 اٹھا جسطرح ہیرے کو ہوا اور کچن سے بچا کر سخت حرارت دینے سے ہیرہ کوئلہ  
 شکل میں تبدیل ہوتا ہے اسی طرح سے قدرتی الماسی شکل زمین کی کوئلہ کی شکل میں تبدیل

(یہاں پر لکھا ہے کہ خدا فرما ہے وہ وہاں محمد بنی علی الملک)

ہوئی اور یہی اشیاء اوہیں وقتاً فوقتاً لئے رہے۔  
 بہشت میں یا قوت والاس وغیرہ کے مکانات اور زمینیں بنائی گئی ہیں۔  
 اور مکا بھی جب بنیں ہی مطلب ہو کہ وہاں زمین کا کاربن والاس کی شکل میں ہے اور  
 لوہہ کی شکل اختیار نہیں کی ہے۔

پھر زمین کی بھی بخوبی حالت بتائی ہے کہ اسکی خلقت میں کاربن ہے۔  
 بہشت میں ہے کہ ملا خدا نے عظیم (ہوئے تند) کو بانی پرسلط کیا اور سنے بانی کو  
 اتھا جس سے کثرت سے سوہین بند ہوئیں اور پھین اور پٹھا اور پھین سے دعوان  
 اور عطر ہو این ہو سچا جب وہ وقت آیا جبکہ خدا نے ارادہ کیا تھا اور سو ف پھین  
 کو حکم ہوا جم جانے کا وہ جامہ ہو گیا بھر موج کو حکم ہوا جم جانے کا وہ بھی جم گئی پھین سے  
 زمین بنی اور موج سے بہاڑ (تفسیر فیما بجا رہ)

ہوا کا بانی کو پٹھا اور اس سے پھین اور پٹھا اور دعوان اور پٹھا صاف بتاتا ہے  
 کہ ہوا کا کہ جن بانی کے مخلوط کاربن سے ملکر اوکسائیڈ بنتا ہے اور اسی کا ربونک  
 ایڈ سے خلقت زمین کی ہوئی ہے۔

(مثال) بانی گلاس میں بہرہ دایک ملی کا سرابانی میں ڈبو دو دوسرے سورخ کو  
 منہ سے بھونکو ہوا سینہ سے ٹکڑ بانی کو متحرک کر گئی اور بلکہ اوٹھینے پھانک کہ بانی میں  
 سفید دودھ کے پودا ونگا۔ وجہ یہ ہے کہ تنفس کے ذریعہ سے ہوا میں کاربوونک  
 شامل ہوتا ہے ہوا کے کہ جن اور کاربن کے اتحاد سے پس تنفس سے اوکسائیڈ بنتا ہے  
 (اعتراض) بانی میں کاربن کہا لے آیا۔

(جواب) یہ سوال ایسا ہے جسے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ بانی خود ہیڈ رجن  
 کا اوکسائیڈ ہے ہیڈ رجن کہا لے آیا جسکا یہ اوکسائیڈ ہے جس طرح خدا نے ہیڈ رجن  
 کا اوکسائیڈ بنایا اور سطر سے کاربن بھی خلق کیا جو ہوا یا بانی میں مخلوط تھا ہوا میں بھی  
 کاربن کہ جن کے ہمراہ شکل کاربوونک ڈائی اوکسائیڈ موجود ہے۔

۶۳۔ نیز رجن جسکا ذکر اوپر گذرا زمین میں مشربک ہے یہ بہت اوون کیساتھ

بہشت میں

مرکب ہوتا ہے میٹ پر نرک ایل کے جیسے بارود کا ٹک اور نو سادرو جو مرکب ہے  
نیز رجن دھیز رجن سے اور یہ گوشت بن ہر جو ان کے پایا جاتا ہے عام مادوں  
اسکو بہت کم ملنے کی گشت ہے البتہ آئین سے مرکب ہو کر نرک ایل بننا ہے اور  
دھیز رجن سے ملکر ایوینا گیز (نو سادر) بنانا ہے نیز رجن جو اکا جز اعظم ہے پانچ  
حصہ ہوا میں چار حصہ نیز رجن سے ہے عایت مذکورہ آرٹیکل میں بتائی ہے کہ زمین میں  
نیز رجن بھی شریک ہے اس لیے کہ ہوائی شریک بانی کیسا تھو ہوئی ہے اور بانی میں شریک  
ہے جس سے زمین بنتی ہوئی ہے۔

۴۴۔ میڈر رجن بھی جز زمین کا ہے اسکا مفصل بیان ہوا اور بانی کے باب میں  
ہوا ہے بانی در حقیقت میڈرک اوکالڈ ہے اور اس سے خلقت زمین بتائی ہے  
ہر سے احادیث اس بار میں ہیں جو مرکبات آب میں مذکور ہوئے ہیں اور حدیث  
مندرجہ آرٹیکل میں بتائی ہے۔

۴۵۔ سلفر علامت س مقدار اتصال ۳۲ وزن ۱۶ ی ۳۲

سلفر یعنی گندک و نیامین دونوں طرح سے یعنی خالص اور بصورت مرکبات ملتی ہے لیکن  
مکونین جہاں آتش خیر نہاڑ ہیں وہاں ہشت گوش قطعی صورت میں قدرتی بانی حاتی ہے اور  
کثرت سے دعا تو ان کے ہمراہ ملی ہوئی ہے چنانچہ ان مرکبوں کو سلفاڈ کہتے ہیں مثلاً  
۱۔ سلفاڈ۔ زنگ سلفاڈ۔ آئرن سلفاڈ۔ کابر سلفاڈ۔ اور انہیں مرکبوں سے سلفر  
عائدہ کرتے ہیں علاوہ اسکے گندک بصورت یکنیشیم، کیلیم، سوڈیم سلفٹ کے قدرتی  
موجود ہے میڈر رجن کے ہمراہ بشکل میڈرک سلفاڈ یا سلفیورٹ میڈر رجن میں  
جسموں میں بانی میں پائے ہیں اور انداز سڑنے سے جو گیز اٹھتا ہے وہ میں موجود  
ہے اور جانور سڑنے سے یہ گیز نکلے جو ہوائے کر دی سے وزنی ہوتا ہے اسکا  
سو گنا زہر ہے اگر ۱۲۰۰ جز ہوائے کر دی سے لجا دے تو چڑیا سو گندہ کو مر جا دے اور  
۱۰۰ جز ہوا سے ملنے والی گیز کو کتا سو گندہ کر جاتا ہے کلورین اسکی ضد ہے گندک بہت  
موجودت زرد رنگ کا مفرد ہے اور ۲۳۶ درجہ کے قریب باطن کے نزدیک ۳۹۹



درجہ میں کچھ لگتی ہے اور بانی کے مانند شتری رنگ کے پٹال میں تبدیل ہو جاتی ہے اس سے زائد حرارت و بجاء سے توگاڑی ہونے لگتی ہے اور رنگت میں گہرائی اور مین ۴۲۰-۱ اور ۳۸۰ درجوں کے سفید گامی اور سردار ہو جاتی ہے کہ برتن کو آوندھا کرنے سے نہیں گرتی مین ۴۸۰-۱ اور ۵۰۰ درجوں کے پھر وہ بتلی ہو جاتی ہے گردہ مثل سابق ۵۰۰ درجہ میں کھونے لگتی ہے اور سرخ رنگ کے انجرات میں تبدیل ہونے لگتی ہے وزن متناسبہ انجرات کا ۲۶۶ اور ہیدروجن کی نسبت سے ۲۶ ہے گندک بانی میں یا شرب میں مل نہیں ہوتی مگر ٹرپن مائل اور روغن میں حل ہوتی ہے۔ سب سے بہتر محلول اسکا کاربن ڈائی سلفائیڈ ہے۔ گندک جلتے والی شے ہے ہوا یا آکسیجن میں جلانے سے ہلکے نیلے رنگ کے شعلے سے جلتی ہے نیچے آکسیجن کو لیکر سلفور ڈائی آکسائیڈ میں تبدیل ہو جاتی ہے جبکہ سلفیورک ایسڈ کہتے ہیں۔ سلفیورک ایسڈ بانی کے ہمراہ ملنے کیوقت بڑی حرارت پیدا ہوتی ہے اس واسطے بڑی ہوشیاری سے اور احتیاط سے تدریج ملانا چاہئے شکر اور پلاسک کلوریٹ کو ملا کر اسپر ایک قطرہ سلفیورک ایسڈ ڈالتے سے بڑی آگ پیدا ہوتی ہے ایک مضبوط شیشہ کے گلاس میں قدرے شکر اور چند قطرہ گرم بانی کے ملا کر سلفیورک ایسڈ ملا دین تو شکر چھو لکر کوئلہ میں تبدیل ہو جا دیگی۔ جنوبی امریکا اور آتش فشان پہاڑوں کے حریب سے جزائر سفالیہ سے کثرت سے نکالی جاتی ہے خدا قرآن مجید میں فرماتا ہے: **اِنَّا مَنَّوْا۟ عَلٰی هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رَحْمَةًۭ مِّنَ السَّمَاءِ** **بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (سورہ عنکبوت) ہم اس فریہ برآسمان سے عذاب نازل کرینگے اور لوگوں پر جو فاسق ہو گئے ہیں۔**

حضرت لوط کی بیویوں سدوم و عمورہ کا ذکر ہے آسمان سے آگ برسی تمام بیتان جلا کر خاک ہو گئیں اس ہوائے گرمی میں ہر قسم کے مادے موجود ہیں گندک بھی غلوٹ ہے مکن ہے آکسیجن سے گندک جلا کر برسی ہو یا ہیدروکس سلفائیڈ یا سلفیورکس سلفائیڈ یا اور کوئی ایسا ہی مرکب برسا ہو۔

اسلام اور دنیا کی نسبت سے مفردات زمین میں شامل ہیں لیکن بہت کم  
 سے معلوم ہو گا زمین کو مربع فرض کرواؤ گے حساب سے  
 اس کے واسطے اس طرح ہے۔

## اکیس

آئینہ، یگنیشہ، یکلیم	سیکا
کاربن، سوڈیم، پوٹاشیم، آئرن	
نیزوجن، ایڈجین، باقی مفردات سلفر، کلورین	

## فصل مرکبات ارضی کے بیان میں

۱۔ انسانی خلقت کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے۔

۱۔ خلق انسان من صلصال کالغفار (سورہ رحمن) یعنی انسان کو خلق کیا  
 اور مٹی سے جو خشک مٹی تھی اور اس طرح سے آواز دیتی تھی جیسے آگ کی پکی ہوئی مٹی آواز  
 دیتی ہے۔

۲۔ ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون (سورہ حجر) ہم میں  
 خلق کر کے واسطے انسان کو خشک مٹی سے جو گندھی مٹی گرم پانی سے۔

۳۔ انما خلقناہ من طین لادب (سورہ صافات) یعنی خلق کیا انسان کو  
 اس مٹی سے جو مخلوط و مزوج تھی۔

۴۔ تب انزلنا علیہ السلام فراتے ہیں خدا نے عز و جل نے واسطے انھیں میں ملا کر

شیرین کا لیا اور اوسکو مٹی سے غلط کیا وہ جم گیا۔ پھر دوسرا جلو آب  
 لیا اور مٹی ملائی اور وہ بھی جم گیا۔ پھر اون دونوں کو ملایا اور مٹی  
 پھر چارون ملائکہ کو حکم دیا کہ تم نے شمال و جنوب، و صبا و دبور کو تاکو  
 طین اور اوس مٹی کی ابتدا کریں اور اوسکو بنا دین اور اوس مٹی سے  
 کریں اور اوسین چارون طبعیتیں ہو اور خون و صفراء بنفم کی صلا  
 بس ملا کر اوس مٹی پر آئے اور چارون طبعیتیں اوس مٹی میں پیدا کریں  
 لی گئی بنفم صبا کی طرف سے و اعلیٰ ہو و صفراء و دبور کی سمت سے اور خون جنوب  
 پھر اوس پر نسیم بھونکی اوست بدن کی تکمیل کی عورتوں سے محبت اور طول  
 (زیج) کی سمت سے ہو اور اکل و شرب اور علم و معرفت بنفم کی وجہ سے  
 غضب اور بیوقوفی و شیطنیت اور تخر و سرکشی اور ہر کام میں غلبت و مغرابت  
 اور عداوت و لذت و محارم الہی و باجندی شہوات کی خواہش و غلبہ کی وجہ سے  
 ہو لی (مخلص حدیث از مجمع البحرین)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا نے زمین کو  
 خلق فرمایا جا با تو جمعہ کے روز اول ساعت میں جبرئیل کو حکم دیا کہ تم خدا کے  
 آسمان سے دنیا کے آسمان تک سے اپنی ہاتھ میں مٹی لی پھر ساتویں زمین سے  
 سب ساتویں زمین تک جو سب سے نیچی ہے ہر زمین سے مٹی لی۔ پھر خدا نے فرمایا  
 کہ کچھ سکھایا پہلی مٹی واسطے مٹی میں لی اور دوسری بائیں میں اوس مٹی کے  
 اور زمین و آسمان کی میان ذرہ ذرہ اور ریزہ ریزہ ہو گئیں مادن و دوزان ٹھیک  
 ملا دیا اسٹے مخلص حدیث (کافی)

(۶) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے وہ مٹی جس سے حضرت آدم علیہ السلام  
 کو خلق کیا حامل کی اور خالص آب شیرین بن اوسکو گوندہ کر جالیس روز بڑا  
 پھر آب شور و تلخ بن گوندہ کر چھوڑ دیا جالیس روز جب اوس مٹی میں حیرت پیدا  
 لیا اور مطیع و متقاد اپنا بنایا اب وہ مٹی واسطے اور بائیں (مٹی) سے ریزہ ریزہ

میں نے اسے اور بھی بہتر زمین سے لی ادسکو آب شیرین و آب نمکین  
 حال میں روح پورے گئے اور کو مرکب کیا مختلف طبائع سے پس آدم کو  
 میں نے اسے اس کا نام آدم ہوا۔ پس آدم بنے زمین پانی اور مٹی  
 سے ہوا۔ تو نور اور اندھ اسے پہنچا اور نور سے ایمان آتا ہے  
 زمین سے ہے مٹی سے خافت و صفت و کب کبی ہوتی ہے جب اس پر  
 ہوا اور باران غیب فرات

اور اس کا واضح طور پر پتہ لگتا ہے۔

اس نے خلقت انسانی پائی جو بصورت چھٹی مٹی کے تھا۔

اس نے خلقت ان گرم پانی کی بھی شرکت ہے جس سے کہ کئے میں کہ سفر یا  
 اور اس کے لیے تھا۔

اس نے خلقت اس کے چھٹی سے ہوئی جس سے صاف اور ان کی مائی اجزا کو  
 رو اس کے ان ذرات و حیات و غیرہ حیات سے ہائے جاتے ہیں۔

اس نے خلقت انسانی پائی جو بصورت چھٹی مٹی کے تھا۔

اس نے خلقت ان گرم پانی کی بھی شرکت ہے جس سے کہ کئے میں کہ سفر یا  
 اور اس کے لیے تھا۔

اس نے خلقت انسانی پائی جو بصورت چھٹی مٹی کے تھا۔

اس نے خلقت ان گرم پانی کی بھی شرکت ہے جس سے کہ کئے میں کہ سفر یا  
 اور اس کے لیے تھا۔

اس نے خلقت انسانی پائی جو بصورت چھٹی مٹی کے تھا۔

اس نے خلقت ان گرم پانی کی بھی شرکت ہے جس سے کہ کئے میں کہ سفر یا  
 اور اس کے لیے تھا۔

اس نے خلقت انسانی پائی جو بصورت چھٹی مٹی کے تھا۔

اس نے خلقت ان گرم پانی کی بھی شرکت ہے جس سے کہ کئے میں کہ سفر یا  
 اور اس کے لیے تھا۔

اس نے خلقت انسانی پائی جو بصورت چھٹی مٹی کے تھا۔

جسکو عرب و پور کہتے ہیں۔ اور خون کے براد اکیسائی اور سوا ہے۔  
ہوئے جو عرب میں ہوا ہے جنوب کھلاتی ہے۔ چنانچہ اپنے لیے یہ غلہ  
بصورت گیز ہے جسکا جزا اکیسائی شمال سے ملتا۔

(۷) ان چار ہواؤں کے علاوہ ایک باخونین ہوا  
انسانی جسم کی تکمیل کی ہے۔ اس جزا اکیسائی نے تکمیل حاصل کی۔

(۸) آسمان و زمین کی شہسوے لیا جانا اسطو کہ  
جو مختلف اجزا میں وہ بھی انسانی خلقت میں ہے۔

(۹) آسمانوں اور زمینوں کی مٹیوں کو زمینوں کے  
انصاف سے ہے تمام عناصر ارضی و سماوی کو مخلد و خالہ۔

وصال عناصر ہے جو خدا کی کشتی سے جلائے گئے ہیں۔  
(۱۰) مٹیوں کو آب خالص و شور میں جا بس۔

کی بھی منزلت کا پتہ ہے جو انیہار کے سر کرنے سے  
نیچر و آریہ پستے میں کہ آدم علیہ السلام سرسری ہوئی۔

کی ہے اور گنگا کی سرسری سے نادا خفت اکوہ  
ہمیں فرما دیں بلا شخص جس سے قبل انسانی قائم ہو۔

کے قدیم ہونے کا کوئی خالی نہیں زمین کے جو۔  
ہے۔ پانی کے انبلا پانی سے جینگے آگ کے آگ۔

سے ارضی انیہار زمین و مٹی سے نہ بننے کے تو کس۔  
دوسرے اور تیسرے دور میں زمین پر بکثرت۔

کی خلقت ہوئی جو غے دور میں زمین سے آگ با آریہ  
خلق ہوا۔ یکسر مٹی کی کیفیت تخیل (بچے و پیشین) کو۔

سر کرنے نے اجزا متفرق ہونے کی حالت میں ہو  
سیدی بیضا اور گندھا ہوا آٹا وغیرہ کیفیت کیسائی۔



سبب بھی جسم حیوانی ہے اور کی نشوونما بھی غذا سے ہوئی اور وہ غذا بھی گھاس  
 پات ہے جب انسان کی نشوونما گھاس سے ہوئی اور گھاس کی بیج سے تو انسان کی  
 نشوونما کا بڑا حصہ یہی بیج ہوئی اور اصل نطفہ کی بھی بیج سے ہوئی تو یہ کہنا بھی صحیح ہے  
 کہ ہر بیج بیج سے پیدا ہوتا ہے حضرت آدم پر کیا منحصر ہے کوئی آریہ اور نیچر یہ انسان  
 بنیں ہے جو بیج سے نہ بنا ہوتا ہی کس بات پر ہے یہی تو خدا عزوجل کا ہے کہ وہ انسان کو  
 انسان میں سے لایا جن میں ہم جعلنا انسانا من طین ثم جعلنا من نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا الانسان من عذرا  
 خلقنا العلقۃ نطفۃ فخلقنا النصفۃ عظاما فلکسونا العظام لحم ثم انشاہ  
 خلقا اخر فنباتہ اللہ رحمہن الخالقین ثم انکد بعد الذلہ لیسیتون ثم انکد بعد  
 الیقینۃ فبعثون (سورہ یونس) سبب انسان کو خدا عزوجل سے خلق کیا اور اس  
 بیج کو نطفہ بنایا جو رحم میں ساکن ہوا پھر اس نطفہ سے علقہ بنا یا اور علقہ سے نطفہ بنا یا  
 اور نطفہ سے جنین بنایا اور جنین کو گوشت بنایا بعد اس کے اور کی دوسری شکل کا  
 (انسان کی) بنا دی مبارک ہے خدا جو سب سے بہتر بنا ہوا ہے۔ پھر یہ کہ  
 ہم مرد کے پھر قیامت کے دن کھڑے کئے جائیں گے۔

ہر انسان کی یہی حالت ہے حضرت آدم کا کیا ذکر اگر فلسفہ کی رو سے ان حالات سے  
 نا واقف ہوتے تو کیا یہ شبہ نہ ہوتا کہ لطفہ سے علقہ اور علقہ سے نطفہ اور نطفہ سے  
 بڑی بڑی سے انسان بناو شو اور یہی حالت علقہ سے پیشتر کی ہے جس سے  
 کہا جاتا ہے کہ بڑی سے انسان بناو گوشت سے انسان بناو نطفہ سے انسان بناو  
 اور سطر سے انسان بنی سے بنا ہے اور ہر کر می ہو جائیگا اور قیامت کے دن وہ  
 بیج سے پھر وہ بارہ بنا یا جاوے گا۔

بہت صاف الفاظ میں حقیقت اس بیج کی عادیث میں بتائی گئی ہے۔  
 (۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن بیج ہو جائے جسے  
 بنا تھا اور وہ جزائی جو جلا جاتا ہے بیج میں درندہ اور آگ  
 کے بیج میں انسانی اعضا سے یا جو امیر انسانانی مل جاتے ہیں وہ





انسانی طبیعت باقی رہ جاتی ہے جس سے وہ خلق ہوا تھا، اصل میں ہوتی قربین باقی رہتی ہے یہاں تک کہ اس سے انسان بنایا جاتا ہے (یعنی البحرین) مرنے کے بعد کبھی تحلیل ہو جاتے ہیں نہ ہوا رہتے ہیں نہ نور و نار نہ باقی بکھن چنڈ دھاتی وغیرہ دھاتی رہ جاتے ہیں وہی انسان کی اہل ہیں۔

(مشہد) مردے کی بھی قبر بہت سے دھاتی وغیرہ دھاتی اجزا ہوتے ہیں۔ اہل علم و تحقیق طبیعت کو فرمایا ہے۔

(جواب) امام علیہ السلام نے طبیعت کو بسیط و مفرد نہیں فرمایا ہے بلکہ وہ کئی اجزاء پر مشتمل ہے۔ کچھ ہیں یہ اعتراض اس کے قول کی بنا پر ہوتا ہے۔ امام علیہ السلام طبیعت کے بقا کو فرمایا ہے۔ زمین و آسمانیت، اور اس کے مفردات اہل انسانی ہیں اس کا وجود ہو گا اور نہ ہو گا۔ غلط ہو گا۔

۱۔ مسئلہ بن سہروردی عجیب و غریب ہے بلکہ روئے اٹا جاتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمانیت کے چرے میں جہان موقع ملتا ہے اور تمام حالات اور کئی کئی کئی سو فیصد ہیں وہ مخلوق کے عرصہ کے بعد وجود پر مبنی ہے۔ اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ میں نباتات و حیوانات کا امکان سمجھتے ہیں قرآن کے آیت نامہ نے اس کے خلاف فرمایا ہے کہ اس قسم کا خیال ظاہر کیا تھا کہ چاند سے زندگی بخش غمزدہ زمین پر آکر زندگی پیدا جاتی و حیوانی زندگی کا آغاز ہوا تھا۔ جسمانی کے ڈاکٹر۔ ایچ۔ ایس۔ ایس۔ نے یہ بیان کر دیا کہ کتاب سے ہمیں آبا و سوارو نکھا کر تھا یہ خیال اخذ کیا اور اس سے دوروں کے مسئلہ کی بنا پر شامل کر دیا کہ کسی آبا و دنیا سے چاند اور زمین اس وقت آئے تھے جس سے پودوں اور جانوروں کی ابتدا ہوئی۔ ایسے ہی تھے۔ اس مسئلہ پر (یعنی کہ زمین) بالے گئے ہیں بلکہ کثافت بن خور و بن قاصر ہے۔ جبہ زو بخار و بنی کی منہ اور بدن کی بیماری کے جرم ہو تے ہیں بعض کا قہر۔ زمین و آسمانیت ہوتا ہے یہ ہوا میں اوڑھنے رہتے ہیں سورج کی شعاعوں کے ذریعہ سے و مخلوق اور دیکھ پھونچ سکتے ہیں اور چاند اس پر اکرانے کے سبب۔ زمین اگر زمین ہے۔

ایسا منہا جرم اور ذکر اور پر جا دے تو وہ مریخ کا دائرہ گردش الکیس و زمین بہت  
 آگے رہے زمین بخون کا جو دو ماہ میں طے کر گیا اور ہمارے نظام شمس کے ترتیب  
 تین ہزار سال میں یہ جرم نو ہزار سال میں ہو جائے گا بحساب روشنی کی رفتار کی شرح  
 کے مطابق لگا یا جاتا ہے کیڑے کا وزن مخصوص پانی کے برابر تسلیم کیا گیا ہے  
 یہ مقام پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جاندار کونسا جرم کتنی مدت تک قائم رہ سکتا  
 ہے غلامین کہیں سخت حرارت ہے اور کہیں سخت سردی جس سے زندگی کا عمل ناممکن  
 ہو جاتا ہے۔

جواب یہ ہے کہ مریخ کے کسی پرانے مصالحوہ دار لاش میں سے گیہوں کے چند دانہ  
 نکلتے تھے جو کئی ہزار سال تک پڑے رہنے کے بعد بھی اُسکے قابل رہے  
 تھے۔ اسی عالم مادوں کی کشتا ہے کہ رومی قبر میں اٹھارہ سو سال کے بعد جرم پائے گئے  
 تھے جو نشوونما کی موت سے سمرانہ تھے۔ مارشل داؤڈ اور روس کے تجربات سے  
 یہ ثابت ہو گئی ہے کہ پائے گئے جاندار جو انجم بہت مدت تک زندہ  
 رہ سکتے ہیں۔ ایک شرط اسکے ساتھ یہ پائی گئی کہ جو انجم گئے غلامین نہ ہوں  
 کہ ان کے خیالات میں عالمین کے جاندار کی پیدائش و نشوونما کے متعلق کوئی شک  
 نہ ہو گا۔ وہ کہانے پیدا ہوتا ہے سائنس نے ہنوز اسکا کوئی قطعی بخش جواب نہیں دیا ہے  
 بعض ارتقا کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہر دو پلازم زندگی کا تخم اور ارتقا کی غیر  
 سے رفتہ رفتہ نباتات و حیوانات وغیرہ پیدا ہوتے ہیں مگر یہ ایک راز سرستہ ہے  
 جو افشا نہیں ہوا ہے۔

قرآن مجید میں انسانی خلقت کی نسبت ارشاد ہے **وَعَدَدَ خَلْقَنَا الْاِنْسَانَ فِي**  
**اَحْسَنِ تَقْدِيرٍ** (مشرکہ دندناک اسفل ساقطین) **سورة التین** (محققہ)۔ جسے خلق کہا  
 انسان کو اچھے طریق سے پھر بننے لیا دیا اور اسکو نیچے سب بخون کے۔ انسان کا  
 ساقطین بننا نہایت آسان ہے کہ افق سے انسان زمین پر آیا ہے مادہ انسانی افق  
 پر خارج ہوا بہت سی حدیثوں سے ہوتی ہے زمین سب سے بچا کر وہ ہے اس پر

آسمان سے انسانی مادہ نازل ہوا بھر فرماتا ہے۔

فانسلنا الیہاد وحنافتمثل لہما بشرًا سویتا (سورہ مریم) پہنچے بھجھا مریم کو  
طرف اپنی روح کو وہ روح مریم کے لیے انسان ستوی خلقت بن گئی۔ یہ آیت بھی  
انسانی مادہ کو خدا کی طرف سے آجاتی ہے۔

شب سراج رسول خدا کا آسمان پر رطب کھانا اور اس سے نطفہ کا جناب سے  
اللہ جیسا کا قائم ہونا اخبار میں موجود ہے۔

یہ سب شہادتیں ہیں اس بات کی کہ انسان کا شکل ذرات آسمان پر ہونا درجہ  
آنا ثابت ہے۔

اسی طرح ارواح کا افلاک پر جانا یہ بھی احادیث و اخبار میں کثرت سے  
ثبوت اس مسئلے سے سائنس کے یہی ہو گیا ہے۔

قرآن مجید میں ہے ۷۷ وقالوا اذ کنا عظاما ورنانا انا لمبعوثون خلقا جدید  
فل کو کونجا حجازی اور جدید اور مخلقا متا یکہ بنے صد و رک (سورہ نوح) اسرار

کا فرکیسے جب ہم مر گئے (پڑی اور خاک کے ذرہ ہو جائیے گے ہر ایک نئی خلقت کیونکر  
نجات دے گئے گھر (سے محض) تم پھر پالو پالو یا اور کوئی بڑی خلقت ہو جائے گی جو تمہارے

دلیں ہو (تب بھی تم دوبارہ پیدا ہو گے) بہت صراحت ہے اس میں کہ ہر کائنات  
وہ صورتیں اختیار کرتا ہے جسکو وہ اپنے زعم میں مقلوب الہا بیت سمجھتا ہے اور

انسانی نئی پھر ہو جائے یا انسانی آئین خالص کو ہے کیسے زمین نوادہ اور  
یا انسانی تصور اس سے کوئی بڑی خلقت تجزیر کرے مثلاً سوچنا جو اسے

کر مادہ ایک ہے اجتماع ذرات سے ایک نامعلوم مادہ بنے تب دوبارہ اسی سے  
مادہ انسانی رفتہ رفتہ ملحد ہو کر پھر پہلا انسان بنا دیا جائے گا جس طرح سے ہی

سے زمین و آسمان بنے اور وہی اجزاء کو جو ہمارے ہیں وہی زمین و آسمان  
کے ہیں اور جو زمین و آسمان کے ذرہ ہیں وہ ہمارے ہیں۔

اس مقام سے حدیث نور کا ثبوت بھی یہی ہو گیا۔ اور اس کے فرمایا ہے ہمارے



پھوٹ خشک ہو کر منتشر ہو کر خاک میں ملے یہی حالت بعینہ ہوالی انسان کی ہے  
 مواد انسانی ایک مقام پہنچ ہو کر آج انسان بنا کر اس کے اجزا اٹل ہو گئے  
 دیگر عناصر میں بھردہ عناصر جمع ہو کر نیا انسان بنے گا جنم کے طریقہ سے نہیں بلکہ  
 رفتہ رفتہ وہ اجزا اٹل بننے لگتے ہیں رفتہ رفتہ خدا ان کی شکل اختیار کر لیتے۔ یہی  
 انسانیت اور اس کے مواد جسمانی کی کیفیت ہے کیسٹری صدق دل سے تیرہ سو سال  
 بعد ایمان لائی ہے۔ اس اسلامی تعلیم کو مختصر طور پر اور گینک کیسٹری میں پروردگار اور صدق  
 دے ایمان لاؤ۔

۶۸۔ ایلیوسن کیسٹری شعلہ بحیوانات میں ایلیوسن کا اول درجہ بہت خون جو کین  
 بخود روح ہے اسکی بناوٹ اور عضلات دماغ و اعصاب و خورد و کلامی غدود و کین  
 میں ایلیوسن جز اعظم ہے حیوانات کے انڈو مین جو نشے ہے رہا ایلیوسن ہے  
 اب بخود دیکھا جاوے تو یہی ایک بڑی چیز ہے اس سے بھر کر ایک عضو کی تکیہ  
 ہو جاتی ہے خون انسان کا ہو یا حیوان کا جب باہر نکالا جاتا ہے تو جلد دوسرے  
 ہو جاتا ہے ایک ثقیل شے جسکو نوٹھرا کہتے ہیں دوسرے آبی چیر جسکو آب خون کہتے  
 ہیں۔ سیرم کہتے ہیں۔ سیرم میں علاوہ پانی اور نکلیات کے ایلیوسن حل ہے۔

ایلیوسن بنائات میں بکثرت موجود ہے مثلاً لکھنؤ، اردو، گوبھی وغیرہ مقدار افعال  
 کے رو سے اسکی ماہیت کا حقہ معلوم نہیں ہے مگر باعتبار دوزن فیصدی اس میں چیز  
 قریب قریب اسی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔  
 ایلیوسن کی کوئی خاص شکل نہیں ہے پانی میں کم و بیش حل ہو جاتا ہے اور کچھ  
 میں زیادہ شراب اور اتھیر میں حل نہیں ہوتا۔

ایلیوسن حرارت کے باعث سے بھی ثقیل ہو جاتا ہے اور جب اکر تہ ثقیل ہو جاتا ہے  
 تو پھر پٹال میں ہو سکتا اسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی طریقہ چارے اس میں نہیں ہے جس سے  
 ہم ثقیل ایلیوسن کو پھر سبب کر سکیں جن ملک کی خلقت بھی ممکن ہے ایلیوسن سے ہو  
 جیسے جاری خلقت میں ایلیوسن ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ علاوہ ایلیوسن کے کچھ



مے۔ جنس حیوانات کی جھلیاں اور پوست و رباط و نیز  
 باغ سے پانی میں تمام و کمال حل ہو جاتے ہیں البتہ کم و بیش  
 جو ٹھنڈا کیا جاوے تو وہ منجمد ہو جاتا ہے مگر بہت ملائم ہو  
 مگر غرض اس کے جلنے سے پانی یہ شے حیوانات کی بناوٹ  
 کے حسب اعضاء مذکورہ پانی اور حرارت کے مقابل میں ان کو  
 بناوٹ کا حیوانی حصہ گویا جلشن ہے۔ ہڈی ڈاڑھ لیونڈر ہڈی  
 رکھیں تو اس کا اثر بھی حصہ ایسے تک حل ہو جائیگا اور شے  
 اور چاؤ کی اس کو باقیین جو ش دین تو حل ہو کر جلشن ہے گا  
 سینک اور کمر وغیرہ کو پانی میں بکاتے سے حل ہو جائے گا  
 جھکانا ایک ایسی شے ہے کہ اس کو پانی میں حرارت دینے سے  
 میں مثل ایسیوں کے ہے۔

خداوند کریم قرآن مجید میں فرماتا ہے: اقرا باسم ربک  
 خلق (سورہ اقرآن) پڑھو اپنے خدا کے نام سے۔  
 یہ خلق ہی جانیں اور فانی ہیں۔ ہم جو ہڈی اور رگوں  
 ۱۔ دماغ ہو کر پانی کی بناوٹ میں درج ہے۔  
 سبب جنس (جنس حیوانی) اور دوسرے کو جو پہلے  
 جنس مدنی کہتے ہیں خابہ بنت مفضلہ ذیل سے  
 کہتے مرکبات کس کس مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

جلشن ۱۔ ۲۔ ۳۔

جلد و سبز ۱۳۔

جنس جنس

کیا شہم فاسفیٹ ۴۔ ۵۔ ۶۔

کیا شہم کاربونٹ ۷۔ ۸۔ ۹۔

کیا شہم فلورائیڈ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔

کیا شہم فاسفیٹ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔

سورڈ ۱۶۔ سوڈیم کلورائیڈ ۱۷۔

الرحی سبب جنس

کیاں خستہ - اون نام نگوں کے ایک خاص جز جسکو کا ندرن کہتے

اون کے ساتھ لکھا ہوا ہے نقشہ ذیل میں میں خشک خون کے ایک حصہ میں

۱۰۰ ————— ۵۱ ————— ۱۰۰  
 ۲۰ ————— ۲۱ ————— ۲۰  
 ۳۰ ————— ۳۱ ————— ۳۰  
 ۴۰ ————— ۴۱ ————— ۴۰  
 ۵۰ ————— ۵۱ ————— ۵۰

خون کے ایک جز اور حصہ میں حسب ذیل مفردات بقدر ذیل پائے جاسکتے ہیں

ملا	اکو پکڑ میں	نکریا لکھی میں بن	جملہ
۱۰۰	۳۴۳	۲۵۰	۲۵۰
۲۰	۲۴۵	۲۵۰	۲۵۰
۳۰	۱۴۱	۱۱۰	۱۱۰
۴۰	۱۵۵	۸۹۰	۱۵۰
۵۰	۳۰۰	۹۴۰	۲۵۰
۶۰	۲۴۵	۲۲۵	۲۲۵
۷۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
۸۰	۳۲۰	۲۲۰	۲۲۰
۹۰	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰

انسان کا جو انی بناوٹ میں کس قدر روحات و غیر روحات موجود ہیں قبل تحقیق  
 سے انجان تو کیا انجیب ہر انسان سے اسلامی تعلیم میں بتایا گیا ہے کہ انسانی



خالق مختلف معیون سے اور مختلف مقامات کی میون سے ہے۔  
 (۱) وہب بن منبہ سے روایت ہے ملاحظہ اسے حضرت ادم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف سے  
 ساتون زمینوں سے سرسہلی زمین سے اور گردن و دوسری زمین سے دوسری زمین سے  
 سے دونوں ہاتھ جو تھیں زمین سے پشت اور پیٹ پانچویں زمین سے ساتویں زمین سے  
 چھٹی زمین سے دونوں ہڈیاں اور دونوں قدم ساتویں زمین سے ساتویں زمین سے  
 الحاقی (محرالدین رازی)

مکن ہے مراد ساتون زمینوں سے ساتھ ارضی اقالیم یون بامرا راضی بارہ  
 ہون جبکہ ہم مفصل کتاب البیۃ فی فلسفۃ الاسلام میں لکھتے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی کیمیائی اجزاء اجرام فلکی سے بھی  
 گئے ہیں اور یہ مطلب اس حدیث کا نہیں ہے کہ ہر عضو مخصوص ہے مقامات مذکورہ  
 حدیث سے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر زمین سے ہر زمین کے ساتھ ایک جزو حضرت آدم  
 کے ہر عضو میں شریک تھا علاوہ اس جزو مخصوص کے اور اجزاء کیمیائی بھی تھے۔

(۲) ابن عباس سے مروی ہے کہ خدا نے حضرت ادم کو خلق کیا اور اقدس بیت المقدس  
 کی مٹی سے منہ جنت کی مٹی سے آنکھیں جوڑ کی مٹی سے، دانت ہند کی مٹی سے، دایاں  
 ہتھ کی مٹی سے، بائیں ہاتھ فارس کی مٹی سے، ہڈیاں ہزار کی مٹی سے، شرمگاہ بابل  
 کی مٹی سے، پشت و شکم عراق کی مٹی سے، قلب اقدس فردوس کی مٹی سے، زبان طاق  
 کی مٹی سے۔ سر بیت المقدس کی مٹی سے بنا ہی وجہ ہے کہ ہر مقام عقلاً و فطرتاً لطف  
 ہے۔ ہر خاک جنت سے بنا اس لیے مقام زینت ہے۔ آنکھیں جوڑ کی مٹی سے بنیں اس لیے  
 سے اوسین ملاحظہ ہے۔ دانت ہند کی مٹی سے بنے اس لیے محل علوات ہے۔ ہتھ  
 کی مٹی سے بنے اس لیے محل سخاوت ہے۔ پشت و شکم عراق کی مٹی سے بنے اس لیے  
 محل قوت ہیں۔ شرمگاہ بابل کی مٹی سے بنی اس لیے موضع شہوت ہے۔ بڑی بہا  
 کی مٹی سے بنی اس لیے سخت و درشت ہے۔ قلب فردوس کی مٹی سے بنا اس لیے محل علوات  
 زبان طاق کی مٹی سے بنی اس لیے موضع شہادت قرار پائی الحدیث و تالیق الحقائق

اس خبر سے جو کچھ مفہوم ہوتا ہے حسب ذیل ہے۔

(الف) مٹیوں کی تقسیم و بتائی ہے کہ سب جگہ کی مٹی ایک ہی طرح کی نہیں ہوتی بلکہ اجزاء کی کمیابی علیحدہ علیحدہ ہیں جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کل اجزاء کی کمیابی ہوتی ہے ہر شہر یا ہر اقلیم کے بدلے بدلے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ بعض مفردات بعض اقلیم سے مخصوص ہیں یا بعض اقلیم میں زیادہ پائے جاتے ہیں اور بعض اقلیم میں وہ مقدار بالکل نہیں پائے جاتے یا پائے جاتے ہیں تو بہت کم لہذا اس مفرد کے لحاظ سے اس اقلیم کا پتہ دیا ہے جہاں وہ مفرد ہے اور بہت کمزرت سے ملتا ہے مثلاً انگلستان کے چشمہ میں کی تھیک کھور انڈیا کمزرت کھلا ہوا ہے۔ پلاٹینم ملکروس جزیرہ ریڈیو وغیرہ میں ملتا ہے۔ کارپمالک متحدہ امریکہ کے بڑے بحیرہ میں بڑے ٹکڑے کی صورت میں موجود ہے۔ میگنیشیم کھور انڈیا اور سلفیٹ کی شکل میں دریائے غور اور اکثر چشموں کے پانی میں موجود ہے۔ اسبطرسے اور بھی مفردات ہیں۔

کی تھیک کھور انڈیا کے مرکبات کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ جزائر انگلستان کے چشمہ سے لیا گیا ہے پلاٹینم کے مرکبات کو کہہ سکتے ہیں کہ ملک روس یا جزیرہ کاسراندیہ سے یہ جزیرہ لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ مفردات اور مقامات پر بھی ہیں لیکن ایک کیسٹ یا دوساڑ کوئی مرکبات بنانا چاہتا ہے تو اس کے مفردات جن ممالک یا جن دکانوں سے لے گئے ہیں ضرورتاً ان ممالک سے اس مرکب کی نسبت دی جائے گی ہر چند کہ وہ مفردات اور ممالک نہیں بھی ہو سکتے ہوں۔ یہی حال انسانی کیسٹری کا ہے خالق نے جو مفرد جس ملک و اقلیم سے لیا ہے انسان میں اس کو اخبار میں بتایا گیا ہے اعتراض کیا ہو سکتا ہے۔

(ب) پھر اختلاف آثار و خواص و صفات مخصوصہ کو ہر عضو کے بیان کیا ہے کہ وہ صفت دس عضو کی اسوجہ سے ہے کہ فلان اقلیم و فلان مقام کی مٹی اور زمین شریک ہے مٹی ہونے کی حیثیت سے تمام زمین ایک خاصیت رکھتی ہے لیکن اس کے خاص مفردات کے آثار و خواص سب جدا ہیں لہذا جو مفرد جس اقلیم سے جس عضو میں صرف ہوا ہے اس کا خاصہ اور فعل ذکر ہوا ہے۔

(ج) یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر عضو کے مفرد الہت علیحدہ علیحدہ ہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بیت المقدس کی مٹی سے بنائے گئے مقام عقل و فطانت و لطف ہے بیت المقدس کی مٹی سے جو مفرد لیا گیا ہے اوستا انسانی و عقل و فطانت دی و دیگر اعضا میں جو کچھ بھی اوستا کیمیائی افزودہ اوستا ذکر نہیں ہے یہی حال سب مفردات کا سمجھو۔

اسلامی تعلیم پر نہایت افسوس لگاتے تھے اب کیمسٹری نے تمام حیوانات کی قلعی کچھ ندی اور اسلام کی تعلیم کی صداقت کو آئینہ کر دکھایا۔

آدم کے۔ رسول خدا کے براق کی نسبت حدیث میں ہے کہ کان اوستے سبز زبرجد کے تھے  
 پیشانی یا قوت سرخ کی تھی۔ یا مرکب حضرت آدم جب کا نام میمون تھا۔ جس پر ملائکہ نے حضرت  
 آدم کو سوار کیا اور ملکوت کی سیر کرائی اس کی خلقت مشک کی بتائی گئی ہے ورنہ نوازو  
 مونی اور مہنگے کے۔

وہ مثل باقوت اور مہنگے کے سرخ ہو گئی۔

بہشت کے طبقات کی نسبت اخبار میں ہے۔ دارالسلام یا قوت مسیح کا ہے۔  
دارالیمان سفید موتی کا۔ جنت الماد لے زبرجد سبز کا۔ جنت المکد زرد سونے کا۔  
جنت النعیم چاندی کا۔ جنت الفردوس طلا لے احمر کا۔ جنات عدن سفید بلور کا ہے۔  
عالمات جنت چاندی سونے کی اینٹوں لے بنی ہیں گاراشک کا ہے۔ عیٰیٰ وغیرہ عرفین  
کی۔ قصر موتی کے حجرے یا قوت کے۔ دروازے جو اہرات کے۔ نرین کا نور کی  
بعض شدہ کی بعض دودھ کی۔ درخت بلور یا قوت وغیرہ کے۔

سب اشیاء میں ان مخلوقات کی کیمیائی ترکیب میں اشیاء مذکورہ ہیں۔  
 حکیم حکمت الہی اور مکی ترکیب سے باخبر ہیں جنہوں نے اوس مخلوق کی بناوٹ کا ذکر  
 لہ اسے عجب کس بات میں ہے۔

۳۔ عرب کی جاہل قوم ہر شے کے مفادات کو نہ جانتی تھی اگر یہ کیا جاتا کہ انسان کی

بڑی براؤ کی مٹی سے بنی۔ ہینک کھرا مٹی اور گندہ سنگ مرمر جو ناکیلک کاربوئیٹ  
ہیں۔ اگر سنگ مرمر سے انسانی ہڈی بنائی جاتی یا لکڑیا پونا یا لکڑیا مٹی سے تو اسکا  
یہی مطلب ہوتا کہ لکڑیا کا کاربوئیٹ سے خلقت ہوئی کسی مخلوق کو اسی مثال پر قیاس  
کر دیکھ جانے کی راہ سے فرد شائع اور مرکب مشہور کا ذکر فرما کر اصلی مفروضات ان مخلوقات  
کے بنائے گئے ہیں تاکہ جاہل عربوں کی سمجھ میں آجائے اور الہامی تعلیم کے سمجھنے  
میں دشواری نہ ہو۔

آج تیرہ سو سال بعد سائنس جسکی حقانیت کا پڑہ رہی ہے اور مٹی غدا کی کو جہالت و  
نا فہمی بتاتی ہے۔ جب قدر علمی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا ہے اور سید قدرت اشاء اللہ  
اسلامی صداقت نقش کردہتی جاوے گی تا آنکہ کامل تحقیق کے بعد نام کردہ زمین پر ایک سہری  
نہر بہ ہوگا۔ ہر اسلامی تعلیم کو فلسفہ کی نظر و زمین دیکھ لیگی اور صدق دل سے اسلامی  
کلمہ شہادت پراوئے گی ایسی تحقیقات ناقص ہے روزنی تحقیقات ہو رہی ہے اس سبب  
سے بہت سی اسلامی باتیں بھی طر سے ذہن نشین ہوئیں۔

ہم اسے صداقت کا زمانہ اور بہت جلد آتا ہے ناظر اصح المنتظر ہیں

اللہم صل علی محمد و آل محمد



# فہرست مضامین کتاب فلسفہ اسلام کیمشری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	وجہ تالیف کتاب	۱	وجہ تالیف کتاب
۲	باب پہلا آئینکے بنسبت کیمشری کی تعریف	۲	باب پہلا آئینکے بنسبت کیمشری کی تعریف
۳	آئینکے بنسبت زیادہ غنا ہو سکتا ہے	۳	آئینکے بنسبت زیادہ غنا ہو سکتا ہے
۴	آئینکے بنسبت تحلیل اور اوس کی تعریف	۴	آئینکے بنسبت تحلیل اور اوس کی تعریف
۵	کیمیائی مقدار کی دلیل بقا مادہ نہیں	۵	کیمیائی مقدار کی دلیل بقا مادہ نہیں
۶	معاوضہ جانی	۶	معاوضہ جانی
۷	آئینکے بنسبت اصل ہونے سے قوت التصاق	۷	آئینکے بنسبت اصل ہونے سے قوت التصاق
۸	غنا نہیں ہوتی	۸	غنا نہیں ہوتی
۹	معاوضہ جانی	۹	معاوضہ جانی
۱۰	آئینکے بنسبت کیمیا کی تعریف	۱۰	آئینکے بنسبت کیمیا کی تعریف
۱۱	الوہیت الہیہ سے متعلق نہیں ہو سکتی	۱۱	الوہیت الہیہ سے متعلق نہیں ہو سکتی
۱۲	آئینکے بنسبت غیر گنیز	۱۲	آئینکے بنسبت غیر گنیز
۱۳	آئینکے بنسبت مرکب کی اہمیت دریافت	۱۳	آئینکے بنسبت مرکب کی اہمیت دریافت
۱۴	کرنے کا طریقہ	۱۴	کرنے کا طریقہ
۱۵	حضرت عیسیٰ کا مٹی کو زندہ کرنا	۱۵	حضرت عیسیٰ کا مٹی کو زندہ کرنا
۱۶	جانب رسوخ کا اظہار	۱۶	جانب رسوخ کا اظہار
۱۷	ذرات	۱۷	ذرات
۱۸	سامی کا زبور سے سمجھ دینا	۱۸	سامی کا زبور سے سمجھ دینا
۱۹	آئینکے بنسبت مرکب دین	۱۹	آئینکے بنسبت مرکب دین
۲۰	آئینکے بنسبت مرکب دین	۲۰	آئینکے بنسبت مرکب دین
۲۱	آئینکے بنسبت مرکب دین	۲۱	آئینکے بنسبت مرکب دین
۲۲	آئینکے بنسبت مرکب دین	۲۲	آئینکے بنسبت مرکب دین
۲۳	آئینکے بنسبت مرکب دین	۲۳	آئینکے بنسبت مرکب دین
۲۴	آئینکے بنسبت مرکب دین	۲۴	آئینکے بنسبت مرکب دین
۲۵	آئینکے بنسبت مرکب دین	۲۵	آئینکے بنسبت مرکب دین

- ۴۱۔ . . . . انجی عجلی کا زمرہ ہوا قصہ حضرت علیہ السلام  
 ۴۲۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۳ اقلک کی ماہیت  
 ۴۵۔ . . . . آرمیکل نمبر ۲۲ اردن کی ماہیت  
 ۴۷۔ . . . . آرمیکل نمبر ۲ زمین کی ماہیت  
 ۴۸۔ . . . . باب جو خاک کا بیان آرمیکل نمبر ۲  
 ۴۸۔ . . . . برکیمیا کی فصل حرارت پیدا کرتا ہے  
 ۴۸۔ . . . . آرمیکل نمبر ۲ کبھی حرارت کیا بخور و بخار  
 ۴۹۔ . . . . پیدا ہوتا ہے  
 ۴۹۔ . . . . آرمیکل نمبر ۳ آگ پھوٹے اور دھوکے سے  
 ۵۰۔ . . . . کیون تیز ہوتی ہے  
 ۵۰۔ . . . . آرمیکل نمبر ۴ عناصر کے عمل غریب و غریب  
 ۵۳۔ . . . . آرمیکل نمبر ۵ شعلہ کیا چیز ہے  
 ۵۴۔ . . . . آرمیکل نمبر ۶ شمع و چراغ کا شعلہ تین طریقوں سے  
 ۵۵۔ . . . . جنم کی آگ  
 ۵۵۔ . . . . آرمیکل نمبر ۷ وہ اجسام خواہشانی ہیں  
 ۵۵۔ . . . . اونکے جلنے کے لیے خاص درجہ کی حرارت ضروری  
 ۵۷۔ . . . . جنم کی آگ اور شمعہ کا جواب  
 ۵۸۔ . . . . آرمیکل نمبر ۸ کل دھاتیں عام درجہ کے حرارت سے  
 ۵۸۔ . . . . آرمیکل نمبر ۹ کاربونک ڈائی آکسائیڈ  
 ۵۹۔ . . . . فلک کا بیان  
 ۶۰۔ . . . . آتش نمرود و حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 ۶۰۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۰ بدھن آگ جل اؤٹھنا

- ۶۱۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۱ میوینا کا بیان  
 ۶۲۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۲ انزائش و انقباض ہوا و بخار  
 ۶۷۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۳ بوکرہ زمین کی گھیر ہو رہی ہے  
 ۶۸۔ . . . . ہوا کا وزن و اصل غیب ہوا ضروری شے ہے  
 ۶۸۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۴ کبھی جو اتمات کی زندگی گرا سکتی  
 ۷۰۔ . . . . کافی ہے  
 ۷۱۔ . . . . حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ  
 ۷۱۔ . . . . آبِ حیات پانی کا بیان آرمیکل  
 ۷۱۔ . . . . نمبر ۱۵ پانی سے ذائقہ ہے  
 ۷۱۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۶ پانی کی تین قسمیں ہیں  
 ۷۲۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۷ پانی کی بکرہ نمبر ۱۷  
 ۷۳۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۸ پانی خاص نہیں ملتا  
 ۷۳۔ . . . . آرمیکل نمبر ۱۹ جس پانی میں ہوا و آبدی ہو  
 ۷۵۔ . . . . حلون ہوا وہ قابل استمال نہیں ہے  
 ۷۶۔ . . . . آبِ حیات و زرم  
 ۷۶۔ . . . . اصل پانی کے جوہر کی بات آرمیکل  
 ۷۶۔ . . . . نمبر ۲۰ پانی بت سے مرکبات بناتا ہے  
 ۷۷۔ . . . . آبِ حیات و زرم  
 ۷۷۔ . . . . آرمیکل نمبر ۲۱ آبدی  
 ۷۸۔ . . . . آرمیکل نمبر ۲۲ پانی حیوانات و نباتات کا جز  
 ۷۸۔ . . . . ہے  
 ۷۸۔ . . . . آرمیکل نمبر ۲۳ پانی کے جزو ہوا و آبدی

مضامین

باہر ان بابین کیان آرٹیکل نمبر

- ۸۲ . . . . . زمین بسیط نہیں ہے
- ۸۳ . . . . . آرٹیکل نمبر سنی شیم کا بیان
- ۸۴ . . . . . آرٹیکل نمبر کیلیم کا بیان
- ۸۵ . . . . . آرٹیکل نمبر ایسوسیم کا بیان
- ۸۶ . . . . . آرٹیکل نمبر سوڈیم کا بیان
- ۸۷ . . . . . آرٹیکل نمبر آئرن کا بیان
- ۸۸ . . . . . آسمان سے لوہا آتا ہے کے اقسام
- ۸۹ . . . . . آرٹیکل نمبر کاربن کا بیان
- ۹۱ . . . . . زمین کی ابتدائی حالت
- ۹۲ . . . . . ہستی زمین
- ۹۳ . . . . . آرٹیکل نمبر اہرڈرچن بھی جز زمین ہے
- ۹۴ . . . . . آرٹیکل نمبر ہلفر کا بیان
- ۹۵ . . . . . فضائیات آرٹیکل نمبر لسانی غفلت
- ۹۸ . . . . . حضرت آدم کی خلقت پر اعتراض اور رد کا جواب
- ۱۰۱ . . . . . انسانی مٹی کیا ہے
- ۱۰۲ . . . . . آرٹیکل نمبر سید بن سہیل عالم ذکر کیا
- ۱۰۵ . . . . . معاویہ
- ۱۰۶ . . . . . آرٹیکل نمبر ایسوسیم کا بیان
- ۱۰۷ . . . . . شیعہ اور ارسطو کا جواب
- ۱۰۸ . . . . . آرٹیکل نمبر ایسوسیم کا بیان
- ۱۰۸ . . . . . آرٹیکل نمبر ایسوسیم کا بیان
- ۱۰۸ . . . . . آرٹیکل نمبر ایسوسیم کا بیان
- ۱۰۹ . . . . . انسانی غفلت
- ۱۱۲ . . . . . آرٹیکل نمبر برائی و ہستی انسان
- ۱۱۲ . . . . . آرٹیکل نمبر عرب کی جاہل قوم کے معذرت سے واقعہ نہ تھا

فصل گ کے مرکبات آرٹیکل نمبر نہایت

- ۶۰ . . . . . کوئلہ کی بڑی ضرورت ہے
- ۶۱ . . . . . آرٹیکل نمبر اجوانی ناوین بھی آگ کی ضرورت
- ۶۴ . . . . . آرٹیکل نمبر اجوانی کاربن کیون نہیں ختم ہوتا
- ۶۵ . . . . . آرٹیکل نمبر جن دشطان کا وجود
- ۶۸ . . . . . فاسفسر کا بیان
- ۶۸ . . . . . معجزہ یہ مضامین
- ۶۹ . . . . . آرٹیکل نمبر آگ کا دریا
- ۶۹ . . . . . آرٹیکل نمبر جرم شمس بالذات شمع نور دار ہے
- ۷۰ . . . . . سوچ کے متعلق اسلامی تحقیق
- ۷۲ . . . . . ایک شبہ کا جواب
- ۷۴ . . . . . قیامت کا ثبوت
- ۷۴ . . . . . آرٹیکل نمبر خلقت کو اک سیر کرنے ہے
- ۷۵ . . . . . آرٹیکل نمبر کوئلہ کا بیان
- ۷۶ . . . . . آرٹیکل نمبر زرخیز گیز
- ۷۷ . . . . . آرٹیکل نمبر ریڈیم دھات
- ۸۰ . . . . . بہشت کی دائمی حالت
- ۸۰ . . . . . جناب شیعہ کے نور کی شاعین
- ۸۰ . . . . . حضرت آدم و ملائکہ کی نور سے خلقت
- ۸۰ . . . . . اہل جہنم کے نور سے راد روشن ہونا
- ۸۱ . . . . . قصہ حضرت ایوب علیہ السلام
- ۸۱ . . . . . مابینا کا علاج







